عمران سیریز

ویدر باس

مظہر کلیم ایم اے

مکتبہ کشمیر تاجران کتب
روڈ نمبر 3 لالہ موسیٰ

لالہ موسیٰ میں کتب و رسائل کا
عظیم مرکز
کشمیر تاجران کتب
روڈ لالہ موسیٰ

اردو فنز ڈاٹ کام

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

یادگار لائبریری
بانسفاہیں گورنمنٹ ... سکول
لال ... سی

ڈاکٹر یابک اینڈ والشیٹ

ڈاکٹر براؤن اور فلپ مشین روم میں ہی موجود تھے۔ ڈاکٹر براؤن نے ویڈیکل سول مشین سنبھال رکھی تھی اور فلپ مین سکرین کو کنٹرول کر رہا تھا۔

سکرین میں شہر میں ہوتی ہوئی بارش صاف نظر آ رہی تھی۔ پھر ایک ہلکی سی کھٹک کی آواز آئی اور مین سکرین کے ساتھ ساتھ موجود سب سکرینیں بھی روشن ہو گئیں۔ سب سکرین پر دو کاریں عمارت کے گیٹ سے باہر نکل رہی تھیں۔ فلپ نے ایک بٹن دبایا اور پھر وہ ہینڈل گھما کر کاروں کی رہنمائی کرنے لگا۔ شدید بارش کے باوجود کاریں کافی تیزی سے سڑکوں پر دوڑتی چلی جا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں مین سکرین پر موجود منظر میں داخل ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی کھٹک کی آواز سے سب سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی۔

مین سکرین پر ایک بہت بڑی عمارت صاف نظر آ رہی تھی۔ دونوں کاریں اس عمارت سے تھوڑے فاصلے پر رک گئیں۔

Prepared by: S.Sohail Hussain

فلپ نے ہینڈل تیزی سے گھمایا اور مین سکرین پر منظر بدلنے لگا۔ عمارت کے مختلف پہلو بڑی تیزی سے سکرین پر ابھرتے اور مٹتے چلے جا رہے تھے۔ پھر جیسے ہی سکرین پر عمارت کی پشت کا منظر ابھرا فلپ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے ایک بٹن دبایا اور سکرین پر موجود منظر ساکت ہو گیا۔ عمارت کی پشت پر ایک کھڑکی موجود تھی اور اس کھڑکی سے ایک آدمی رسی کے ذریعے نیچے اتر رہا تھا۔

فلپ نے ایک اور بٹن دبایا اور نیچے اترنے والے نوجوان کا چہرہ واضح ہو گیا۔

"اوہ یہ تو میجر پرمود ہے"۔۔۔ فلپ ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"میجر پرمود"۔۔۔ ڈاکٹر براؤن بھی حیرت سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرے خیال میں میجر پرمود ہم سے پہلے فائل پر قبضہ کر چکا ہے"۔۔۔ فلپ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور اسی لمحے میجر پرمود نے زمین پر پہنچ کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیب سے فائل نکال کر اطمینان کیا اور پھر اس نے دوبارہ فائل کو اچھی طرح جیب میں گھسیڑ لیا۔

دوسرے لمحے وہ تیزی سے عمارت سے دور ہٹنے لگا۔

فلپ نے ایک اور بٹن دبایا اور اس کے سامنے رکی ہوئی کاریں تیزی سے آگے بڑھ کر عمارت کے قریب جا کر رک گئیں۔

"گیٹ پر الیکٹرک اٹیک کریں ڈاکٹر"۔۔۔ فلپ نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک ہینڈل تیزی سے گھمایا اور پھر بٹن دبا دیا۔ اسی لمحے فلپ نے دیکھا کہ آسمان پر بجلی کا کوندا سا ہوا اور دوسرے لمحے بجلی عمارت کے گیٹ پر گری اور گیٹ اپنے چوکیداروں سمیت جل کر راکھ ہو گیا۔ کاروں سے نکلنے والے نقاب پوشوں نے ہتھیار سنبھالے اور تیزی سے جلتا ہوا

گیٹ کراس کر گئے۔

اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر سب سکرین روشن ہو گئی۔ اب سکرین پر عمارت کے اندرونی مناظر نظر آ رہے تھے۔ جیسے ہی فلپ کے آدمی اندر داخل ہوئے ان پر چاروں طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور ڈاکٹر نے بار بار الیکٹرک اٹیک کر کے اپنے آدمیوں کو کور دینا شروع کر دیا مگر عمارت کے محافظ پہلے سے چوکنے اور مورچہ بند تھے اس لئے تھوڑی ہی دیر بعد ان کے تمام آدمی ایک ایک کر کے ختم ہو گئے۔

"یہ بدمعاشی میجر پرمود کی ہے۔ اس نے شاید پہلے سے حملے کی اطلاع دے دی تھی"۔۔۔ فلپ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر سب سکرین تاریک کر دی۔ عمارت پر اس کا حملہ ناکام ہو چکا تھا۔

اس نے ایک بار پھر مین سکرین پر عمارت کے سامنے کا رخ ساکت کیا اور پھر اسے میجر پرمود عمارت سے تھوڑی دور کھڑی کار میں بیٹھتا نظر آیا۔

"میں اس میجر پرمود کو ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ لوگ اس کے تصور سے بھی کانپ اٹھیں گے"۔۔۔ فلپ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے اس سے فائل حاصل کریں"۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے مین سکرین کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ میجر پرمود کی کار آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع ہو گئی۔

فلپ چند لمحے اس کار کو بغور دیکھتا رہا۔ پھر اس نے تیزی سے قریب موجود ایک ٹرانسمیٹر پر مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو میجر پرمود۔ ریڈ باس کالنگ یو اوور"۔۔۔ فلپ نے باوقار آواز میں کہا۔

"یس میجر سپیکنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے میجر پرمود کی آواز سنائی دی۔

"تم نے غداری کی ہے میجر۔ تم نے وزارت خارجہ کو حملے کی اطلاع دی ہے اور

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"فائل تو لے اُڑے ہو اوور" ——— فلیپ نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو علم نہیں ہیں تو ویسے ہی ادھر آ نکلا تھا اوور" ——— میجر بریو نے پرسکون آواز میں کہا مگر اس کے لہجے میں موجود طنز نمایاں تھا۔

"اچھا اب تم سیدھے ہیڈ کوارٹر آؤ۔ میں تمہاری نگرانی کر رہا ہوں۔ اگر تم نے ڈاج دینے کی کوشش کی تو تمہیں کار سمیت یہیں بھسم کر دوں گا۔ اوور اینڈ آل" ——— فلیپ نے اسے حکم دیا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"ڈاکٹر ہوشیار رہیں اگر میجر بریو ڈاج دینے کی کوشش کرے تو اس کی کار پر الیکٹرک اٹیک کر دیں۔ فائل کی بھی پرواہ نہ کریں" ——— فلیپ نے ڈاکٹر سے کہا اور ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر بریو کی کار آہستہ روی سے سڑک پر مسلسل چل رہی تھی اور فلیپ اور ڈاکٹر براؤن دونوں اس پر نظریں گاڑے ہوئے تھے۔

کافی دیر بعد اچانک کار آہستہ سے ڈولی مگر جلد ہی سیدھی ہو گئی۔

"میرے خیال میں میجر بریو کی نیت میں فتور آیا تھا مگر جلد ہی ہوش آ گیا" ——— فلیپ نے کہا۔ ڈاکٹر براؤن خاموش رہا۔

پھر اچانک وہ دونوں حیرت سے اچھل پڑے۔ کیونکہ ایک بڑی سی عمارت کے سامنے پہنچتے ہی اچانک کار انتہائی سپیڈ سے مڑی اور عمارت کے اندر داخل ہو گئی اب سکرین پر صرف عمارت ہی نظر آ رہی تھی۔

"ہوشیار ڈاکٹر ہمیں ڈاج دیا جا رہا ہے" ——— فلیپ نے چیخ کر ڈاکٹر سے کہا اور پھر تیزی سے میز پر لگے ہوئے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ سکرین پر تیزی سے منظر تبدیل ہوتا چلا گیا۔ اور پھر جیسے ہی عمارت کی دوسری سائیڈ سکرین پر واضح ہوئی وہ دونوں ایک بار پھر حیرت سے اچھل پڑے۔ سکرین پر انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی دوسرے کو کاندھے پر لادے تیزی سے عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ بھاگا

چلا جا رہا ہے۔ فلیپ نے ایک اور بٹن دبایا اور سکرین پر ان دونوں کا کلوز اپ آ گیا۔

"اوہ یہ تو کوئی آدمی میجر بریو کو کاندھے پر ڈالے جا رہا ہے" ——— فلیپ نے کہا۔

"میرا خیال ہے یہ آدمی پہلے سے ہی میجر بریو کی کار میں چھپا ہوا تھا۔ ذرا اس کا چہرہ اور واضح کرو" ——— ڈاکٹر براؤن نے کہا اور فلیپ نے ایک ناب گھما دی۔

"ارے یہ تو عمران ہے جو میرے پہلے تجربے کا شکار ہوا تھا۔ میجر بریو اس کی موت پر بے حد خوش ہوا تھا۔ اس نے آتے ساتھ ہی مجھے مبارکباد دی تھی۔ وہ پہلے تجربے کی فلم جی ایم کے پاس دیکھ آیا تھا" ——— ڈاکٹر براؤن کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"عمران تو پھر یہ کیسے بچ گیا۔ یہ تو کار سمیت جل گیا تھا" ——— فلیپ کو بھی یاد آ گیا کہ اس آدمی کی موت پر میجر بریو نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔

"معلوم نہیں مگر اب اسے بچ کر نہیں جانا چاہیئے یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اگر یہ میجر بریو کو لے جانے میں کامیاب ہو گیا تو ہم شدید خطرے کا شکار ہو جائیں گے" ——— ڈاکٹر براؤن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

عمران اس وقت تک میجر بریو کو لئے ہوئے عمارت کی پناہ سے نکل کر کھلے میدان میں آ گیا تھا۔ اس کا رخ سامنے والی عمارتوں کی طرف تھا۔

"الیکٹرک اٹیک جلدی کرو ڈاکٹر۔ اس کو کسی قیمت پر نہیں بچنا چاہیئے" ——— فلیپ نے کہا اور ڈاکٹر براؤن نے مڑ کر ڈائل سیٹ کیا اور پھر اس نے بٹن دبایا۔ آسمان سے بجلی کی لہر نیچے آئی مگر عمران چھلانگ لگا کر ایک طرف ہو گیا اور ایک سائیڈ ہو گیا۔ اب عمران زگ زیگ انداز میں دوڑ رہا تھا۔

ڈاکٹر نے بار بار اٹیک کرنے شروع کر دیئے۔ مگر عمران اپنی پھرتی اور چالاکی سے ہر بار بال بال بچ جاتا تھا۔

"ڈاکٹر یہ بچ کر نکلتا جا رہا ہے" ——— فلیپ نے جھنجھلاتے ہوئے جواب دیا

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

اور ڈائل پر تھرتھراتی ہوئی سرخ رنگ کی سوئی کو بغور دیکھنے لگا۔ اس بار وہ صحیح معنوں میں نشانہ باندھ کر اٹیک کرنا چاہتا تھا۔

"ویسے بھی اب یہ بچ نہیں سکتا ڈاکٹر۔ اب آگے میدان میں پٹائی جت ہے آپ اٹیک کریں"۔۔۔۔ فیپ نے سکرین کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب اگر اٹیک نشانے پر نہ بھی پڑے تب بھی یہ دونوں نہیں بچ سکتے" ڈاکٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ اسی لمحے عمران پھسل کر گر پڑا۔ اور اس کے کاندھے پر لدا ہوا میجر پرمود اچھل کر دور جا گرا۔ عمران تیزی سے اٹھا اور پھر اس نے میجر پرمود کو اٹھانے کی بجائے تیزی سے سامنے عمارتوں کی طرف دوڑ لگا دی۔ پانی کے باوجود اس کی رفتار انتہائی حد تک تیز تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کو پر لگ گئے ہوں۔

"اٹیک کرو ڈاکٹر کیا سوچ رہے ہو ورنہ بدروح کہیں صاف نکل جائے"۔۔ فیپ نے چیخ کر کہا۔

اور ڈاکٹر نے سرخ رنگ کا بٹن پوری قوت سے دبا دیا۔ دوسرے لمحے بجلی کی لہر سیدھی عمران کی طرف لپکی۔

"وہ مارا"۔۔۔۔ فیپ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

مگر جب چمک ختم ہو گئی تو یہ دیکھ کر ان پر اوس پڑ گئی کہ عمران صحیح سالم بچ نکلا تھا۔ البتہ میجر پرمود بجلی کی زد میں آ گیا تھا۔ عمران اب بھی جگہ پر دوڑ رہا تھا۔ ڈاکٹر براؤن کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر اٹیک کیا۔ مگر اسی لمحے عمران عمارت کے دروازے میں گھس چکا تھا۔ مگر اس بار ڈاکٹر اپنے مقصد میں بنیادی طور پر کامیاب ہو گیا تھا کہ سکرین پر انہوں نے صاف طور پر دیکھا تھا کہ جلتا ہوا بھاری بھرکم دروازہ اس پر جا گرا تھا اور عمران اس جلتے ہوئے دروازے کے

نیچے آ گیا تھا۔

"بڑی مشکل سے ختم ہوا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ سے پسینہ پونچھا۔ مگر دوسرے لمحے چلتی ہوئی مشین یکدم رک گئی اس کے اوپر لگا ہوا زرد رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونجنے لگی۔

ڈاکٹر نے بوکھلا کر مین سوئچ آف کر دیا اور مشین کے تمام بلب بجھ گئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی تاریک ہو گئی۔

"کیا ہوا ڈاکٹر"۔۔۔۔ فیپ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بار بار اٹیک کرنے سے مشین گرم ہو گئی ہے۔ اگر میں چند لمحے اور مشین بند نہ کرتا تو مشین برسٹ ہو جاتی"۔۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر چند لمحے اور سکرین آف نہ ہوتی تو عمران کے انجام کے متعلق تصدیق ہو جاتی" فیپ نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"اس کا انجام صاف ظاہر ہے کہ جلتے ہوئے دروازے کے نیچے آنے کے بعد اب اس کے انجام کے متعلق کیا شک باقی رہ گیا ہے۔ مگر اس ملک میں ہمارے ساتھ بڑا برا ہوا ہے۔ جب ہم نے پہلا قدم اٹھایا تو منہ کی کھائی۔ اب ہم نے پہلا قدم اٹھایا تو تب بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ فائل بھی نہ ملی۔ پانچ آدمی بھی ختم ہو گئے۔ میجر پرمود بھی مارا گیا اور سب سے بڑا خطرہ جو میرے ذہن میں آ رہا ہے۔ وہ یہ کہ اب ہمارے ریموٹ کنٹرول کی بات بھی راز نہیں رہ سکے گی۔ وزارت خارجہ کی عمارت پر بجلی کا گرنا اور پھر عمران کا بجلی کی زد میں آ کر مرنا اور میدان میں بار بار بجلی کا گرنا آخر کس طرح راز رہ سکتا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے مگر اس کے باوجود یہاں کے لوگ مصنوعی آسمانی بجلی کے متعلق نہیں سوچ سکتے۔ مگر اس کے باوجود ہمیں اپنے پلان کے متعلق ایک بار پھر غور

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کرنا پڑے گا۔ بجائے چھوٹے چھوٹے سٹیپ اٹھانے کے ہم کیوں نہ یکدم میجر سٹیپ اٹھائیں تاکہ اس سے پہلے کہ یہاں کے لوگ ہوشیار ہوں ہم اپنا کام کر جائیں" —— فلیپر نے رائے دی۔

"ٹھیک ہے میں جی ایم سے بات کرتا ہوں" —— ڈاکٹر براؤن کی سمجھ میں بھی بات آ گئی۔

اس سے پہلے کہ وہ اس سلسلے میں قدم اٹھاتے۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

فلیپر نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"جی ایم کالنگ ہیڈ باس اوور" —— دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

فلیپر جی ایم کی آواز سن کر ایک طرف ہو گیا اور ڈاکٹر براؤن نے اس کی جگہ لے لی۔

"ہیڈ باس چیکنگ اوور" —— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر براؤن تھوڑی دیر پہلے میجر پریو نے مجھے کال کیا تھا کیا بات تھی اوور" جی ایم نے سوال کیا۔

اور ڈاکٹر براؤن نے مشن کی تمام تفصیلات سے لے کر اب تک بتلا دیں اور عمران کا ذکر بھی کر دیا۔

"اوہ یہ تو بہت برا ہوا ڈاکٹر کہ میجر پریو ختم ہو گیا اور ہمارا مشن بھی ناکام ہو گیا۔ میجر پریو ہمارے ملک کا قیمتی سرمایہ تھا۔ اعلیٰ حکام کو جب اس سانحے کی خبر ملے گی تو انہیں شدید شاک ہوگا۔ اوور" —— جی ایم نے تاسف آمیز لہجے میں جواب دیا۔

"سر مجبوری تھی اگر ہم اس کو بچاتے تو عمران اسے لے جاتا اور اس طرح مشن ناکام ہو جاتا۔ اوور" —— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"مشن تو اب بھی مجھے ناکام ہوتا نظر آ رہا ہے۔ اب تک دو کوششیں کی گئی ہیں اور دونوں ناکام ہو گئی ہیں اوور" —— جی ایم نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"سر یہی بات میں سوچ رہا ہوں۔ بجائے چھوٹے چھوٹے اقدامات کرنے کے کیوں نہ میجر آپریشن کر دیا جائے۔ اگر ہمارا میجر آپریشن کامیاب ہو گیا تو ان چھوٹے چھوٹے اقدامات کی کیا پوزیشن رہ جاتی ہے۔ اوور" —— ڈاکٹر براؤن نے تجویز پیش کی۔

"میجر آپریشن کے لئے کیا ہم پوری طرح تیار ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے اقدامات تو محض اس لئے رکھے گئے تھے تاکہ ویدر کنٹرول مشین کی وسعت اور کارکردگی کا صحیح اندازہ ہو جائے اوور" —— جی ایم نے کہا۔

"میں مشین سے پوری طرح مطمئن ہوں اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک ہفتہ لگانا پڑے گا۔ اس کے بعد ہماری مشین یقیناً اس قابل ہوگی کہ اس ملک کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ کر دے اوور" —— ڈاکٹر براؤن نے پر اعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میجر آپریشن کی تیاری کرو۔ میں اعلیٰ حکام سے بات چیت کرتا ہوں اوور اینڈ آل" —— جی ایم نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"فلیپر ایک ہفتے تک تمام سرگرمیاں بند کر دو۔ میں مشین کی قوت بڑھانے کا کام آج ہی سے شروع کر دیتا ہوں" —— ڈاکٹر براؤن نے فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر سر ٹھیک ہے" —— فلیپر نے جواب دیا اور پھر مودبانہ انداز میں سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

عمران پر جیسے ہی جلتا ہوا دروازہ گرا۔ عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی آتش فشاں پہاڑ کے لاوے کے نیچے دب گیا ہو مگر دوسرے ہی لمحے بے پناہ قوت ارادی کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے ہوش و حواس درست کئے اور پھر اس دروازے کے نیچے سے نکلنے کے لئے زور لگانے لگا۔ اسی لمحے اس نے کئی آدمیوں کے قدموں کی آوازیں اور شور سنا۔ یہ شاید بلڈنگ کے مکین تھے

اور پھر چند ہی لمحوں بعد عمران کو دروازے کے نیچے سے گھسیٹ لیا گیا عمران کا لباس چونکہ پانی میں شرابور تھا اس لئے اس کا لباس آگ پکڑنے سے بچ گیا تھا البتہ کھلا جسم کئی جگہ سے جل گیا تھا۔ اسی بلڈنگ میں ایک ڈاکٹر کا مطب بھی موجود تھا۔ اس نے عمران کی مرہم پٹی کی اور اسے ہسپتال جانے کا مشورہ دیا۔

عمران پوری طرح ہوش و حواس میں تھا۔ اس نے جیب کے اندر موجود فائل کی موجودگی کا اطمینان کیا اور پھر ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور بلڈنگ کے دوسرے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور وہ خود حیران تھا کہ اس بار وہ موت کے منہ سے کیسے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ورنہ جس انداز میں اس پر حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے بچ نکلنے کے ایک فیصد بھی امکان

نہیں تھا۔ اب بارش بند ہو چکی تھی اور بادل پھٹ گئے تھے۔ شہر کا کاروبار دوبارہ معمول پر آنے لگا تھا۔ عمران نے ایک خالی ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کیا اور ٹیکسی کا دروازہ کھول کر ڈرائیور کو پرنس روڈ پر چلنے کو کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب پانی سر سے اونچا ہوتا جا رہا ہے۔ اگر اس نے فوری کوئی تدارک نہ کیا تو نتائج بے حد خطرناک نکلیں گے اور چونکہ یہ ایک خالص ترین سائنسی حربہ ہے اس لئے اسے ایک ذہین سائنسدان کی سخت ضرورت تھی۔ اسی لئے اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو پرنس روڈ چلنے کو کہا تھا۔ کیونکہ وہ فوری طور پر ملک کے عظیم سائنسدان ڈاکٹر داور سے اس سلسلے میں مشورہ کرنا چاہتا تھا۔

چند ہی لمحوں بعد ٹیکسی پرنس روڈ پر پہنچ گئی۔ عمران نے ڈرائیور کو ایک عظیم الشان کوٹھی کے اندر چلنے کا اشارہ کیا اور جب ٹیکسی پورچ میں رکی تو عمران باہر آ گیا۔ اس نے جیب سے بٹوہ نکال کر ڈرائیور کو ایک بڑا نوٹ دیا اور پھر بقایا لئے بغیر بڑی بے نیازی سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔

ٹیکسی ڈرائیور چند لمحے تو اسے جاتا دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بڑی پھرتی سے وہ نوٹ جیب میں ڈالا اور ٹیکسی اتنی تیزی سے آگے بڑھا لے گیا۔ جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں بھی نہ عمران اس سے بقایا کا مطالبہ نہ کر بیٹھے۔

مگر عمران نے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور برآمدے میں موجود کال بیل پر انگلی جما دی۔ اس نے اس وقت تک بٹن سے انگلی نہ ہٹائی جب تک کہ سائیڈ کا دروازہ ایک جھٹکے سے نہ کھل گیا۔

دروازے پر ڈاکٹر داور کی لڑکی نسیم چہرے پر جلال کے تاثرات لئے کھڑی تھی۔ عمران کو بھی اس کی آمد کی امید تھی۔ کیونکہ اسے علم تھا کہ ڈاکٹر داور ملازم پالنے کا عادی نہ تھا اتنی عظیم الشان کوٹھی میں ڈاکٹر داور اپنی اکلوتی بیٹی نسیم کے ساتھ اکیلا رہتا تھا۔ نسیم اور عمران کے درمیان خوب چھنتی تھی۔ شروع شروع میں نسیم نے عمران پر ڈورے ڈالنے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کی انتہائی کوشش کی تھی مگر عمران بھلا ان داؤ پیچ میں کب آتا تھا۔

چنانچہ نسیم نے تھک ہار کر کوشش ہی چھوڑ دی تھی۔ البتہ عمران نے اسے خوب تنگ کیا تھا۔ اب چونکہ عمران کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور چہرے پر ابھی تک جلنے کے نشانات موجود تھے، اس لئے نسیم اسے پہچان نہ سکی۔

"مسٹر تمہیں گھنٹی بجانے کی تمیز ہے" ——— نسیم نے انتہائی جھنجھلائے ہوئے لہجے میں عمران سے کہا جو بڑی معصوم سی صورت بنائے کھڑا تھا۔

"مس نسیم جان، راحت جہاں عرف تمیزدار بیگم بندہ گستاخی کی معافی چاہتا ہے ویسے جہاں تک گھنٹی بجانے کا تعلق ہے میں نے ایک سکول میں [illegible] سال تک گھنٹی بجانے کی ملازمت کی ہے۔ اس لئے آپ میری پیشہ ورانہ صلاحیت کو چیلنج نہیں کر سکتیں" ——— عمران نے بڑے مودبانہ لہجے میں سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔ نسیم بڑی حیرت بھری نظروں سے اس نوجوان کو دیکھنے لگی۔ جو انتہائی بے تکلفی بلکہ توہین آمیز لہجے میں بات کر رہا تھا۔

"کون ہو تم" ——— نسیم شاید اس کی بات پر آتش زیر پا ہو گئی تھی۔

"مجھے اگر گھنٹی بجانے کی تمیز نہیں تو معاف کیجئے آپ کو بات کرنے کی تمیز نہیں اس لئے حساب برابر اور آؤ پھر ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر اس دنیا سے دور بلکہ اس دنیا کے اس کونے میں چلیں جہاں بندہ نہ بندے کی ذات ہو، گدھے اور گدھوں کی ذات بے شک ہو" ——— عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ جواب دیا۔

"شٹ اپ یو نانسنس! نہ جانے کس پاگل سے واسطہ پڑا ہے" ——— نسیم نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ واسطہ تو زندگی بھر کا ہے مس نسیم جان اور اسی واسطے کو پائیدار بنانے کیلئے ہی حاضر ہوا ہوں۔ اگر آپ کے قبلہ گاہی یعنی قبلہ و کعبہ والد صاحب المعروف ڈاکٹر داور صاحب موجود ہوں تو انہیں میری تشریف آوری کی اطلاع دے دیجئے" ——— عمران نے ڈھیٹ ہو کر کہا۔

"جاؤ بھاگ جاؤ ورنہ میں نوکروں کو بلوا کر دھکے مار مار کر نکلوا دوں گی" ——— نسیم نے آگ ببھوکا ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہی آپ بے فکر رہیں مجھے مخبر نے پوری معلومات دی ہیں کہ آپ کی کوٹھی میں نوکر موجود نہیں ہیں۔ البتہ اگر آپ مجھے نوکر رکھ لیں تو یقین رکھیں میں فالتو آدمی کو دھکے مار مار کر باہر نکالنے کے کام میں ماہر ہوں" ——— عمران نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔

"آخر تم ہو کون اور کیا چاہتے ہو۔ صاف صاف بتلاؤ" ——— نسیم اب بری طرح بیزار ہو چکی تھی۔

"فی الحال تو آپ کا مستقل مہمان بننے کا ارادہ لے کر آیا ہوں۔ آگے آپ کی مرضی" ——— عمران نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھہرو میں ڈاکٹر صاحب کو بھیجتی ہوں" ——— نسیم کو جب اور کوئی بات نہ سوجھی تو وہ یہ کہہ کر اندر چلی گئی۔ مگر دروازہ اس نے بند کر لیا تھا۔ عمران دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا کیونکہ ڈاکٹر داور کی طبیعت وہ اچھی طرح جانتا تھا جب انہیں غصہ آتا تھا تو وہ بات کرنے کی بجائے گولی مار دینا بہتر سمجھتے تھے۔ اور اسے علم تھا کہ نسیم ڈاکٹر صاحب کو خوب الٹی سیدھی لگا کر لائے گی۔ چنانچہ وہی ہوا چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈاکٹر داور ہاتھ میں بندوق لئے باہر نکل آئے۔ ان کے چہرے پر شدید طیش کے آثار نمایاں تھے۔ نجانے نسیم نے انہیں کیا کہا تھا۔

"کون ہو تم اوباش کمینے" ——— ڈاکٹر داور نے بندوق کی نال عمران کے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

سینے پر رکھتے ہوئے انتہائی جلال کے عالم میں پوچھا۔

"ت۔ س۔ سر۔ م۔ م۔ میں۔ آ۔ آ۔ علی۔ ع۔ عم۔ عمران ہوں" ——— عمران کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات تھے۔ اور زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ مگر اس بار وہ اپنے اصلی لہجے میں بولا تھا۔

"کیا کہا تم نے۔ علی عمران" ——— ڈاکٹر داور بری طرح چونکے اور ان کے پیچھے کھڑی نسیم کو تو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر ایٹم بم گر پڑا ہو اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹنے کے قریب تھیں۔

"جج۔ جی ہاں۔ علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) ولد السلال سر رحمان ڈائریکٹر انٹیلیجنس" ——— عمران نے اپنا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

اور ولد السلال کے لفظ پر ڈاکٹر داور کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی البتہ نسیم اپنی ہنسی نہ چھپا سکی اور بے اختیار اس کا قہقہہ نکل گیا۔

"اب ہنس رہی ہو اگر ڈاکٹر صاحب باہر نکلتے ہی مجھے گولی مار دیتے تو تم ساری عمر بیوہ رہتیں" ——— عمران یکدم اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے رحم طلب نظروں سے ڈاکٹر داور کی طرف دیکھتے ہوئے خاموش ہو گیا۔ اور ڈاکٹر داور بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس چڑیل نے تو مجھے کہا تھا کہ کوئی غنڈہ کوٹھی میں گھس آیا ہے" ——— ڈاکٹر داور نے بندوق ہٹا کر عمران کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"غلط فہمی ہو گئی۔ یہ خود بھی شریف النسل انسان ہوں" ——— عمران نے ڈاکٹر سے نظریں بچا کر نسیم کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے ابو! یہ بالواسطہ طور پر آپ کو غنڈہ کہہ رہے ہیں" ——— نسیم نے

ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو بیٹے اندر چلیں۔ یہ تم نے اپنا حال کیا بنا رکھا ہے" ——— ڈاکٹر نے ان کی نوک جھونک کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر کی بات سن کر نسیم بھی چونک پڑی۔

"ہاں عمران صاحب یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ کا تو تمام جسم جگہ جگہ سے جلا پڑا ہے" ——— نسیم نے بھی اس بار ہمدردانہ اور سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"بس کچھ نہ پوچھو بے خطر آتش عشق میں کود پڑا تھا اب مجھے کیا معلوم تھا کہ جل جاؤں گا۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ آگ گل و گلزار میں تبدیل ہو جائے گی" ——— عمران نے بڑے معصوم لہجے میں جواب دیا اور ڈاکٹر داور کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ڈاکٹر داور بے حد سنجیدہ قسم کے آدمی تھے۔ مگر عمران ہی ایک ایسی شخصیت تھی جس کی باتوں پر وہ بھی دل کھول کر ہنستے تھے۔

ڈاکٹر داور، عمران کو لیے سیدھے ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ نسیم نے لا کر چائے پیش کی اور خود بھی ڈاکٹر کے قریب بیٹھ گئی۔

"تم جاؤ میں تمہارے والد سے ایک ایسی بات کرنے والا ہوں۔ جس پر لڑکیوں کو شرمانا چاہیے۔ شاباش جاؤ" ——— عمران نے نسیم کو پچکارتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا بات تھی کہ نسیم بے اختیار شرما کر اٹھ گئی۔ حالانکہ وہ عمران کی طبیعت سے واقف تھی۔

"کیا بات ہے عمران یہ تمہاری کیا حالت ہوئی ہے مجھے تفصیل بتاؤ" ——— ڈاکٹر داور نے بے حد سنجیدگی سے پوچھا۔

"ڈاکٹر صاحب اسی لیے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ میری یہ حالت اس لیے ہوئی ہے کہ دو بار مجھ پر آسمانی بجلی گر چکی ہے اور آئندہ بھی کسی وقت گرنے کا سو فیصد

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

امکان ہے ——— عمران نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"آسمانی بجلی۔ عمران بیٹے مذاق مت کرو۔ میں بے حد سنجیدہ ہوں" ——— ڈاکٹر داور نے حیرت آمیز لہجے میں کہا۔

"یقین کریں ڈاکٹر صاحب میں قطعی سنجیدہ ہوں" ——— عمران نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔ اس لیے مجبوراً ڈاکٹر کو اس پر یقین کرنا پڑا۔ چنانچہ اس کے چہرے پر شکنیں ابھر آئیں۔

"مجھے تفصیل بتاؤ" ——— ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔

اور عمران نے تمام واقعات تفصیل سے بیان کر دیا۔

"پھر تو تمہاری بات ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں یہ ہمارے ملک کے خلاف سب سے خطرناک ترین حربہ ہے" ——— ڈاکٹر داور نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں ڈاکٹر میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ اگر مجرموں نے اس حربے کا [illegible] پر استعمال کیا تو ملک یقیناً تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اور دوسرا خدشہ جو میری نظر میں ہے وہ یہ کہ مجرم کسی بھی وقت ہمارے ملک کی اہم ترین شخصیت پر بجلی گرا کر اسے جلا کر راکھ کر سکتے ہیں" ——— عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں یہ بھی ممکن ہے۔ پھر تمہارے ذہن میں اس حربے کا کیا سدباب ہو سکتا ہے" ——— ڈاکٹر داور نے پوچھا۔

"میری سمجھ میں تو فی الحال کوئی بات نہیں آ رہی۔ ہمارے ہاں محکمہ موسمیات میں ماہرین نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اور جو ہیں ان کی معلومات بھی بالکل سطحی اور ابتدائی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کوئی سائنسدان ایسا ہو جو فوری طور پر اس حربے کا توڑ پیدا کرے تاکہ جب تک میں مجرموں پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب نہ ہو سکوں، اس وقفے میں وہ ملک کو نقصان سے بچا سکے" ——— عمران نے کہا۔

"ہمارے ملک میں تو ایسا کوئی سائنسدان نہیں ہے جو موسم پر ریسرچ کا ماہر ہو" ——— ڈاکٹر داور نے سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ ہمسایہ ملک کافرستان کے سائنسدان ڈاکٹر براؤن سے واقف ہیں" ——— عمران نے اچانک کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر براؤن" ——— ڈاکٹر داور نام سن کر چونک پڑے۔ پھر چند لمحے وہ کچھ سوچتے رہے۔ اچانک ان کی آنکھوں میں چمک سی لہرائی۔

"ہاں ایک بین الاقوامی میٹنگ میں میری ڈاکٹر براؤن سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ بھی شاید موسم پر ریسرچ کر رہا تھا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اس سازش کے پیچھے اس کا ہاتھ ہے" ——— ڈاکٹر داور نے سوال کیا۔

"میں نے سنٹرل پبلک لائبریری سے موسم پر ریسرچ کرنے والے سائنسدانوں کے تازہ ترین کارناموں کے متعلق ریفرنس تلاش کیے تھے۔ اس میں مجھے یہی ایک نام مشکوک محسوس ہوا۔ ضروری نہیں کہ اس تمام سازش کے پیچھے یہی نام ہو" ——— عمران نے جواب دیا۔

داور چند لمحوں تک سوچتے رہے۔ پھر انہوں نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے میں اس سلسلے میں کوشش کرتا ہوں۔ ایک یورپین سائنسدان سے میرے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ میں اس سے فوری رابطہ قائم کرتا ہوں۔ وہ بھی مصنوعی موسم پر ریسرچ کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد کر سکے"

"ٹھیک ہے آپ فوری طور پر اس سے رابطہ قائم کریں۔ اس دوران میں مجرموں پر ہاتھ ڈالنے کی کوئی راہ نکالتا ہوں" ——— عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہاتھ ملا کر کوٹھی سے باہر نکل آیا۔ جلد ہی ایک ٹیکسی نے اسے دانش منزل پہنچا دیا۔ اس نے ایک زیرو کو وہ فائل سر سلطان کو پہنچانے کی ہدایت کی اور خود ٹرانسمیٹر پر

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

فریکوئنسی سیٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"ایکس ٹو اوور" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی عمران نے مخصوص لہجے میں بات کی۔

"صفدر سپیکنگ سر اوور" ——— دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر رپورٹ دو اوور" ——— عمران نے پوچھا۔

"سر میں عمران کی گاڑی میں مجرموں کا انتظار کرتا رہا۔ مگر تمام مجرم عمارت کے اندر ہی ختم ہو گئے۔ وہ سب غیر ملکی تھے۔ بعد میں کاروں کے نمبروں کے متعلق میں نے معلومات حاصل کیں تو نمبر پلیٹیں جعلی ثابت ہوئیں۔ رجسٹریشن آفس سے وہ نمبر ابھی الاٹ ہی نہیں کئے گئے اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"اچھا تم ایسا کرو کہ کیپٹن شکیل اور صدیقی کو ساتھ لے کر دارالحکومت میں موجود تمام غیر ملکیوں کے فارن آفس سے ریکارڈ چیک کرو اور پچھلے ایک ماہ سے جو غیر ملکی دارالحکومت میں آئے ہیں ان کی فہرست مرتب کر کے باری باری ان سب سے ملو اور اپنے طور پر کسی مشکوک آدمی کا انتخاب کرو اوور" ——— عمران نے اسے ہدایت دی۔

"مگر سر دارالحکومت میں تو پچھلے ایک ماہ میں سینکڑوں غیر ملکی آئے ہوں گے ان سب سے ملاقات کرنے کے لئے تو کم از کم ایک ماہ چاہیئے اوور" ——— صفدر نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"تم لسٹ تو تیار کرو۔ پھر میں سب ممبران میں کام بانٹ دوں گا اوور" ——— عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے سر میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مجھے لسٹ مل جانی چاہیئے اوور اینڈ آل"

عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ٹرانسمیٹر آف کرتا۔ اچانک تیز سیٹی کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔ عمران نے چونک کر ڈائل پر نظر ڈالی۔ یہ فریکوئنسی ٹائیگر کی تھی۔ عمران نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز گونجی۔

"عمران سپیکنگ اوور" ——— عمران اس بار اپنے اصل لہجے میں بولا تھا۔

"سر میں نے کافرستانی سفارت خانے میں ایک اہم عہدہ حاصل کر لیا ہے اس کے لئے مجھے سفیر صاحب کے پرسنل سیکرٹری کو اغوا کرنا پڑا۔ میں کل سے پرسنل سیکرٹری کے روپ میں ڈیوٹی دے رہا ہوں۔ مجھے اس کے لئے مستقل طور پر سفارت خانے میں رہنا پڑے گا اوور" ——— ٹائیگر نے تفصیل بتائی۔

"ویری گڈ وہاں آنکھیں کھول کے رہنا اور کسی بھی مشکوک بات پر مجھ سے فوری رابطہ قائم کرنا اوور" ——— عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ——— عمران نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ٹائیگر کی طرف سے تو وہ مطمئن ہو گیا تھا۔ اگر کافرستانی سفارت خانے میں کوئی گڑ بڑ ہو رہی ہے تو ٹائیگر یقیناً اس کا سراغ لگائے گا۔

عمران کرسی پر بیٹھا آئندہ کے کسی لائن آف ایکشن کے متعلق سوچ رہا تھا۔ ابھی تک دو بار دارالحکومت کی اہم عمارتوں پر حملہ ہو چکا تھا۔ دو دفعہ اہم ترین فائلیں اڑائی جا چکی تھیں۔ عمران پر بار بار حملے کئے جا چکے تھے۔ مگر سیکرٹ سروس کی کارکردگی فی الحال صفر تھی۔ کوئی لائن آف ایکشن ہی نہیں تھی جس پر چل کر مجرموں کا سراغ لگایا جا سکے۔ عمران قطعی اندھیرے میں تھا اور اسی بنا پر عمران کو بے حد تشویش تھی کہ نہ ہی وہ مجرموں کا معمولی سا سراغ لگا سکا۔ اور نہ ہی اسے مجرموں کے مقاصد کا کچھ علم تھا۔ وہ ابھی تک اندھیرے میں ہی ٹامک ٹوئیاں

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

رہا تھا۔ سوچتے سوچتے اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ چونک پڑا اس کی آنکھوں میں ایک پراسرار سی چمک لہرائی اور اس نے ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا۔ اس نے نمبر ڈائل کیے اور رسیور کان سے لگا لیا۔

"یس آپریٹر فارن کال" ——— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر" ——— اس بار آپریٹر کا لہجہ بوکھلایا ہوا تھا۔

"ایمرجنسی کال فار ناگالینڈ۔ انٹرنیشنل ویدر ریسرچ لیبارٹری ٹاپ سیکرٹ" عمران نے اسے کال کے متعلق بتایا۔

"ہولڈ آن منٹ سر" ——— آپریٹر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران انتظار کرنے لگا۔

ناگالینڈ میں اس کا بہترین دوست نکلسن ایک سائنسدان تھا۔ اسے یاد تھا کہ نکلسن کسی موسمی ریسرچ لیبارٹری میں کام کرتا ہے جو اقوام متحدہ کے تحت قائم کی گئی ہے۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ اس مسئلے پر روشنی ڈال سکے۔

ایک منٹ سے پہلے رابطہ قائم ہو گیا۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"ریسپشنسٹ انٹرنیشنل لیبارٹری ناگالینڈ سپیکنگ" ———

"ڈاکٹر نکلسن سے بات کراؤ فوراً میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں" ——— عمران نے انتہائی وقار سے کہا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں" ——— دوسری طرف سے ریسپشنسٹ نے سوال کیا۔

"تم ڈاکٹر نکلسن سے بات کراؤ میرے نام سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا

چاہیے" ——— عمران نے اسے قدرے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"او کے سر ہولڈ آن منٹ" ——— دوسری طرف سے ریسپشنسٹ نے قدرے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک باوقار آواز گونجی۔

"یس ڈاکٹر نکلسن سپیکنگ" ———

عمران نے گو آپریٹر کو ٹاپ سیکرٹ کہہ دیا تھا اور اسے علم تھا کہ اب آپریٹر اس کی کال نہیں سنے گی۔ مگر پھر بھی احتیاط کے طور پر اس نے بطور ایکسٹو ڈاکٹر نکلسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر علی عمران سے بات کیجئے" ———

"علی عمران" ——— ڈاکٹر نکلسن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے عمران اپنی اصل آواز میں بول پڑا۔

"ہیلو ڈاکٹر نکلسن! میں پاکیشیا سے علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سناؤ تمہاری محبوبہ فلورا کا کیا ہوا۔ کہیں اسے چیچک تو نہیں نکل آئی" ——— عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔ فلورا کا حوالہ اس نے نکلسن کو یاد دلانے کے لیے دیا تھا۔ آکسفورڈ میں نکلسن کی ایک محبوبہ تھی۔ جس کے دماغ میں ہر وقت یہ شک سوار رہتی تھی کہ کہیں اسے چیچک نہ نکل آئے کہ اس کا وجود بدنما نہ ہو جائے۔

حوالہ کامیاب رہا۔ ڈاکٹر نکلسن کو عمران کی بابت سب کچھ یاد آ گیا۔

"ارے مسخرے کی اولاد۔ تم اتنی مدت کے بعد آج کہاں سے ٹپک پڑے" ——— ڈاکٹر نکلسن نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہوش میں رہ کر بات کرو ڈاکٹر۔ اگر ڈیڈی کو پتہ چل گیا کہ تم نے انہیں مسخرہ

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by:- S.Sohail Hussain

کہا ہے تو وہ تمہیں ناگالینڈ آکر شوٹ کر دیں گے۔ ہاں اور میں ابھی ابھی نہیں بچا مجھے شجر حیات سے ٹپکے ہوئے پینتیس سال ہو چکے ہیں"۔۔۔۔عمران نے بھی بڑے خوشگوار لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا اچھا ٹپکے صاحب یہ بتلاؤ کہ کیسے یاد کیا اور کیا کر رہے ہو وہاں پر سڑکیں ناپ رہے ہو گے۔ تم جیسے مسخرے کو بھلا کس نے نوکری دینی ہے"۔۔۔۔ڈاکٹر ہکسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم تو یار کوئی نجومی ہو۔ تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ میں سڑکیں ناپ رہا ہوں" عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا اب جلدی سے مجھے وہ کام بتلاؤ جس کے لئے فون کیا ہے۔ نائٹ کال ہے۔ بچے غلط پیسے خرچ ہو جائیں گے۔ کہیں ڈاکہ تو نہیں ڈالا"۔۔۔۔ڈاکٹر ہکسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے نوکری کی ضرورت ہے یار"۔۔۔۔عمران نے بڑے فرمادیہ لہجے میں کہا۔

"تو آجاؤ میرے پاس ڈرائیور کی جگہ خالی ہے"۔۔۔۔ڈاکٹر ہکسن نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"کتنی گاڑیاں روز خرید سکتے ہو۔ کیونکہ جس گاڑی کا میں ڈرائیور ہوں گا اس کو ایک ہی دفعہ سڑک پر نکلنا نصیب ہو گا"۔۔۔۔عمران نے جواب دیا۔

"اچھا میں رسیور رکھ رہا ہوں۔ بھائی تم تو نکمے آدمی ہو۔ مگر میرا وقت بہت قیمتی ہے"۔۔۔۔ڈاکٹر ہکسن نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے رسیور نہ رکھنا بڑی مشکل سے کال ملی ہے۔ یہ بتلاؤ کہ کیا کوئی ایسی مشین ایجاد کر لی گئی ہے جس سے مصنوعی بارش برسائی جا سکے اور آسمانی بجلی پیدا کر کے

کنٹرول کیا جا سکے"۔۔۔۔عمران اصل مطلب پہ آ گیا۔

"فی الحال ایجاد تو نہیں ہوئی مگر اس تھیوری پہ ریسرچ ہو رہی ہے۔ کیوں کیا بات ہے"۔۔۔۔اس بار ڈاکٹر ہکسن کے لہجے میں سنجیدگی کے ساتھ حیرت بھی شامل تھی۔

"بفرض محال اگر ایجاد کر لی گئی ہو تو اس مشین کو ڈھونڈنے کا کوئی طریقہ ہے" عمران نے پوچھا۔

"ہاں جہاں وہ مشین فٹ ہو گی اس کا انگر اسٹ ایریل ہو گا۔ جس کے ذریعے وہ بخارات فضا میں پھیلائے جائیں گے۔ اور وہ ایریل خاصی بلندی تک لے جانا ہو گا۔ اس ایریل سے اس مشین کا پتہ لگایا جا سکے گا"۔۔۔۔ڈاکٹر ہکسن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ہکسن آئیڈیا تو اچھا ہے مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس ایریل کو ٹی وی ایریل کی شکل دے دی گئی ہو۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ ٹی وی ایریل کا تو ہر جگہ جال بچھا ہوا ہے" عمران نے کہا۔

"یار تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو۔ یہ خیال تو مجھے نہیں آیا تھا۔ تو کیا کوئی تخریبی کام ہو رہا ہے"۔۔۔۔ڈاکٹر ہکسن نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایسا ہی سمجھو"۔۔۔۔عمران نے مبہم سے لہجے میں جواب دیا۔

"اسے ڈھونڈنے کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر فضا میں ایکس ایمون ٹی نائٹر گیس پھیلا دی جائے۔ تو جس ایریل سے وہ بخارات نکلیں گے۔ اس ایریل کے سرے پر نیلے رنگ کے غبارے پھٹتے نظر آئیں گے۔ مگر یہ گیس بے حد قیمتی ہوتی ہے"۔ ڈاکٹر ہکسن نے کہا۔

"بس بس ٹھیک ہے۔ سمجھ میں آ گئی پیارے بچے۔ اب تم فلور اے عشق لڑاؤ۔ تم نے بھلا کیا ریسرچ کرنی ہے۔ جسے اتنا بھی علم نہیں کہ ایکس ایمون ٹی نائٹر گیس نہیں بلکہ

Prepared by: S.Sohail Hussain

کہا ہے تو وہ تمہیں ناگالینڈ آکر شوٹ کر دیں گے۔ ہاں اور میں ابھی ابھی نہیں ہوں مجھے شجر حیات سے ٹپکے ہوئے پینتیس سال ہو چکے ہیں" ـــــ عمران نے بھی بڑے خوشگوار لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا اچھا پچکے صاحب یہ بتلاؤ کہ کیسے یاد کیا اور کیا کر رہے ہو وہاں پر سڑکیں ناپ رہے ہو گے۔ تم جیسے مسخرے کو بھلا کس نے نوکری دینی ہے" ڈاکٹر ڈکسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم تو یار کوئی نجومی ہو۔ تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ میں سڑکیں ناپ رہا ہوں" عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا اب جلدی سے مجھے وہ کام بتلاؤ جس کے لئے یہ کال ہے۔ بچے خلاصے پیسے خرچ ہو جائیں گے۔ کہیں ڈاکہ تو نہیں ڈ..." ڈاکٹر ڈکسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے نوکری کی ضرورت ہے یار" ـــــ عمران نے بڑے فریادی لہجے میں کہا۔

"تو آجاؤ میرے پاس ڈرائیور کی جگہ خالی ہے" ـــــ ڈاکٹر ڈکسن نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"کتنی گاڑیاں روز خرید سکتے ہو۔ کیونکہ جس گاڑی کا میں ڈرائیور ہوں گا اس کو ایک ہی دفعہ سڑک پر نکلنا نصیب ہوگا" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اچھا اب رسیور رکھ رہا ہوں۔ بھائی تم تو نکمے آدمی ہو۔ مگر میرا وقت بہت قیمتی ہے" ـــــ ڈاکٹر ڈکسن نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"او ہو رسیور نہ رکھنا بڑی مشکل سے کال ملی ہے۔ یہ بتلاؤ کہ کیا کوئی ایسی مشین ایجاد کر لی گئی ہے جس سے مصنوعی بارش برسائی جا سکے اور آسمانی بجلی پیدا کر کے

کنٹرول کیا جا سکے" ـــــ عمران اصل مطلب پر آگیا۔

"فی الحال ایجاد تو نہیں ہوئی مگر اس سلسلے میں ریسرچ ہو رہی ہے۔ کیوں کیا بات ہے" ـــــ اس بار ڈاکٹر ڈکسن کے لہجے میں سنجیدگی کے ساتھ حیرت بھی شامل تھی۔

"بفرض محال اگر ایجاد کر لی گئی ہو تو اس مشین کو ڈھونڈنے کا کوئی طریقہ ہے" عمران نے پوچھا۔

"ہاں جہاں وہ مشین فٹ ہوگی اس کا انگزاسٹ ایریل ہوگا۔ جس کے ذریعے وہ بخارات فضا میں پھیلائے جائیں گے۔ اور وہ ایریل خاصی بلندی تک لے جانا ہوگا۔ اس ایریل سے اس مشین کا پتہ چلایا جا سکے گا" ـــــ ڈاکٹر ڈکسن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ڈکسن آئیڈیا تو اچھا ہے مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس ایریل کو ٹی وی ایریل کی شکل دے دی گئی ہو۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ ٹی وی ایریل کا تو ہر جگہ جال بچھا ہوا ہے۔" عمران نے کہا۔

"یار تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو۔ یہ خیال تو مجھے نہیں آیا تھا۔ تو کیا کوئی تخریبی کام ہو رہا ہے" ـــــ ڈاکٹر ڈکسن نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایسا ہی سمجھو" ـــــ عمران نے مبہم سے لہجے میں جواب دیا۔

"اسے ٹریس کرنے کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر فضا میں ایکس الیون ڈی فائیو گیس پھیلا دی جائے۔ تو جس ایریل سے وہ بخارات نکلیں گے۔ اس ایریل کے اوپر نیلے رنگ کے غبارے پھٹتے نظر آئیں گے۔ مگر یہ گیس بے حد قیمتی ہوتی ہے۔" ڈاکٹر ڈکسن نے کہا۔

"بس بس ٹھیک ہے۔ سمجھ میں آگئی پیارے چچے۔ اب تم فلو والے عشق لڑاؤ۔ تم نے بھلا کیا ریسرچ کرنی ہے۔ جسے اتنا بھی علم نہیں کہ ایکس الیون ڈی فائیو گیس نہیں بلکہ

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"موم بتی ہوتی ہے" ۔۔۔ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھا نہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر نکلسن نے کہا۔

"ہمارے ہاں لائٹ جلانے کا ایک آلہ ہوتا ہے جسے گیس کہتے ہیں۔ اچھا بائی بائی" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ ڈاکٹر نکلسن نے واقعی ایک کام کی بات بتائی تھی۔ گو وہ گیس خاصی قیمتی تھی مگر ملکی سالمیت کے سامنے وہ کیا حقیقت رکھتی ہے۔

فون ختم کر کے اس نے ڈاکٹر داور کو کال کیا اور ان سے گیس کے دو سلنڈر فوری طور پر مہیا کرنے کی درخواست کی۔ ڈاکٹر نے دوسرے دن کا وعدہ کیا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس نے کیس حل کر لیا ہو۔ ایک دفعہ مجرموں کے اڈے کا پتہ چل جائے پھر وہ انہیں دیکھ لے گا۔

چنانچہ خوشی کے مارے اس کے منہ سے بے اختیار سیٹی نکلنے لگی۔

جولیا ٹیکسی سے اتری اور پھر سپر مارکیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ آج بیٹھے بیٹھے خیال آگیا تھا کہ شاپنگ ہی کر لی جائے۔ کافی عرصے سے وہ کام کی زیادتی کی بنا پر شاپنگ سے محروم رہی تھی اور ہر عورت کی طرح شاپنگ جولیا کی بھی کمزوری تھی۔ اسے بھی شاپنگ کرنے میں ایک انوکھا سا لطف محسوس ہوتا تھا جیسے ہی وہ سپر مارکیٹ میں داخل ہوئی وہ اچانک چونک پڑی۔ سامنے کاؤنٹر

پر ایک ایسا آدمی نظر آگیا تھا جسے وہ اچھی طرح پہچانتی تھی۔ کافی عرصہ پہلے ایک کیس کے سلسلے میں اس کا واسطہ اس آدمی سے پڑ چکا تھا۔ یہ فلپ تھا کافرستان سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ۔ اسے یہاں اس طرح دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ فلپ اس طرح کھلے عام اس کے ملک میں شاپنگ کرتا پھرے گا۔ اور وہ بھی میک اپ کے بغیر۔ اس کی چھٹی حس بیدار ہو گئی اور تفریح کی بجائے ذہن کا احساس غالب آگیا۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ وہ فوراً ایکسٹو کو فون کرے اور فلپ کے متعلق اطلاع دے دے مگر اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ وہ پہلے فلپ کی رہائش کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی تاکہ ایکسٹو پر اپنی کارکردگی کا رعب ڈال سکے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ تیزی سے مڑی اور پھر سپر مارکیٹ سے باہر آگئی۔ باہر موجود ایک خالی ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور پچھلی نشست پر بیٹھ گئی۔

"کہاں چلنا ہے میڈم" ۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے میٹر ڈاؤن کرتے ہوئے بڑے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

جولیا نے پرس سے ایک بڑا سا نوٹ نکالا اور ڈرائیور کی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک آدمی کا تعاقب کرنا ہے کچھ گھریلو مسئلہ ہے" ۔۔۔

"بے فکر رہیں مادام اس نوٹ کی موجودگی میں مسئلہ چاہے گھریلو ہو یا عاشقانہ کوئی فرق نہیں پڑتا" ۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا اور نوٹ جیب میں ڈال کر سیدھا ہو گیا۔

"وہ آدمی ابھی سپر مارکیٹ سے باہر آئے گا۔ انتظار کرو" ۔۔۔ جولیا نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈرائیور خاموش بیٹھا رہا۔ مگر اس کی نظریں سپر مارکیٹ کے دروازے پر جم گئیں۔ تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد سپر

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

مارکیٹ کے دروازے پر فلیپر کی صورت نظر آئی۔ فلیپر نے باہر نکل کر ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ سیدھا پارکنگ شیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سیاہ پینٹ اور سفید شرٹ والا آدمی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے" —— جولیا نے اشارے سے ڈرائیور کو فلیپر سے روشناس کراتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام" —— ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ فلیپر سیدھا ایک سرخ رنگ کی سپورٹس کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار ایک ٹرن لے کر سیدھی ہو گئی اور مین روڈ کی تیز ٹریفک میں شامل ہو گئی۔ جولیا کی ٹیکسی بھی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ ڈرائیور بڑی ہوشیاری سے تعاقب کر رہا تھا۔ فلیپر کی کار مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی جب شہر سے باہر سنسان پہاڑیوں کی طرف جانے والی سڑک پر مڑی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

یہ سڑک سنسان تھی اور اب اس پر صرف دو گاڑیاں دوڑ رہی تھیں۔ آگے فلیپر کی کار اور پیچھے جولیا کی ٹیکسی۔ جولیا نے تیزی سے پرس کھول کر ریوالور ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ کسی بھی ممکنہ خطرے سے نمٹنے کے لئے تیار ہو گئی تھی۔ اسے صورت حال سے اندازہ ہو گیا تھا کہ فلیپر اپنے تعاقب سے آگاہ ہو گیا ہے۔ ویسے دوسری صورت بھی ممکن تھی کہ شاید فلیپر نے ان پہاڑیوں کے قریب ہی کہیں اڈہ بنایا ہوا ہو۔

دونوں گاڑیاں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئی شہر سے کافی دور نکل آئی تھیں۔ دونوں کاروں کے درمیان کم از کم دو فرلانگ کا فاصلہ تھا۔ آگے ایک تنگ موڑ تھا اور موڑ پر ہی ایک بڑا سا ٹیلہ موجود تھا۔ فلیپر کی کار موڑ مڑتے ہی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ پھر جولیا کی ٹیکسی جیسے ہی موڑ مڑی اچانک ایک فائر ہوا اور ٹیکسی لڑکھڑانے لگی۔ ڈرائیور نے جو گھریلو مسئلے کے خیال میں بے خیالی سے گاڑی چلا رہا تھا۔ بوکھلا کر فل بریکیں لگا دیں اور ٹیکسی گھومتی ہوئی رک گئی۔

"یہ کیا ہوا مادام" —— ڈرائیور نے پیچھے مڑ کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ جولیا جواب دیتی اچانک ریوالور کی نال ان کے قریب آ گئی۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو گولیوں سے بھون دوں گا۔ ہاتھ اٹھا کر باہر نکل آؤ" —— فلیپر نے جو کار سے چند قدم کے فاصلے پر انہیں کور کئے کھڑا تھا انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

اور سب سے پہلے ڈرائیور ہاتھ اٹھائے باہر نکل آیا۔

"مس محترمہ نے مجھے کہا تھا کہ گھریلو مسئلہ ہے" —— ڈرائیور نے بوکھلاتے لہجے میں فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں جب تمہاری لاش اس ویرانے میں ملے گی تو مسئلہ واقعی گھریلو نوعیت اختیار کر جائے گا" —— فلیپر نے طنزیہ لہجے میں کہا اور ڈرائیور کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

باہر نکلنے کے لئے جولیا نے سوچا کہ فلیپر پر فائرنگ کر دے مگر دوسرے لمحے اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ اگر فلیپر کسی مجرمانہ نیت سے اس ملک میں موجود ہے تو پھر اسے ابھی اس کی تفصیلات جاننی چاہئیں۔ چنانچہ اس نے ریوالور اپنے گریبان میں ڈالا اور پھر ہاتھ اٹھائے باہر نکل آئی۔

"کیا بات ہے تم نے ہمیں روکنے کی کوشش کیوں کی ہے۔ میرے پاس کچھ زیادہ رقم نہیں ہے" —— جولیا نے بڑے معصوم لہجے میں کہا۔

فلیپر چند لمحے بغور جولیا کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں ایک تیز چمک لہرائی اور وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"صوفیہ تم۔ میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ مجھے یاد آ گیا ہے کہ ایک دفعہ تم مجھے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ڈاج دے کر نکل گئی تھیں اور میں اس انتقام کی کسک آج تک دل میں لئے پھر رہا ہوں۔ آج میں دل بھر کر انتقام لوں گا" ——— فلیپر کے لہجے میں انتہائی مسرت شامل تھی۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا نام صوفیہ نہیں مارگریٹ ہے" ——— جولیا نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"نام کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اب تم خاموشی سے میری کار کی طرف چلو۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر میں گولی مار دوں گا" ——— فلیپر نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں جاؤں تم تو پاگل ہو۔ میرا تمہارے سے کیا واسطہ۔ اگر رقم چاہیے تو تھوڑی بہت میرے پاس ہے لے لو اور جان چھوڑو" ——— جولیا نے چہرے پر خوف کے تاثرات پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ——— فلیپر نے اس بار انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور جولیا چند لمحوں تک کشمکش کے انداز میں کھڑی رہی اور پھر مڑ کر کار کی طرف چلنے لگی۔ ڈرائیور ابھی تک ہاتھ اٹھائے کھڑا تھا۔ فلیپر نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی اور دوسرے لمحے اس کی انگلی نے ٹریگر پر حرکت کی اور سائلنسر لگے ریوالور سے نکلنے والی گولی ڈرائیور کے عین سینے میں پیوست ہو گئی۔ ڈرائیور کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ سینہ پکڑ کر ڈھیر ہو گیا۔

ڈرائیور کی چیخ سن کر جولیا بے اختیار پیچھے مڑی۔ اس نے ڈرائیور کو خون میں لت پت تڑپتے دیکھا۔ بے گناہ ڈرائیور کی موت پر اس کا خون کھول اٹھا۔ اس کے ذہن سے تمام مصلحتیں یکدم صاف ہو گئیں۔ اس نے انتہائی پھرتی سے گریبان میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس سے پہلے کہ فلیپر سنبھلتا۔ جولیا نے فائر کر دیا اور فلیپر کے ہاتھ سے ریوالور کسی

کٹی پتنگ کی طرح اڑتا ہوا دور جا گرا۔ اور فلیپر نے بے اختیار اپنا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ہینڈز اپ۔ خبردار اگر کوئی حرکت کی تو تمہیں بھون دوں گی" ——— جولیا کے لہجے میں بے حد کرختگی تھی۔ آنکھوں میں غصے کی سرخی تھی اور فلیپر نے خاموشی سے ہاتھ اٹھا دیے۔

"دل تو یہی چاہتا ہے کہ اس بے گناہ ڈرائیور کی طرح تمہیں یہیں بھون دوں مگر....." جولیا نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"میں کسی ناتواں آدمی کو برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں" ——— فلیپر نے بڑے اطمینان سے کہا۔ اس کے اطمینان سے صاف ظاہر تھا کہ وہ جولیا کی طرف سے قطعی مطمئن ہے۔

"اچھا اب اپنی کار کی طرف چلو اور دیکھو اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں تم سے زیادہ درندگی کا ثبوت دے سکتی ہوں" ——— جولیا نے [illegible] کے انداز میں کہی تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ فلیپر جیسے آدمیوں سے [illegible] کوئی بھی حرکت بعید نہیں ہے۔

فلیپر خاموشی سے اس کے قریب سے گزر کر کار کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا ریوالور اٹھائے اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔

جیسے ہی وہ دونوں کار کے قریب پہنچے۔ جولیا نے اسے مزید ہدایات دیں۔

"ڈرائیونگ سیٹ سنبھالو"

اور فلیپر خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے پچھلی سیٹ سنبھالی ریوالور کا رخ بدستور فلیپر کی طرف تھا۔

"کدھر چلوں جان من" ——— فلیپر نے بڑے عاشقانہ لہجے میں اگنیشن پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کے لہجے سے جھلکتا ہوا گہرا اطمینان جولیا کے لئے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

تشویش انگیز تھا۔ مگر وہ سوائے چوکنا رہنے کے اور کیا کر سکتی تھی۔

"گاڑی واپس موڑو" ——— جولیا نے کرخت لہجے میں جواب دیا اور ٹلیپر نے گاڑی سٹارٹ کر دی اور پھر وہ اسے تیزی سے موڑنے لگا۔ گاڑی جیسے ہی ایک ٹرن کھا کر مڑی ٹلیپر نے بیک ویو سے ایک نظر جولیا پر ڈالی اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ سے غیر محسوس طریقے سے ڈیش بورڈ میں لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ایک تیز سرسراہٹ کی آواز گونجی اور دونوں سیٹوں کے درمیان ایک شیشے کی دیوار گر گئی۔

جولیا نے سرسراہٹ کی آواز سنتے ہی ٹریگر دبا دیا مگر ریوالور سے نکلی ہوئی گولی شیشے سے ٹکرا کر نیچے گر گئی۔

جولیا نے بوکھلا کر دروازہ کھولنا چاہا۔ مگر دروازہ بھی جام ہو گیا تھا اور اس کے اوریجنل شیشے کے سامنے بھی درمیانی شیشے کی طرح شیٹ گر چکی تھی۔ اب جولیا بے بس ہو چکی تھی۔ اسی لمحے اس نے ٹلیپر کو گلا پھاڑ کر قہقہہ لگاتے دیکھا۔ گو کہ شیشوں کی وجہ سے اس کے کانوں میں کوئی آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔ مگر ٹلیپر کے گال ہلانے والے ایکشن اسے صاف نظر آ رہے تھے۔

ٹلیپر نے ڈیش بورڈ پر موجود ایک اور بٹن کو دبایا۔ اب اس کی آواز جولیا کو صاف سنائی دینے لگی تھی۔

"کیا حال ہے جان من" ——— ٹلیپر کا لہجہ تضحیک آمیز تھا۔ آنکھیں فتح و کامیابی سے چمک رہی تھیں۔

"بکواس بند کرو اور فوراً کار روک دو ورنہ" ——— جولیا نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ مگر "ورنہ" کے بعد وہ بھی رک گئی کیونکہ دوسری کوئی صورت نہیں تھی۔

"ورنہ تم خودکشی کر لوگی۔ یہی کہنا چاہتی ہو نا۔ شوق سے کرو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا" ——— ٹلیپر نے چڑاتے ہوئے کہا۔

اور جولیا نے اپنے ذہن کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش شروع کر دی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جوش کی بجائے ہوش اس کے لئے زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کی کوشش کامیاب رہی اور چند منٹ بعد ہی اس نے بڑے اطمینان سے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا دی اور باہر راستے کو غور سے دیکھنے لگی۔ وہ راستہ یاد رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کار کا رخ اس وقت شہر کی طرف ہی تھا۔

ادھر ٹلیپر نے جب دیکھا کہ جولیا بڑے اطمینان سے بیٹھی باہر دیکھ رہی ہے تو اس نے دانت بھینچ لئے اور پھر دوسرے لمحے اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک لیور کھینچ لیا اور دوسرے لمحے کار کے پچھلے دروازوں اور درمیانی شیشے پر سیاہ رنگ کا ایک اور شیشہ چڑھ گیا اور اب جولیا باہر دیکھنے سے بھی معذور ہو گئی۔

ٹلیپر تیزی سے کار چلاتا رہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ کے بعد وہ ایک گودام ٹائپ گیراج میں کار وہ اندر لے چلا گیا۔ ایک دیوار کے سامنے جا کر اس نے کار روک دی۔ اور پھر نیچے جھک کر دیوار کی جڑ میں موجود ایک دیوار کے رنگ کا چھوٹا سا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی دیوار ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔ اب اندر ایک خالی کمرہ تھا۔

ٹلیپر دوبارہ کار میں بیٹھا اور پھر وہ کار سٹارٹ کر کے کمرے کے اندر لے چلا گیا۔ کمرے کے عین درمیان میں اس نے کار روکی اور پھر ڈیش بورڈ کا ایک خانہ کھول کر اس نے چھوٹا سا ایک کیمرہ نما آلہ نکالا۔ اس کی تار ڈیش بورڈ کے اندر ہی منسلک تھی۔ کیمرہ نما آلہ کی سائیڈ میں ایک سرخ رنگ کا سوئچ موجود تھا۔ اس نے سوئچ دبا دیا۔ سوئچ دباتے ہی کمرے کا وہ حصہ جس پر کار موجود تھی کسی جدید ترین لفٹ کی طرح نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ تقریباً دو منٹ تک کار نیچے اترتی رہی۔ پھر ایک جھٹکے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

سے رک گئی۔ کار کے رکتے ہی فلیپر نے سوئچ آف کر کے اسے دوبارہ ڈیش بورڈ میں فکس کر دیا۔ اور سٹارٹ کر کے آگے بڑھاتا گیا۔ یہ ایک طویل مگر کشادہ راہداری تھی۔ کار اس میں خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ پھر راہداری کا موڑ مڑتے ہی ایک بند دروازہ آگیا جس کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔

جیسے ہی فلیپر نے کار روکی۔ ان میں سے ایک آدمی فلیپر کی طرف بڑھا۔ فلیپر نے دو انگلیوں سے ری کا نشان بنایا اور پھر دوسرے ہاتھ کا مکہ بنا کر انہیں دکھایا۔ دوسرے لمحے وہ مسلح آدمی مودبانہ انداز میں پیچھے ہٹ گیا اور اس کے پیچھے ہٹتے ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور فلیپر کار آگے بڑھاتا گیا۔ اندر ایک کافی بڑا ہال تھا جس میں کم از کم بیس مسلح آدمی موجود تھے۔ فلیپر نے کار ہال کے درمیان روک دی اور پھر سیاہ شیشوں اور فائر پروف شیشوں کا انتظام ختم کر دیا اور خود کار سے باہر نکل آیا۔

جولیا اسی طرح سیٹ سے پشت لگائے خاموشی سے بیٹھی تھی۔ "اس عورت کو باہر نکالو اور اس سے ریوالور لے لو" ۔۔۔ فلیپر نے اپنے حامیوں کو حکم دیا۔ چنانچہ تمام مسلح آدمیوں نے کار کو گھیر لیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھولا۔ جولیا کو بازوؤں سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا۔ دوسرے آدمی نے بڑی پھرتی سے جولیا کی تلاشی لے لی مگر جولیا کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔

"اس کے پاس ریوالور نہیں ہے باس" ۔۔۔ اس آدمی نے ایک طرف کھڑے فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھی طرح دیکھو ریوالور اس کے پاس موجود تھا۔ کار کے اندر بھی چیک کر لو" ۔۔۔ فلیپر نے سخت لہجے میں کہا اور پھر ایک آدمی نے کار کے اندر سیٹ کے درمیان پھنسا ہوا ریوالور نکال لیا۔

"ریوالور یہ ہے" ۔۔۔ اس آدمی نے ریوالور فلیپر کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اسے روم نمبر فور میں لے جاؤ۔ میں وہیں آ رہا ہوں اور اگر یہ کوئی شرارت کرنا چاہے تو بے جھجک گولی مار دینا" ۔۔۔ فلیپر نے حکم دیا اور پھر خود ایک دروازے سے باہر نکل گیا۔

"چلیے محترمہ" ۔۔۔ مسلح آدمیوں نے جولیا کو سخت لہجے میں حکم دیا۔ جولیا خاموشی سے چل پڑی۔ ہال سے باہر ایک چھوٹی سی راہداری میں چلتے ہوئے وہ ایک کمرے کے دروازے پر آ کر رک گئی۔ دروازے پر چار کا ہندسہ لکھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

تالا کھول کر دروازہ کھول لیا اور پھر جولیا کو اندر دھکیل کر دروازہ بند کر دیا گیا۔ جولیا لڑکھڑاتی ہوئی اندر پہنچ گئی۔ پورے کمرے میں صرف ایک کونے میں ڈبل بیڈ پڑا ہوا تھا جو ٹھوس لوہے کا بنا ہوا تھا اور کمرے کے فرش میں فکسڈ تھا۔ اس کے اوپر فوم ربڑ کے دو گدے پڑے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ پورے کمرے میں کوئی سامان نہیں تھا۔ اور نہ ہی اس کمرے میں کوئی روشندان تھا اور نہ کوئی کھڑکی۔

جولیا چند لمحے خاموشی سے کھڑی بیڈ کو دیکھتی رہی۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں تھے۔ وہ اس کمرے میں لے آئے جانے کا مقصد سمجھ گئی تھی۔ اسلیے اس کی تشویش بڑھ گئی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ بوقت ضرورت وہ کس طرح اپنا دفاع کر سکتی ہے۔ مگر کوئی چیز اسے ایسی نظر نہیں آ رہی تھی جس کا وہ دفاع کے لیے سہارا لے سکتی ہو۔ آخر اس نے سر جھٹکا اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔ بہرحال یہ بات تو اس کے لیے طے شدہ ہے کہ وہ فلیپر کو کسی بھی قیمت پر اس کے ناپاک ارادے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

میں کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ چاہے اسے اپنی جان کیوں نہ دینی پڑے۔

ابھی اسے وہاں بیٹھے تقریباً پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور فلیپر ڈھیلے ڈھالے لباس میں اندر آگیا۔ اس کے پیچھے دو قوی ہیکل آدمی اندر آگئے۔ ان میں سے ایک نے دروازہ بند کر دیا۔

فلیپر مسکراتے ہوئے جولیا کی طرف بڑھا۔

جولیا اسی طرح اطمینان سے بیڈ پر بیٹھی رہی۔

"عشرت گاہ پسند آئی" ـــــ فلیپر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔ صاف صاف بتاؤ" ـــــ جولیا نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارے فائر کرنے سے پہلے تو میرے ذہن میں عیاشی کا پروگرام تھا۔ اب پہلے میں تمہارا مکمل اور تفصیلی حدود اربعہ معلوم کرنا پسند کروں گا اور عیاشی تو بہرحال ہونی ہی ہے" ـــــ فلیپر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"حدود اربعہ سے تمہاری کیا مراد ہے" ـــــ جولیا نے بدستور خشک لہجے میں جواب دیا۔

"یہی کہ تم اس ملک میں کس مشن پر آئی ہو اور تمہاری تنظیم کون سی ہے۔ کون تمہارا سربراہ ہے۔ تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ـــــ فلیپر نے کہا۔

"اگر میں نہ بتلاؤں تو" ـــــ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو پھر میرے پیچھے کھڑے ہوئے دو آدمیوں کو دیکھ لو۔ یہ ہر قسم کے راز اگلوانے کے ماہر ہیں اور خاص طور پر عورتوں سے راز اگلوانے کے تو یہ سپیشلسٹ ہیں" ـــــ فلیپر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جولیا چند لمحے خاموش رہی جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔ پھر اس نے قدرے نرم

لہجے میں جواب دیا۔

"سنو فلیپر مجھے معلوم ہے کہ تم کس مخصوص مشن پر اس ملک میں آئے ہو۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم آپس میں پیکٹ کر کے معلومات کا باہمی تبادلہ کر لیں۔ اور پھر دونوں تنظیمیں مل جل کر کام کریں اور ایک دوسرے کی مدد کر کے اپنے اپنے مشنوں کو کامیابی سے ہمکنار کر لیں" ـــــ جولیا نے تجویز پیش کی۔

"تمہاری تجویز اپنی جگہ درست ہے مگر تم اپنی اور میری پوزیشن کا فرق محسوس کرو۔ تم اس وقت اس پوزیشن میں ہو کہ میں تم سے ہر قسم کی معلومات بغیر کچھ بتلائے اگلوا سکتا ہوں۔ پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اپنا راز آؤٹ کروں" ـــــ فلیپر نے جواب دیا۔

"یہ تو ٹھیک ہے مگر تم خود بھی سیکرٹ ایجنٹ ہو اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کوئی بھی سیکرٹ ایجنٹ جان تو دے سکتا ہے مگر زبردستی اپنی تنظیم کا راز نہیں اگل سکتا۔ میری جان لینے سے میری تنظیم کی کارکردگی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ البتہ تم ایک ساتھی سے محروم رہ جاؤ گے" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

"ہوں" ـــــ فلیپر نے جواب دیا اور پھر جولیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کافی دیر تک گھورتا رہا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لی۔

"ٹھیک ہے مجھے تمہاری پیش کش منظور ہے۔ مگر اس کے لیے میری دو شرائط ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم جب تک اس ملک میں موجود ہو میری داشتہ بن کر رہو گی۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ پہلے تم اپنے متعلق تفصیل سے سچ سچ بتلا دو۔ میں پہلے تمہاری بات کی تحقیق کروں گا۔ اگر تحقیق کے بعد تمہاری بات سچ نکلی تو میں بھی جواباً اپنا دوستانہ ہاتھ بڑھاؤں گا۔ ورنہ دوسری صورت میں تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ میں کیا کروں گا" ـــــ فلیپر نے کہا۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"تمہاری دونوں شرطیں مجھے قطعاً منظور نہیں۔ پہلی شرط کا جہاں تک تعلق ہے دوستانہ پیکٹ ہونے کے بعد میں خود اس بات کا فیصلہ کروں گی کہ آیا جو تم چاہتے ہو وہ ہو یا نہ ہو۔ جہاں تک دوسری شرط کا تعلق ہے فوری طور پر معلومات کا تبادلہ تو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں" ——— جولیا نے جواب دیا

"ٹھیک ہے اگر تم ایسا نہیں چاہتیں تو پھر سب کچھ تمہاری رضامندی کے بغیر حاصل کروں گا" ——— فلیپ نے سخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے آدمیوں کو اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں قدم بڑھاتے ہوئے جولیا کی طرف بڑھے۔ جولیا اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"خبردار آگے بڑھے تو" ——— جولیا نے کرخت لہجے میں کہا

"ہا ہا۔ ہا" ——— ان دونوں نے وحشیانہ انداز میں قہقہے لگائے اور پھر جیسے جولیا کو دبوچنے لگے۔ مگر جولیا نے اچانک قلابازی کھائی اور پلنگ کے دوسری طرف پہنچ گئی۔ وہ دونوں منہ کے بل بستر پر گرے۔ اسی لمحے جولیا نے اچھل کر پوری قوت سے ہتھیلی کا وار ایک آدمی کی گردن پر کیا۔ اس کے ہاتھ میں اتنی قوت تھی کہ وہ آدمی صرف ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر بستر پر چت پڑے ڈھیلا پڑ گیا۔

دوسرا آدمی اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات تھے فلیپ کی آنکھوں میں بھی حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔ کیونکہ جولیا نے بڑی آسانی سے اس کا ایک آدمی بیکار کر دیا تھا۔

دوسرے آدمی نے اچانک چھلانگ لگائی اور پھر اڑتا ہوا جولیا کی طرف گیا۔ جولیا تیزی سے ایک طرف ہٹ گئی اور وہ آدمی سیدھا دیوار سے جا ٹکرایا۔ گو اس نے ہاتھ دیوار کی طرف بڑھا کر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔ مگر دوسرے لمحے جولیا کا بھرپور مکا اس کے پہلو پر پڑا اور وہ لڑکھڑا کر پہلو کے بل نیچے گر گیا۔ اچانک جولیا نے پلنگ

ایڑی زمین پر ماری اور ایڑی زمین پر لگتے ہی اس کی جوتی کی نوک سے ایک تیز چھری باہر نکل آئی۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی سیدھا ہوتا۔ جولیا نے پوری قوت سے ٹانگ اس کے پہلو میں ماری اور جوتی کی نوک سے نکلی ہوئی چھری اس کے پیٹ میں گھستی چلی گئی۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

جولیا پر تو جنون سوار ہو گیا۔ اس نے اتنی تیزی سے ٹانگ چلائی جیسے اس کی ٹانگ کسی آٹومیٹک مشین سے منسلک ہو گئی ہو۔ چھری ایک منٹ میں تقریباً بیس بار اس کے جسم میں گھسی اور باہر نکلی۔ دوسرے لمحے وہ آدمی بھی ڈھیلا پڑ گیا۔

فلیپ ابھی تک بڑی حیرت سے خاموش کھڑا یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی جولیا اس کی طرف پلٹی۔ اس نے بڑی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"تم میرے اندازے سے زیادہ چالاک ثابت ہوئی ہو" ——— فلیپ نے تشویشناک لہجے میں کہا اور پھر ریوالور کا رخ جولیا کی طرف کر دیا۔

"میں اب بھی یہی کہوں گی کہ تم مجھ سے دوستانہ پیکٹ کر لو۔ تم نے اپنے آدمیوں کا حشر تو دیکھ لیا" ——— جولیا نے سخت لہجے میں فلیپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں جولیا یہ نہیں ہو سکتا۔ تم نے میرے بہترین آدمی ضائع کر دیے ہیں" فلیپ نے سخت لہجے میں کہا اور پھر قدم بہ قدم پیچھے ہٹنے لگا۔ ریوالور کا رخ بدستور جولیا کی طرف تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے زور سے بوٹ کی ایڑی دروازے پر ماری اور پھر دو قدم آگے بڑھ آیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور تقریباً چار مسلح آدمی اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے بڑی حیرت سے کمرے کا منظر دیکھا

"اس لڑکی کو زبردستی پکڑ کر بستر پر ڈال کر اچھی طرح باندھ دو۔ اب میں پہلے اس کا غرور توڑوں گا۔ پھر کوئی بات کروں گا" ——— فلیپ نے دھاڑتے ہوئے اپنے آدمیوں کو حکم دیا۔ اور پھر وہ چاروں آدمی قدم بہ قدم ہاتھوں میں پکڑی ہوئی

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

شین گنیں لے اس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ قریب پہنچے۔ جولیا نے ہم کران کو روکنا چاہا مگر چاروں آدمی بیک وقت اس پر جھپٹ پڑے اور پھر ایک نے شین گن اس کے سینے سے لگا دی اور باقیوں نے اسے قابو میں کر لیا۔ پھر ان میں سے ایک نے جیب میں ہاتھ ڈال کر نائیلون کی ایک باریک رسی کا گچھا نکالا اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ جولیا کے ہاتھ اور پاؤں مضبوطی سے باندھنے میں کامیاب ہو گئے۔ جولیا نے اپنی طرف سے تڑپنے کی بہت کوشش کی مگر اس کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ اب صورت حال یہ تھی کہ وہ نہ ہی اپنے ہاتھ ہلا سکتی اور نہ پیر اسے اچھی طرح باندھنے کے بعد انہوں نے اسے اٹھا کر بستر پر ڈال دیا۔ پھر انہوں نے جولیا کے جسم کو اچھی طرح بستر سے بھی باندھ دیا۔ اب وہ اس انداز میں بندھی ہوئی تھی کہ قطعی طور پر ہلنے جلنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی۔

"یہ دونوں لاشیں اٹھا کر باہر لے جاؤ"۔۔۔۔ فلیپ نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا اور انہوں نے اس کے حکم کی تعمیل کرنے میں قطعاً دیر نہیں لگائی۔ چند لمحوں بعد کمرہ خالی ہو چکا تھا۔ فلیپ نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا اور پھر ریوالور ایک طرف فرش پر ڈال دیا اور خود مسکراتا ہوا جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا خاموش پڑی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ جہاں اسے شیطانیت ناچتی صاف نظر آ رہی تھی۔ جولیا کے ذہن میں دھماکا ہو رہا تھا۔ آج وہ اس بری طرح پھنس گئی تھی کہ نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔

جولیا کے قریب آ کر فلیپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جولیا کے گریبان پر پڑا اور پھر کمرے میں کپڑا پھٹنے کی آواز گونج اٹھی۔ فلیپ نے ایک ہی جھٹکے میں جولیا کا سکرٹ پھاڑ ڈالا تھا۔ اب جولیا باڈی اور انڈرویئر میں اس کے سامنے موجود تھی۔

"ہا ہا ہا۔ خاصے دلکش جسم کی مالک ہو۔ اگر تم خود ہی مان جاتیں تو زیادہ

لطف آتا"۔۔۔۔ فلیپ نے اس کی باڈی کی طرف اپنا شیطانی ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو۔ اگر تم شیطنت پر تل ہی گئے ہو تو پھر مجھے آزاد کر دو۔ میں تم سے تعاون کروں گی"۔۔۔۔ جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب یہ ناممکن ہے۔ میں مزید کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اب تو میں زبردستی کروں گا"۔۔۔۔ فلیپ نے جواب دیا۔

"دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باڈی کو گرفت میں لے چکا تھا۔

جولیا نے بے بسی اور غصے سے دانت بھینچ لئے۔ اسے معلوم تھا کہ اب وہ فلیپ کے ہاتھ سے کسی صورت نہیں بچ سکے گی۔

ٹائیگر کو پی اے کی ڈیوٹی دیتے ہوئے آج چوتھا روز تھا۔ مگر ابھی تک وہ کوئی خاص بات معلوم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ مگر اس کے باوجود وہ ہر طرح سے چوکنا تھا۔ اسے سفیر کی حرکات پر مبہم سا شک تو ضرور ہوا تھا مگر وہ کوئی واضح بات معلوم نہیں کر سکا تھا۔

ابھی وہ اپنی میز کے سامنے بیٹھا سفیر صاحب کی تازہ ڈاک دیکھ رہا تھا کہ اچانک انٹرکام کی گھنٹی زور سے بج اٹھی۔ ٹائیگر نے رسیور اٹھا لیا۔

اردو فینز ڈاٹ کام
URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"یس سر" ——

"فوراً میرے دفتر میں آؤ" —— سفیر صاحب نے قدرے سخت لہجے میں
اور ٹائیگر نے رسیور رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سفیر صاحب کے دفتر
پہنچ گیا۔

"یس سر" —— ٹائیگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر ارجن میں نے آپ کو آج سے دس روز پہلے ایک شخص کے بارے میں
معلومات حاصل کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے اس سلسلے میں ابھی تک کوئی رپورٹ
دی" —— سفیر صاحب نے قدرے درشت لہجے میں

اب ٹائیگر کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ وہ کون شخص ہے جس کے متعلق
صاحب نے ہدایات دی تھیں۔ اس لیے وہ چند لمحے خاموش رہا۔
کہہ کر انہیں ٹالنا چاہا۔

"سر ابھی تک معلومات مکمل نہیں ہو سکیں ہیں۔ جلد ہی مکمل معلومات حاصل کر
آپ کو رپورٹ پیش کر دوں گا"

"ہونہہ" —— سفیر صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ان کی پیشانی پر شکنیں
نمودار ہو گئیں۔ پھر انہوں نے قدرے درشت لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے آپ جا سکتے ہیں مگر ایک گھنٹے کے اندر اندر مجھے مکمل رپورٹ
جانی چاہیے"

"یس سر" —— ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کے
میں لاوا ابل رہا تھا۔ اسے اچھی طرح علم تھا کہ اس بات پر ہی اس کا راز آشکارا
سکتا ہے۔ اب معلوم نہیں اسے جس کا میک اپ ٹائیگر نے کیا تھا۔ ٹائیگر کے ہاتھوں
تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ٹائیگر کبھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ دوبارہ اپنی سیٹ

آ کر بیٹھ گیا

ابھی اسے سیٹ پر بیٹھے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ چپڑاسی نے اندر آ کر سفیر صاحب
کا پیغام دیا

"سر چیف باس پورچ میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں"

"پورچ میں" —— ٹائیگر نے سر اٹھا کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں جناب وہ کہیں جا رہے ہیں اور شاید آپ نے بھی ان کے ساتھ جانا
ہے" —— چپڑاسی نے جواب دیا۔

"چلو" —— ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ
پورچ میں پہنچ گیا۔ پورچ میں سفارت خانے کی مخصوص گاڑی کی بجائے عام استعمال
میں رہنے والی کار موجود تھی اور سفیر صاحب کار کے قریب ٹہل رہے تھے۔

"ڈرائیور کے ساتھ بیٹھو ارجن" —— سفیر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

ٹائیگر خاموشی سے ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سفیر صاحب پچھلی
سیٹ پر بیٹھ گئے اور ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ سفارت خانے کی عمارت
سے باہر نکلتے ہی گاڑی شہر کی مختلف سڑکوں پر سے گزرتی ہوئی شہر کے شمالی
کونے میں موجود آبادی کی طرف بڑھنے لگی۔

ٹائیگر کچھ نہ سمجھ سکا کہ سفیر صاحب خلاف پروگرام کہاں جا رہے ہیں۔ بہرحال
خاموش بیٹھا رہا۔ کیونکہ اس کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ کچھ پوچھ نہیں سکتا تھا۔

جلد ہی گاڑی ایک وسیع و عریض عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ گیٹ پر موجود
چوکیدار نے کار دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا اور ڈرائیور گاڑی پورچ میں لے جانے
کی بجائے عمارت کی ایک دیوار کی طرف لے چلا گیا۔ سپاٹ دیوار کے سامنے جا کر
کار رک گئی۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

گاڑی رکتے ہی ٹائیگر باہر نکلنے لگا مگر سفیر نے اسے روک لیا۔

"آپ تشریف رکھیں" ـــــ اور ٹائیگر دوبارہ خاموش بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے نیچے اتر کر دیوار کی جڑ میں ہاتھ لگایا اور دوسرے لمحے دیوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی۔ اندر ایک خالی کمرہ نظر آ رہا تھا۔ ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی اور پھر اس نے گاڑی کمرے کے درمیان روک دی۔ گاڑی وہاں رکتے ہی ایک سیٹی کی آواز کمرے میں گونجی اور پھر گاڑی کسی لفٹ کی طرح نیچے اترنے لگی۔

ٹائیگر اب چوکنا ہو گیا تھا۔ اسے احساس ہو گیا کہ اس کا راز فاش ہو گیا ہے مگر اس کے باوجود وہ ذہنی طور پر مطمئن تھا کہ کم از کم اس طرح وہ مجرموں کے ہیڈ کوارٹر تک تو پہنچ گیا اور سفارت خانے میں رہنے کا مقصد بھی یہی تھا۔ اس کے خیال میں مقصد کسی طرح بھی پورا ہونا چاہیے۔

گاڑی تھوڑی دیر بعد رک گئی۔ یہ ایک طویل راہداری تھی۔ ڈرائیور گاڑی کو آگے بڑھاتا گیا۔ سامنے ایک دروازہ تھا جس پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ جیسے ہی سفیر کی کار دروازے پر پہنچی اس ادھیڑ عمر آدمی نے کار کا دروازہ کھول دیا۔ سفیر صاحب نیچے اتر گئے۔ ان کے اشارے پر ٹائیگر بھی کار سے نیچے اتر گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر" ـــــ سفیر صاحب نے ادھیڑ عمر آدمی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"چلیے جناب" ـــــ ڈاکٹر نے ایک اچٹتی ہوئی نظر ٹائیگر پر ڈالتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے پر موجود مسلح دربانوں کو اشارہ کیا اور انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ پھر ڈاکٹر، سفیر اور ٹائیگر اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک ہال کمرہ تھا جس میں بیس کے قریب مسلح آدمی موجود تھے۔ جیسے ہی وہ ہال میں پہنچے ڈاکٹر نے مسلح افراد کو ایک مخصوص اشارہ کیا اور دوسرے لمحے ان میں سے چار آدمیوں نے مشین گنیں ٹائیگر کی پشت سے لگا دیں۔

"ہینڈز اپ" ـــــ ان میں سے ایک نے بڑے کرخت لہجے میں ٹائیگر کو حکم دیا۔ ٹائیگر گو ذہنی طور پر اس صورت حال کے لئے پہلے سے تیار تھا۔ مگر پھر بھی وہ ایک لمحے کے لئے حیرت زدہ سا رہ گیا۔

"یہ کیا مطلب" ـــــ اس نے حیرت زدہ لہجے میں سفیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو کہا جا رہا ہے اس کی تعمیل کرو" ـــــ سفیر نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیا اور ٹائیگر نے خاموشی سے ہاتھ اٹھا لئے۔

"اس کی تلاشی لو" ـــــ ڈاکٹر نے دوسرے آدمیوں کو حکم دیا اور پھر ایک آدمی نے ٹائیگر کی پشت پر کھڑے ہو کر اس کی تلاشی لی مگر کوئی چیز برآمد نہ ہو سکی۔

"ظہیر کہاں ہے" ـــــ سفیر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ روم نمبر فور میں مصروف ہے" ـــــ ایک آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اسے بلاؤ" ـــــ ڈاکٹر نے ناخوشگوار لہجے میں اس آدمی کو حکم دیا۔

"سر انہوں نے سختی سے منع کر دیا ہے کہ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے" ـــــ اسی آدمی نے قدرے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اسے بھی روم نمبر فور میں لے چلتے ہیں۔ ہال کی نسبت اس سے راز اگلوانے کے لئے وہ کمرہ بہتر رہے گا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ میں بھی چاہتا ہوں کہ میں خود بھی اصل بات اپنے سامنے معلوم کروں" ـــــ سفیر نے تجویز پیش کی۔

"یہ آدمی مجھے بھی مشکوک لگتا ہے" ـــــ ڈاکٹر نے کہا۔

"پہلے اگر شک تھا تو اب یقین ہو چکا ہے ڈاکٹر۔ جیسے ہی ہماری کار داخلے کی دیوار کے قریب پہنچی یہ لاشعوری طور پر اترنے لگا تھا۔ حالانکہ ابھی کئی دفعہ میرے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ساتھ آیا ہے اس لیے کہ وہ تمام پروسیجر سمجھتا تھا۔ یہ یقیناً ارجن کی بجائے اس کے میک اپ میں کوئی اور ہے" ——— سیف نے ٹائیگر کو گھورتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ٹھیک ہے۔ ویسے آپ کا چپڑاسی بے حد ذہین نکلا جس نے آپ سے پہلے شک کا اظہار کر دیا اور آپ نے اسے ڈاج دینے کے لیے کسی آدمی کے متعلق [illegible] طلب کر لی۔ بات تو وہیں ختم ہو گئی تھی۔ اگر یہ اصلی ارجن ہوتا تو یقیناً یہ جواب دیتا کہ اسے کوئی ہدایت نہیں دی گئی۔ مزید یقین اس کی تازہ ترین حرکت نے دلا دیا۔"

"ہونہہ۔ اگر اس سے قیمتی معلومات ملیں تو میں چپڑاسی کو یقیناً انعام دوں گا" سیف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے روم نمبر فور میں لے چلو" ——— ڈاکٹر نے [illegible] کو حکم دیا۔ وہ ٹائیگر مشین گنوں کی زد میں چلتا ہوا ہال کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں آ گیا۔ ڈاکٹر اور سیف اس کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ تھوڑی ہی دور روم نمبر فور موجود تھا وہ اس کے سامنے جا کر رک گئے۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔

اس سے پہلے کہ کوئی آگے بڑھ کر دستک دیتا۔ کمرے کے اندر سے ایک نسوانی آواز گونجی۔

"ہٹ جاؤ کمینے وحشی۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی" ———

"ہا۔ ہا۔ بے شک بعد میں گولی مار دینا مگر اب" ——— ایک مردانہ آواز کمرے میں گونجی جس میں فتح و کامرانی کا جذبہ شامل تھا۔

نسوانی آواز سنتے ہی ٹائیگر کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ اسے احساس ہوا کہ یہ آواز اس نے کہیں سنی ہوئی ہے مگر وہ سمجھ نہ سکا کہ یہ آواز کس کی ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر زور سے دروازے پر دستک دی۔ نسوانی آواز سن

کہ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے آثار ظاہر ہوئے تھے جیسے وہ بھی معاملے کو نہ سمجھا ہو۔

"کون ہے بھاگ جاؤ" ——— اندر سے وہی آواز سنائی دی۔ لہجہ جھلایا ہوا تھا۔

"فلیپر دروازہ کھولو میں ڈاکٹر براؤن ہوں۔ جی ایم صاحب بھی تشریف لائے ہیں" ——— ڈاکٹر براؤن نے اونچی آواز میں جواب دیا۔ لہجے میں بے حد درشتی تھی۔ جواب میں چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ پھر دروازہ کھلا اور فلیپر کی شکل دروازے میں نظر آئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ——— اس بار سیف صاحب نے درشت لہجے میں سوال کیا۔

"سر ایک سیکرٹ ایجنٹ میرے ہاتھ لگ گئی ہے۔ میں اس سے راز اگلوا رہا تھا" فلیپر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس آدمی سے بھی راز اگلوانے ہیں اندر چلو" ——— ڈاکٹر نے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور فلیپر دروازے کے سامنے سے ہٹ گیا۔

"چلو اندر" ——— ڈاکٹر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر ٹائیگر مسلح آدمیوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے پیچھے ڈاکٹر اور سیف بھی کمرے میں داخل ہوئے۔

جیسے ہی ٹائیگر اندر داخل ہوا اس کی نظریں بیڈ پر پڑی جولیا کے عریاں جسم پر پڑیں اور اسی لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ اب اسے سمجھ آ گئی تھی کہ آواز کس کی تھی۔ یہ تو اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ وہ جولیا کو اس حال میں دیکھے گا۔ اس کی آنکھوں میں شعلے تیرنے لگے۔ اور ذہن میں جیسے پارے کی آمیزش ہو گئی ہو وہ اچانک اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے [illegible] اس نے پیچھے کھڑے مسلح آدمی کی

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

سٹین گن پر ہاتھ ڈال دیئے۔ پھر ایک ہی جھٹکے سے وہ اس آدمی کے ہاتھ سے سٹین گن چھین لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے یہ حرکت اتنی اچانک کی تھی کہ سب حیرت سے سن کھڑے رہے۔ اس سے پہلے کہ باقی سٹین گن بردار چونک کر اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کرتے ٹائیگر نے سٹین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ اور گولیوں کی بوچھاڑ تینوں مسلح آدمیوں کو چاٹ گئی۔ اسی لمحے فلیپر نے پوری قوت سے ٹائیگر کے ہاتھ پر لات ماری اور سٹین گن ٹائیگر کے ہاتھ سے نکل گئی۔ مگر ٹائیگر نے فلیپر کو نیچے سے سٹین گن اٹھانے کی مہلت نہ دی اور وہ اچھل کر فلیپر کے اوپر جا گرا۔ فلیپر نے نکلنے کی بیحد کوشش کی مگر ٹائیگر اسے رگیدتا ہوا دیوار تک لے گیا۔ ڈاکٹر اور سفیر نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور ان دونوں نے زمین پر گری ہوئی سٹین گن اٹھانی چاہی۔ ٹائیگر جو فلیپر کو دیوار کے ساتھ رگڑ رہا تھا نے اپنے ہاتھوں کو جنبش دی اور فلیپر اڑتا ہوا سفیر اور ڈاکٹر پر جا گرا۔ وہ تینوں ... سے ٹکرا کر کھلے ہوئے دروازے میں جا گرے۔ ادھر ٹائیگر نے ایک طرف پڑی ہوئی سٹین گن اٹھانے کے لئے چھلانگ لگائی۔

اور پھر جیسے ہی وہ سٹین گن اٹھا کر سیدھا ہوا۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا۔ ان تینوں نے جو دروازے میں جا گرے تھے۔ اس مہلت سے فائدہ اٹھایا اور وہ تینوں کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔ شاید فلیپر نے دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا۔ ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا کیونکہ اگر انہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو یقیناً ٹائیگر انہیں بھون کر رکھ دیتا۔

ٹائیگر نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ وہ گولیاں برساتا ہوا دروازہ توڑ کر باہر نکل جائے مگر پھر اسے بیڈ پر پڑی ہوئی جولیا کا خیال آ گیا۔ جولیا خاموش پڑی یہ ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار تھے۔ وہ ٹائیگر کی بے پناہ

پھرتی پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھی۔ اور ویسے بھی ٹائیگر اس وقت اس کیلئے فرشتہ رحمت ثابت ہوا تھا۔ ورنہ وہ فلیپر کے سامنے بے بس ہو چکی تھی

ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کے پیر کی طرف سٹین گن کا رخ کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں ایک بوچھاڑ کی صورت میں آگے بڑھیں اور جولیا کے دونوں پیروں کے درمیان سے گزرتی چلی گئیں۔ البتہ درمیان میں موجود رسیاں کٹ گئیں۔

ٹائیگر نے باقی رسیاں بڑی پھرتی سے کھول ڈالیں۔ اور پھر ایک مرے ہوئے سپاہی کے کپڑے اتار کر اس نے جولیا کی طرف پھینک دیئے۔

"انہیں پہن لیجئے محترمہ۔ گو یہ خون آلود تو ضرور ہیں مگر عریاں رہنے سے بہتر ہے کہ انہیں استعمال کر لیا جائے"

جولیا نے خاموشی سے کپڑے پہن لئے۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ نوجوان کون ہے اور کیوں اس کے ساتھ ہمدردی کر رہا ہے کیونکہ وہ ٹائیگر کو پہچانتی ہی نہیں تھی

جب اس نے کپڑے پہن لے تو پھر ٹائیگر سے مخاطب ہوئی۔

"تم کون ہو"——

"مجھے اپنا دوست ہی سمجھئے۔ اس سے زیادہ تعارف کی فی الحال نہ ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔ سب سے اہم مسئلہ اس وقت یہاں سے نکلنے کا ہے"—— ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا

"یہاں سے نکلنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے جبکہ چاروں طرف دشمن موجود ہیں"

جولیا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کوئی نہ کوئی صورت تو نکالنی ہی پڑے گی۔ ظاہر ہے وہ ہمیں ختم کرنے یا دوبارہ پکڑنے کے لئے اپنی آخری کوشش بھی کر ڈالیں گے"—— اور پھر زمین پر

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

پڑی ہوئی مشین گن جولیا کی طرف بڑھا دی۔ جولیا نے مشین گن سنبھال لی۔

"تم دروازے کے قریب چھپ جاؤ۔ اگر وہ دروازہ کھول کر فائرنگ کرنا چاہیں تو انہیں سنبھالنا اور اگر وہ دروازہ کھول کر اندر بم ماریں تو فوری طور پر باہر نکلنے کی کوشش کرنا۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا" ——— ٹائیگر نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اور تم کیا کرو گے" ——— جولیا نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔ اس پر چلا ہٹ ہی ایسا گزرا تھا کہ ابھی تک اس کے ہوش و حواس مکمل طور پر بحال نہیں ہوئے تھے۔

"میں" ——— ٹائیگر نے کچھ سوچتے ہوئے اور طائرانہ نظروں سے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"اس کمرے میں نہ تو کوئی روشندان ہے اور نہ ہی کوئی کھڑکی۔ اب اس کے سوا اور کیا صورت ہو سکتی ہے یا تو ہم دروازہ توڑ کر باہر نکل جائیں اور فلمی ہیرو کی طرح گولیاں برساتے ہوئے دشمن کے اڈے سے باہر ہو جائیں یا پھر بہادروں کی طرح جان دے دیں" ——— ٹائیگر نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی۔ اچانک کمرے کے کی ہول سے دودھیا رنگ کی گیس بڑی تیزی سے کمرے میں داخل ہونے لگی۔ ان دونوں نے گیس دیکھتے ہی سانس روک لی۔

مگر کب تک گیس بہت تیزی سے کمرے میں پھیلتی جا رہی تھی اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ سانس لینے پر مجبور ہو گئے۔ اور جیسے ہی انہوں نے سانس لی۔ وہ دونوں دھڑام سے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ دونوں کے ذہن تاریک ہو چکے تھے۔

شام کا وقت تھا۔ آسمان پر سیاہ رنگ کے بادل تیزی سے جمع ہو رہے تھے۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں دانش منزل کی چھت پر موجود تھے۔ وسیع و عریض چھت کے ایک کونے میں ایک جدید قسم کا ہیلی کاپٹر بھی کھڑا تھا۔

چھت کے عین درمیان میں ایک مضبوط سٹینڈ پر ایک کافی بڑا جار رکھا ہوا تھا۔ جس کے ساتھ پمپ نما آلہ فٹ تھا۔ قریب بڑے راکٹ جیسے دو سلنڈر بھی موجود تھے۔ عمران نے ایک سلنڈر اٹھا کر اس جار کے نیچے بنے ہوئے خانے میں رکھا اور اس سے نچلے خانے میں دوسرا سلنڈر بھی فٹ کر دیا۔ پھر ان دونوں کے منہ ایک نلکی سے منسلک کر دیئے۔ اس نلکی کے درمیان سے ایک ٹیوب نکل رہی تھی اس ٹیوب کا دوسرا سرا اس نے جار کے نیچے موجود خانے میں فٹ کر دیا اور پھر پمپ نما آلے کا بٹن دبا دیا تو پمپ آٹومیٹک طور پر چلنے لگا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی لوہار کی دھونکنی چل رہی ہو۔ پمپ کے چلتے ہی سفید رنگ کے جار میں تیزی سے دودھیا رنگ کی گیس بھرنی شروع ہو گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد جار کے منہ سے گیس کے بلبلے باہر نکلنے لگے۔

"اب چلو" ——— عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر وہ دونوں بھاگتے ہوئے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔ بلیک زیرو نے پائلٹ سیٹ سنبھالی اور

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر بلند ہوا۔ عمران نے انتہائی طاقتور لینس کی دوربین آنکھوں سے لگالی۔ پہلے تو ہیلی کاپٹر سیدھا بلندی کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ ایک مخصوص بلندی پر پہنچ کر بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ عمران دوربین آنکھوں سے لگائے بغور نیچے دیکھنے لگا۔

مکانوں کی چھتوں پر لگے ہوئے ٹیلیویژن انٹینا اور چھوٹے چھوٹے ٹاور اس کے مخصوص ٹارگٹ تھے۔

"عمران صاحب ضروری تو نہیں کہ یہ بادل مصنوعی طور پر پیدا کئے جا رہے ہوں ہو سکتا ہے یہ قدرتی ہوں اور ہم مفت میں گیس ضائع کر رہے ہیں" ——— بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آج کل ہر چیز غیر ضروری ہے۔ صرف وقت بہت ضروری ہے" ——— عمران نے بدستور نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔ اس کے کانوں میں [illegible] پلاننگ بورڈ کا سلوگن وقت بہت ضروری ہے گونجنے لگا۔

ہیلی کاپٹر شہر کا چکر لگانے لگا۔ عمران بڑے غور سے جائزہ لے رہا تھا مگر ابھی تک کہیں سے بھی اسے نیلے رنگ کے بلبلے اٹھتے دکھائی نہیں دیئے تھے۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر گردن کو جھٹکا دیا اور طویل سانس لے کر دوبارہ دوربین آنکھوں سے لگالی۔ اسے اچھی طرح احساس تھا کہ جو گیس وہ ان بلبلوں کو ٹریس کرنے پر استعمال کر رہا ہے وہ بے حد قیمتی ہے اور شاید ایک سال تک مزید وہ ایک سلنڈر بھی حاصل نہ کر سکے مگر ملکی سلامتی کے لئے وہ یہ رسک لے رہا تھا۔ آسمان پر گہرے بادل چھا چکے تھے۔

"عمران صاحب ہو سکتا ہے مجرم ہمارے ہیلی کاپٹر کو مصنوعی بجلی کا نشانہ بنا دیں" ——— بلیک زیرو کو ایک اور خیال آگیا۔

"ہونے کو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے نیچے پھینک دوں۔ آج تمہاری عقل کہیں گھاس چرنے گئی ہوئی ہے۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے ہیلی کاپٹر میں آسمانی بجلی سے بچنے کا انتظام موجود ہے۔ پھر یہ ہو سکتا ہے کی گردان لگا رکھی ہے" ——— عمران نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں جواب دیا اور بلیک زیرو پر جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ ایسا سوال کیوں کر بیٹھا ہے جبکہ اسے خود بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ ہیلی کاپٹر میں ایسا انتظام موجود ہے جس کی موجودگی میں ہیلی کاپٹر پر آسمانی بجلی نہیں گر سکتی۔ شروع شروع میں تو ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر پرواز کرتا رہا۔ پھر عمران کے کہنے پر بلیک زیرو اسے نیچے لے آیا۔ اور اب وہ بہت کم بلندی پر پرواز کر رہے تھے انہوں نے شہر کے سینکڑوں چکر لگا ڈالے تھے مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تھا۔

"واپس چلو بلیک زیرو ہم ناکام ہو چکے ہیں۔ واقعی یہ بادل قدرتی ہیں" ——— عمران نے ایک طویل سانس لے کر دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کا رخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔

عمران نے آنکھیں بند کر کے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا دی اور کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا تھا۔ اس نے آنکھیں کھول کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا تو بلیک زیرو کے چہرے پر گھبراہٹ تھی۔

"کیا ہوا" ——— عمران نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر کا انجن خراب ہو گیا ہے سر کوئی چیز انجن میں لگی ہے" ——— بلیک زیرو نے مختلف بٹن دباتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے انجن میں سے گڑگڑاہٹ کی نامانوس سی آوازیں گونجنے لگیں۔ اور ہیلی کاپٹر تیزی سے اپنی بلندی کھونے لگا

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے کسی بلند عمارت سے ٹکرا کر تباہ ہو جائے گا
عمران نے پھرتی سے آگے بڑھ کر کنٹرولنگ نظام کو خود چیک کرنا چاہا مگر اسی لمحے ڈائل پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"اوہ۔ ہیلی کاپٹر میں آگ لگنے والی ہے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر نیچے دیکھنے لگا۔ اس وقت ان کا ہیلی کاپٹر کو خاصا نیچے آچکا تھا مگر پھر بھی اگر وہ یہاں سے کودتے تو ان کی ہڈیوں کا سرمہ بن جاتا اور اگر ہیلی کاپٹر میں چند لمحے اور رہ جاتے تو تب بھی ہیلی کاپٹر کے پھٹنے کے ساتھ ہی ان کے جسم سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جاتے۔ چونکہ ان کے ذہن میں خطرے والی ایسی کوئی بات نہیں تھی اس لئے وہ پیراشوٹ بھی اپنے ساتھ نہیں لائے تھے۔

اب عمران اور بلیک زیرو دونوں ہر لحاظ سے موت کے منہ میں پہنچ گئے تھے۔ اگر وہ ہیلی کاپٹر سے کود جاتے۔ تب بھی موت ہی ان کا استقبال کرتی۔ اور اگر وہ رکتے تب بھی ہیلی کاپٹر کے پھٹنے کے ساتھ ساتھ موت کے منہ میں پہنچ جاتے۔ ہیلی کاپٹر کا خطرے والا بلب بدستور جل بجھ رہا تھا۔ اور ہیلی کاپٹر لمحہ بہ لمحہ نیچے ہوتا چلا جا رہا تھا بلب جلنے کے بعد تو وہ یہ بھی انتظار نہیں کر سکتے تھے کہ ہیلی کاپٹر زمین کے قریب پہنچے تو وہ نیچے کود جائیں۔

بلیک زیرو عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کہ عمران اس صورتحال سے کیسے نپٹتا ہے ادھر پوزیشن ہی کچھ ایسی ہو چکی تھی کہ عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی بھی جواب دے گئی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آج موت ان دونوں کا مقدر بن چکی ہے۔

ہیلی کاپٹر کی حالت بھی لمحہ بہ لمحہ بگڑتی جا رہی تھی۔ عمران کے ذہن میں ایک لاوا سا ابل رہا تھا۔ آخر اس نے اندھا جوا کھیلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر پھٹنے کے ساتھ تو موت سے بچنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں تھا۔ البتہ نیچے کود جانے میں دھندلا

سی کوئی امید ہو سکتی تھی۔ اس لئے عمران نے نیچے کود جانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا اور پھر ایک لمحے سے بھی کم مدت میں وہ دونوں ہیلی کاپٹر کے دروازے کھول کر نیچے کود گئے۔ نیچے کودتے ہی وہ دونوں کسی بھاری بھرکم پتھر کی طرح سر کے بل تیزی سے نیچے گرتے چلے گئے۔

اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ان کی آنکھوں کے سامنے ہزاروں سورج طلوع ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر ان سے تھوڑی دور آگے جا کر ایک دھماکے سے پھٹ گیا تھا۔ اور پھر وہ تیر کی طرح نیچے گرتے چلے گئے۔ جہاں ان کی موت ان کے استقبال کے لئے بازو پھیلائے موجود تھی۔

سفیر، ڈاکٹر براؤن اور فلیچر تینوں اپنی جان بچانے کے لئے دروازے سے باہر نکل گئے اور فلیچر نے دروازہ باہر سے بند کر دیا۔

"ان دونوں کو بم مار کر ختم کر دو" ——— سفیر صاحب نے اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں مجھے یہ نوجوان انتہائی خطرناک معلوم ہوتے ہیں" ——— ڈاکٹر براؤن نے سفیر صاحب کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ مگر فلیچر کچھ اور ہی سوچ رہا تھا وہ ایک منجھا ہوا جاسوس تھا۔ اس لئے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

اس کا ذہن کسی بھی جذباتی فیصلے کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس نوجوان اور غیر ملکی لڑکی سے بہت کچھ اگلوایا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے انہیں کوئی ایسی معلومات مل جائیں جس سے ان کے مشن کی کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہو جائیں اور دوسری بات یہ تھی کہ جولیا کا عریاں سراپا اس کی نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا۔ ایسی سڈول اور خوبصورت جسم رکھنے والی عورتیں اس کی زندگی میں کم ہی آئی تھیں اور فلیپر اس معاملے میں بیحد ہوس پرست واقع ہوا تھا۔ وہ اتنے حسین جسم کو یوں ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے ان کی تجویز کی تائید کرنے کی بجائے اس نے جواب دیا

"سر، اگر آپ میری بات مانیں تو ایک ایسی ترکیب ہے کہ یہ دونوں قابو میں آ سکیں ہم ان سے تمام باتیں اگلوا کر پھر انہیں ختم کر دیں گے"

"وہ کیا" ——— سفیر صاحب اور ڈاکٹر براؤن نے بیک وقت سوال کیا

"ہم بے ہوش کر دینے والی گیس ان کے کمرے میں چھوڑ دیتے ہیں۔ بے ہوشی کے عالم میں انہیں اچھی طرح باندھ لیا جائے گا اور پھر یہ میرا کام ہے کہ میں ان دونوں سے تمام راز اگلوا لوں" ——— فلیپر نے تجویز پیش کی

"کیا ضرورت ہے راز اگلوانے کی۔ دونوں کو ختم کر دو تا کہ یہ دھندہ ہی ختم ہو" ——— سفیر صاحب نے جواب دیا

"سر اس لڑکی کی تو کوئی بات نہیں کیونکہ وہ غیر ملکی ایجنٹ ہے۔ اصل مسئلہ نوجوان کا ہے۔ اس نے یقیناً کسی خاص مقصد کے لئے آپ کے پی اے کا روپ دھارا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی بھی معاملے میں آپ کے ذہن کو ٹٹولنا چاہا گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ معاملہ یہی ہو جس پر ہم کام کر رہے ہیں۔ اگر یہ بات ہے اور ہم نے لاعلمی میں اس آدمی کو ختم کر دیا تو ہم یقیناً نقصان میں رہیں گے کیونکہ اپنے آدمی کے یوں اچانک گم ہو جانے کی صورت میں ایک تو ان لوگوں کو صاف

کا یقین ہو جائے گا اور دوسرا یہ کہ وہ بیحد چوکنے ہو جائیں گے۔ اگر اس نوجوان سے راز اگلوائے جائیں تو ان کی بدولت صحیح صورت حال کا علم ہو جائے گا اور پھر ان معلومات کی روشنی میں ہم اپنے آئندہ اقدامات مرتب کر سکتے ہیں" ——— فلیپر نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو۔ بہر حال اتنی بات میں جانتا ہوں کہ ان دونوں کو بچ کر نہیں جانا چاہیے۔ اور ڈاکٹر تم فوری طور پر مشین آپریشن شروع کر دو۔ اب زیادہ دیر ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو گی" ——— سفیر نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا

"سر مشین آپریشن کے لئے ابھی مجھے دو دن لگیں گے" ——— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"بہر حال دو دن بعد مشین آپریشن شروع ہو جانا چاہیے۔ اور ڈاکٹر اس دوران تم صورت حال کو [illegible] کیونکہ فلیپر کی بات سے مجھے احساس ہوا ہے کہ ہم مشکوک ہو چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ دو دن سے پہلے ہی ہم چیک کر لئے جائیں" سفیر نے ڈاکٹر براؤن کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ میرے آدمی تمام شہر کو چیک کر رہے ہیں۔ مجھے احساس ہے کہ میری مشین کو کس طرح چیک کیا جا سکتا ہے۔ میں نے اس کا انتظام پہلے سے کر رکھا ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا آپ کی مشین کو آپریشن سے پہلے چیک کیا جا سکتا ہے" ——— سفیر صاحب نے چونک کر پوچھا

"جی ہاں سر اس کی ایک ہی صورت ہے کہ فضا میں ایکس ایلون پی فائیو گیس پھیلا دی جائے۔ اس گیس کی موجودگی میں اگر آپریشن شروع ہو گیا تو ہمارا کنٹرول

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ایریل فوراً چیک ہو جائے گا" —— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا

"او ہو تو پھر تم ضرور چیک کر دیں میں اب جا رہا ہوں۔ اس نوجوان کے متعلق مجھے فوراً رپورٹ کریں" —— سیفر نے کہا اور پھر وہ ہال کی طرف چل پڑے۔ ڈاکٹر براؤن انہیں چھوڑنے کے لئے ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔

ان کے جانے کے بعد فلیپر نے ایک آدمی کو گیس جار لانے کا حکم دیا اور چند ہی منٹ بعد گیس جار مہیا کر دیا گیا

فلیپر نے جار کا منہ کی ہول کے منہ سے لگایا اور ناب گھما کر جار کو پوری قوت سے کی ہول کے ساتھ دبا دیا۔ گیس جار سے نکل کر کمرے میں پھیلنے لگی [illegible] کو معلوم تھا کہ یہ گیس انتہائی زود اثر ہے اور دو آدمیوں کو بے ہوش کرنے کے لئے آدھا سلنڈر ہی کافی ہے۔ مگر وہ ٹائیگر کی صلاحیتوں سے مرعوب ہو گیا تھا اس لئے اس نے جار اس وقت تک کی ہول سے علیحدہ نہیں کیا۔ جب تک جار میں تمام گیس کمرے میں داخل نہیں ہو گئی۔ جار علیحدہ کر کے اس نے ایک لمحے کے بعد انہیں دیکھا اور اطمینان کی ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا اور پھر وہ آٹومیٹک لاک کا بٹن دبا کر ایک طرف ہٹ گیا۔ چند منٹ بعد کمرے سے گیس ختم ہو گئی۔

"ان دونوں کو اٹھا کر ڈارک روم میں لے چلو۔ آج میں دیکھتا ہوں یہ کیسے نہیں بولتے" —— فلیپر نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا اور پھر چار مسلح آدمی کمرے میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے ان دونوں کو کندھوں پر لادا اور پھر فلیپر کے پیچھے چلتے ہوئے ڈارک روم میں پہنچ گئے۔

ڈارک روم ایک خاصا کشادہ کمرہ تھا اور اس میں اذیت رسانی کے بے شمار آلات موجود تھے۔ فلیپر کے حکم پر ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ ستونوں کے ساتھ اچھی

طرح جکڑ دیا گیا۔

"تم چار آدمی شین گنیں لے کر کمرے کے چاروں کونوں میں پھیل جاؤ" فلیپر نے ان میں سے چار آدمیوں کو حکم دیا اور ان چاروں نے فوری طور پر حکم کی تعمیل کی۔ اب فلیپر کے پاس دو آدمی باقی رہ گئے تھے۔ فلیپر ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری میں سے سبز رنگ کی ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور پھر اس نے اس کا ڈھکن کھول کر باری باری ٹائیگر اور جولیا کی ناک سے لگا دیا۔

چند منٹ تک ایسا کرنے کے بعد اس نے شیشی کا منہ بند کیا اور اسے ساتھ کھڑے آدمی کے ہاتھ میں دے دیا

شیشی ہٹائے چند ہی منٹ گزرے تھے کہ ٹائیگر اور جولیا دونوں کو ہوش آ گیا چند لمحوں تک تو وہ دونوں خالی خالی نظروں سے سامنے دیکھتے رہے پھر آہستہ آہستہ ان کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے غیر ارادی طور پر ادھر ادھر دیکھا تو [illegible] کے ستون سے جولیا بھی بندھی ہوئی نظر آ گئی۔

"نوجوان میری بات سنو" —— فلیپر نے قدرے سخت لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا

"کیا بات ہے" —— ٹائیگر نے بے حد مطمئن لہجے میں جواب دیا

"تم اپنے متعلق سچ سچ سب کچھ تفصیل سے بتا دو تو تمہاری جان شاید بچ جائے۔ ورنہ میں نے آج تم سے زبردستی سب کچھ اگلوانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جواب آخر تم نے بہر حال دینے ہیں۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اپنے آپ کو بے جا اذیت سے بچا لو" —— فلیپر نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا

"تمہارے [illegible] ہمدردانہ مشورے کا بے حد شکریہ۔ میرا نام ارشد ہے اور میں [illegible] صاحب کا پی اے ہوں۔ نجانے سیفر صاحب کو مجھ پر کیوں شک ہو گیا ہے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

R R

باقی رہی کمرے میں نزاکی والی بات تو میں اس لڑکی کو بربریت کا شکار ہوتا دیکھ
برداشت نہ کر سکا۔ اس لئے الجھ پڑا۔ یہ ہے اصل بات۔ اگر تم اس پر یقین کر لو تو
بہتر ہے ورنہ دوسری صورت میں جو تمہاری مرضی آئے کر لو"——— ٹائیگر نے بڑے
اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ٹیڑھی انگلی کئے بغیر گھی نہیں نکلے گا"——— فلیپ نے طنزیہ لہجے
میں جواب دیا اور ساتھ کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ترکیب نمبر چار استعمال کرو"———

دوسرا آدمی اس کا حکم سنتے ہی تیزی سے مڑا اور پھر اس نے الماری کھول کر
ایک خنجر اور ایک چھوٹی سی شیشی اٹھائی اور لا کر فلیپ کے ہاتھ میں دے دی۔ فلیپ نے
بڑے اطمینان سے خنجر ہاتھ میں تھام لیا۔ ایک لمحے تک بڑے غور سے اس کی
دھار پر انگلی پھیر پھیر کر ٹائیگر کو دیکھتا رہا۔ اور پھر قدم اٹھا کر ٹائیگر کے قریب آ گیا۔
نے بڑے اطمینان سے ٹائیگر کے بازو سے قمیض ایک جھٹکے سے پھاڑ دی۔ دوسرے
لمحے اس نے خنجر کی نوک ٹائیگر کے بازو میں گھسیڑ دی۔ ٹائیگر نے دانت بھینچ لئے
فلیپ نے خنجر باہر نکالا تو خون کی دھار زخم سے باہر رنگ آئی۔ فلیپ نے انگلی پر خون
کے چند قطرے اٹھائے۔ ایک لمحے تک انہیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ان قطروں
ٹائیگر کے منہ پر جھٹک دیا۔ اس کے اطمینان سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اذیت پسندی
میں بے حد لطف لے رہا تھا۔

خنجر اس نے اپنے آدمی کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور پھر اس سے وہ چھوٹی سی شیشی
لے کر اس کا ڈھکن کھولا اور مسکراتی ہوئی نظروں سے ایک بار ٹائیگر کی طرف دیکھ
شیشی میں موجود سیاہ رنگ کے سیال کے چند قطرے ٹائیگر کے زخم پر انڈیل دیئے
سیاہ رنگ کے سیال کے زخم پر پڑتے ہی وہاں سے دھواں سا اٹھنے لگا۔

ٹائیگر کے منہ سے بے اختیار سسکی سی نکل گئی۔ اب فلیپ ایک طرف اطمینان سے کھڑا
ہو کر ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔ جولیا کی نظریں بھی ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں۔ گو بظاہر جولیا کا
ٹائیگر سے کوئی تعلق نہیں تھا کیونکہ وہ اس کی اصلیت کو نہیں جانتی تھی مگر پھر بھی اسے
اس نوجوان سے ہمدردی ضرور تھی۔ اس نوجوان نے عین وقت پر پہنچ کر اسے ذلیل ہونے
سے بچا لیا تھا۔ ایک لحاظ سے جولیا کی زندگی اس نوجوان کی مرہون منت تھی کیونکہ جولیا
اپنے دل میں اٹل فیصلہ کر چکی تھی کہ اگر فلیپ نے اسے بے آبرو کر دیا تو وہ آزاد ہوتے
ہی سب سے پہلا کام یہی کرے گی کہ خودکشی کر لے گی مگر ہمدردی کے باوجود اس
نوجوان کی عملی طور پر مدد کرنے سے قاصر تھی۔ وہ خود بے بس ہوئی کھڑی تھی۔

سیاہ سیال کے زخم پر پڑتے ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں خون
کی بجائے پارہ دوڑ رہا ہو۔

خون کی روانی لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی تھی اور ٹائیگر کے پورے جسم
میں شدید ترین اینٹھن ہو رہی تھی۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے اس
کی شریانیں خون کے دباؤ کی وجہ سے پھٹ جائیں گی۔ ٹائیگر کا چہرہ خون کی تیزی کی وجہ سے
لمحہ بہ لمحہ سرخ تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ آنکھیں جیسے پھٹنے کے قریب تھیں۔
ٹائیگر کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ زور سے چیخیں مارے۔ ورنہ اسے دل گھٹتا ہوا محسوس ہو
رہا تھا۔ وہ ایک انتہائی عذاب میں مبتلا تھا اور اب وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اس
کا سینہ بڑی تیزی سے پھول اور پچک رہا تھا۔ مگر ٹائیگر اب تک تو اپنی بے پناہ قوت
ارادی سے یہ سب کچھ برداشت کئے جا رہا تھا۔ مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ چند
لمحے بعد اس عذاب کو مزید برداشت کرنے سے قاصر ہو جائے گا۔ اس کا گلا خشک ہو
کر لکڑی ہو گیا تھا۔ اور پیاس کی طلب اب جان لیوا ہوتی جا رہی تھی۔

فلیپ ایک طرف کھڑا بڑے اطمینان سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر کی جسمانی

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

حالت دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ مگر اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کی بے پناہ قوت ارادی کا دل سے قائل ہو گیا تھا جس سے جاہی دار شخص بھی اس ریڈ کے ری ایکشن کو چند لمحوں سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"نوجوان اب بھی وقت ہے سب کچھ بتلانے کا۔ فیصلہ کر لو ورنہ تمہارا دل چند لمحوں بعد پھٹ جائے گا" —— فلپ نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر تضحیک آمیز لہجے میں کہا مگر ٹائیگر خاموش تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس کا حلق اس حد تک خشک ہو گیا ہے کہ وہ اب بات کرنے کے بھی قابل نہیں رہا۔

اب ٹائیگر کے دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگیں اور ٹائیگر کو محسوس ہو گیا کہ چند لمحوں بعد واقعی وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر اچانک اس کے سینے کی تکلیف ناقابل برداشت ہو گئی اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور یوں جیسے چیخوں کا تانتا بندھ گیا۔ ٹائیگر کے منہ سے نکلنے والی چیخیں اتنی کربناک تھیں کہ جولیا کو پسینہ آ گیا۔ اب ٹائیگر کے حلق سے لاشعوری طور پر چیخیں نکل رہی تھیں اس کی آنکھیں واضح طور پر باہر نکل آئی تھیں اور چہرے کا گوشت ہر جگہ سے پھڑک رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے ٹائیگر کا جسم کسی ہوا بھرے غبارے کی طرح پھٹ جائے گا۔

جولیا اتنی اذیت برداشت نہ کر سکی چنانچہ وہ چیخ اٹھی۔

"کمینے کتے۔ اسے بچا لو۔ ایک انسان تمہارے سامنے مر رہا ہے اور تم کھڑے مسکرا رہے ہو۔ بچا لو اسے۔ میں اس کی موت برداشت نہیں کر سکتی" ——

"تو پھر اگر تم برداشت نہیں کر سکتیں تو نہ کرو۔ اپنی آنکھیں بند کر لو اور تم بھی اس اذیت سے گزرنے کی تیاری کر لو۔ ابھی چند لمحوں بعد یہ سب کچھ تمہارے ساتھ بھی ہونے والا ہے" —— فلپ نے بڑے تمسخرانہ لہجے میں جواب دیا۔

"نوجوان اگر تم سب کچھ بتلانے کا فیصلہ کر لو تو اپنا سر اثبات میں ہلا دیں تمہیں بچا لوں گا" —— فلپ نے اس بار ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ مگر دوسرے لمحے فلپ کے ساتھ ساتھ جولیا بھی حیرت سے چونک اٹھی۔ جب اس نے ٹائیگر کا سر اثبات کی بجائے نفی میں ہلتے دیکھا۔ فلپ کی آنکھوں میں غصے اور شکست کے آثار ابھر آئے۔ ادھر جولیا اس نوجوان کی بہادری اور اولوالعزمی کی بری طرح قائل ہو گئی۔

فلپ نے جب ٹائیگر کا سر نفی میں ہلتا دیکھا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے ٹائیگر کے زخم پر زور زور سے پھونکیں مارنی شروع کر دیں۔ اس کی پہلی پھونک مارتے ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی بلند مقام سے نیچے گہرائی میں گر رہا ہو۔ اس کے خون کا ابال مدھم پڑنا شروع ہو گیا تھا۔ شاید یہ فلپ کے منہ سے نکلنے والی کاربن ڈائی آکسائڈ کا اثر تھا۔ فلپ تقریباً دو منٹ تک مسلسل ٹائیگر کے زخم پر پھونکیں مارتا چلا گیا اور ٹائیگر کی حالت تیزی سے معمول پر آتی چلی گئی۔ جب فلپ نے پھونکیں مارنا بند کیں تو ٹائیگر ری ایکشن کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی تھی۔

"میں نے تمہاری بات مان کر اس کی زندگی بچا لی ہے۔ اگر میں چند لمحے اور پھونکیں نہ مارتا تو یہ شخص اب تک مر چکا ہوتا" —— فلپ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پھر اب تم کیا چاہتے ہو" —— جولیا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"بہتر تو یہ ہے کہ تم اب سب کچھ بتلا دو۔ ورنہ یہی عمل اب تم پر دوہرایا جائے گا اور یقین رکھو کہ میں قطعی تمہیں بچاؤں گا" —— فلپ نے اس بار جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی۔ اچانک بلیک روم کا دروازہ کھلا اور ایک مسلح آدمی دوڑتا ہوا اندر آ گیا۔

"سر! باس آپ کو فوری طور پر طلب کر رہے ہیں۔ انہوں نے آبزرویشن پر ایک ہیلی کاپٹر دیکھا ہے" —— اس نوجوان نے تیز لہجے میں فلپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیلی کاپٹر" —— فلپ چونک پڑا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے جولیا اور ٹائیگر کی طرف دیکھا اور پھر انہیں رسیوں سے بندھا دیکھ کر شاید مطمئن ہو گیا۔ اس نے مسلح آدمیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

دو آدمی جو اس کے قریب موجود تھے وہ بھی اس کے ساتھ باہر نکل گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد اب کمرے میں صرف چار مسلح آدمی باقی رہ گئے تھے۔ ابھی فلپ کو باہر گئے چند ہی لمحے گزرے تھے کہ ٹائیگر کو ہوش آ گیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر ادھر ادھر دیکھا۔ جب اس کی نظریں جولیا سے ٹکرائیں تو وہ دھیرے سے مسکرا دیا۔ دوسرے لمحے اس نے اپنی آنکھیں مخصوص انداز میں جھپکیں اور جولیا چونک پڑی کیونکہ یہ آئی کوڈ تھا۔ اور ٹائیگر اسی کوڈ میں بات کر رہا تھا۔ یہ محسوس کرتے ہی اس نے بھی مخصوص انداز میں آنکھیں جھپکیں۔ دراصل وہ ٹائیگر کو بتلانا چاہتی تھی کہ وہ یہ کوڈ سمجھتی ہے۔

ٹائیگر نے اب باقاعدہ بات چیت شروع کر دی اور چند لمحوں بعد جولیا اس کا مطلب سمجھ گئی۔ اس نے آئی کوڈ میں اس کی تجویز کی تائید کی اور پھر گردن موڑ کر ایک کونے میں کھڑے مسلح آدمی کو بلایا۔

"میری بات سنو۔ مجھے شدید پیاس لگی ہے۔ کیا تم انسانیت کے نام پر ایک گلاس

پانی پلا سکتے ہو" —— جولیا نے بڑے درد بھرے لہجے میں اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس کے حکم کے بغیر میں تمہیں پانی نہیں پلا سکتا" —— اس آدمی نے چند لمحے سوچنے کے بعد جواب دیا

"میں نے انسانیت کے نام پر اپیل کی تھی اب تمہارا باس موجود نہیں ہے" —— جولیا نے پہلے سے بھی زیادہ عاجزانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر نہ جانے کیا سوچ کر اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شین گن دیوار کے ساتھ لگائی اور پھر خود دروازے سے باہر نکل گیا۔ ال میں موجود باقی تین افراد خاموشی سے کھڑے تھے۔ انہوں نے اس معاملے میں قطعاً کوئی دخل نہیں دیا۔

جب جولیا اس آدمی سے بات چیت میں مصروف تھی تو ٹائیگر کی انگلیاں نامعلوم انداز میں حرکت کر رہی تھیں۔ اس نے جولیا کو آئی کوڈ میں یہی پیغام دیا تھا کہ وہ سائیڈ میں کھڑے ہوئے آدمی کو باتوں میں لگائے کیونکہ جس انداز میں وہ بندھا ہوا تھا اس کی انگلیاں صرف سائیڈ میں کھڑے ہوئے آدمی کو ہی نظر آ سکتی تھیں۔ جولیا نے بھی بڑے حسین انداز میں اسے صرف باتوں میں لگایا تھا بلکہ وہ اسے کمرے سے بھی باہر بھیجنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کے باہر جاتے ہی ٹائیگر نے اپنا عمل تیز کر دیا۔ اس کے دونوں انگوٹھوں میں لگے ہوئے تیز بلیڈ بڑی تیزی سے رسیاں کاٹنے میں مصروف تھے اور پھر چند لمحوں میں اس نے اپنے ہاتھ آزاد کرا لئے۔

ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ موقع محل کے لحاظ سے وہ اس وقت بہترین پوزیشن میں تھا۔ کمرے میں موجود تینوں افراد اس پوزیشن میں تھے کہ اسے فوری چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور پھر سب سے بہتر صورت اس وقت یہ تھی کہ اس وقت ایک شین گن فارغ پڑی تھی۔ اب مسئلہ صرف تھا تو پیروں میں بندھی ہوئی رسیوں

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کا تھا۔

ٹائیگر نے چند لمحے سوچنے کے بعد آخر کار اس کے لیے بھی ایک ترکیب سوچ ہی لی اور اچانک وہ اس انداز میں نیچے کھسک گیا جیسے اس کے ہاتھوں کی رسیاں اچانک ڈھیلی ہوگئی ہوں اور وہ بےہوش ہونے کی وجہ سے وہ نیچے ڈھلک گیا ہو۔ نیچے ڈھلکتے ہی اس کے ہاتھوں نے بڑی پھرتی سے رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔

اسی لمحے سامنے کھڑا ہوا آدمی تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے" ——— اس نے حیرت سے کہا۔ مگر ٹائیگر نے آنکھیں اوپر چڑھالی تھیں۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی صورت حال کو سمجھتا ٹائیگر اپنی جگہ سے اچھلا اور اس آدمی کو دور تک رگیدتا چلا گیا۔

نیچے گرتے ہی اس نے ایک اور جمپ لیا اور وہ اس مشین گن تک پہنچ گیا جو دیوار کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کہ نیچے گرا ہوا آدمی سنبھلتا یا باقی وہ افراد اپنی مشین گنوں کو سیدھا کرتے ٹائیگر مشین گن سیدھی کر چکا تھا۔ اس نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں بعد تینوں افراد فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور پہلا آدمی ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل پکڑے اندر داخل ہوا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی موت نے اسے جھپٹ لیا کیونکہ ٹائیگر اسی کے انتظار میں تھا۔

چاروں آدمیوں کے ختم ہوتے ہی ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے چند لمحوں میں جولیا کو رسیوں کی بندش سے آزاد کر دیا۔

آزاد ہوتے ہی جولیا نے بھی ایک مشین گن اٹھا لی۔

"میرے پیچھے چلے آؤ" ——— ٹائیگر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور خود مشین گن سنبھالے دروازے پر پہنچ گیا۔

اس نے دروازہ کھول کر بڑی احتیاط سے باہر جھانکا۔ راہداری سنسان پڑی

ہوئی تھی چنانچہ وہ اچھل کر کمرے سے باہر آگیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے راہداری میں نکل آئی۔

ٹائیگر اور جولیا خاموشی سے راہداری میں چلتے ہوئے ہال کمرے میں پہنچ گئے ہال کمرہ اس وقت خالی پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے فی الحال یہی سوچا تھا کہ کسی طرح وہ اس وقت ان کے اڈے سے باہر نکل جائے۔ باہر نکلتے ہی وہ عمران سے کہہ کر باقاعدہ اڈے پر حملہ کر کے تباہ کر سکتا تھا۔ اس وقت وہ صرف دو تھے اور مجرموں نے جس انداز میں اڈہ بنایا ہوا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ مجرموں کی کثیر تعداد یہاں موجود ہوگی۔

ہال کمرے میں اس وقت کوئی آدمی موجود نہیں تھا اس لئے وہ دونوں خاموشی سے چلتے ہوئے دروازے تک پہنچ گئے۔

ٹائیگر نے آہستہ سے دروازے پر دستک دی چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔ ٹائیگر جانتا تھا کہ باہر صرف دو آدمی موجود ہوں گے۔ اس لئے دروازہ کھلتے ہی اس نے مشین گن کا فائر کھول دیا۔ اور وہ دونوں آدمی ایک لمحے میں موت کی آغوش میں پہنچ گئے۔ ان کے گرتے ہی ٹائیگر اور جولیا تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

اب وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ یہاں سے باہر نکلنے کے لئے کسی لفٹ کا میکنزم ہے۔ اور اس میکنزم کے متعلق ان دونوں میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔ اس لئے وہ پریشان نظروں سے کمرے کا جائزہ لے رہے تھے کہ اچانک کمرے میں سنسناہٹ کی تیز آواز گونجنے لگی۔ اور پھر وہ دونوں یہ دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑے کہ چھت کا درمیانی حصہ تیزی سے نیچے آتا چلا آرہا تھا۔ اور ظاہر تھا کہ اب وہ دونوں بری طرح پھنس چکے تھے۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

فلیپ تیزی سے ڈاکٹر براؤن کے پاس پہنچ گیا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر" ـــــ فلیپ نے تیز لہجے میں کہا۔

"فلیپ اس ہیلی کاپٹر کو دیکھو" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ سکرین پر ایک چھوٹا سا جدید قسم کا ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں دو آدمی سوار تھے۔ ان میں سے ایک آنکھوں سے دوربین لگائے فضا کا جائزہ لے رہا تھا۔

"اس ہیلی کاپٹر میں کیا خاص بات ہے ڈاکٹر! یہ دارالحکومت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی سرکاری مشن پر اڑ رہا ہو" ـــــ فلیپ نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے مگر تم یہ سن کر یقیناً حیرت سے اچھل پڑو گے کہ یہ ہیلی کاپٹر ہمیں ٹریس کر رہا ہے" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ٹریس کر رہا ہے۔ وہ کیسے۔ آپ نے یہ کیسے اندازہ لگا لیا۔ اور ہے وہ ہمیں کیسے ٹریس کرے گا" ـــــ فلیپ واقعی حیرت زدہ تھا۔

"فلیپ تم دیکھ رہے ہو کہ اس وقت آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ گو یہ بادل قدرتی ہیں۔ ہمارے پیدا کردہ نہیں ہیں لیکن اگر یہ ہمارے پیدا کردہ ہوتے تو اب تک ہمارا اڈہ ٹریس ہو چکا ہوتا۔ کیونکہ جب میں نے یہ ہیلی کاپٹر دیکھا تو میرے ذہن

میں شک پڑا۔ چنانچہ میں نے چیک کیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ فضا میں ایکس الیون بی نامی گیس پھیلی ہوئی ہے۔ اس گیس کی موجودگی میں ہمارا ایریل ٹریس ہو جاتا اور جب ایریل ٹریس ہو جاتا تو ظاہر ہے اڈہ بھی انہیں معلوم ہو جاتا" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے تفصیل سے فلیپ کو بتایا۔

"اوہ! یہ بات ہے تو آپ اب تک کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔ فوراً اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کریں" ـــــ فلیپ نے پریشان لہجے میں کہا۔

"میں نے اسی لئے تمہیں بلوایا ہے کہ فوراً جا کر اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرو۔ اول تو کوشش کرو کہ کسی طرح یہ دونوں بچنے نہ پائیں۔ اگر بفرض محال یہ بچ جائیں تو پھر اپنے آدمی بھیج کر انہیں پکڑوا کر یہاں لے آؤ" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

"او کے" ـــــ فلیپ نے جواب دیا اور پھر تیزی سے اس کمرے سے نکل گیا۔ ڈاکٹر براؤن کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ بغور ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہا تھا۔

اور پھر چند لمحوں بعد اچانک اس نے دیکھا کہ ایک راکٹ تیزی سے فضا میں بلند ہوا اور سیدھا ہیلی کاپٹر کے انجن میں جا لگا اور ڈاکٹر براؤن کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ ہیلی کاپٹر ہچکولے کھانے لگا۔ اور پھر اسے ہیلی کاپٹر میں موجود دونوں آدمیوں کے چہروں پر شدید پریشانی کے آثار نظر آئے۔ ہیلی کاپٹر اب بے قابو ہو کر زمین کی طرف گرنا شروع ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر براؤن اب اس انتظار میں تھا کہ کب ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے فضا میں اڑتے ہیں۔

ہیلی کاپٹر تیزی سے زمین کی طرف جھکتا چلا آ رہا تھا۔ اور پھر اس نے دیکھا کہ وہ دونوں آدمی ہیلی کاپٹر سے نیچے کود گئے تھے۔ مگر وہ ان کی جرأت دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ دونوں آدمی بغیر پیراشوٹ کے کود رہے تھے۔ اور ان دونوں کے نیچے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کودتے ہی ریلی کا پیٹر بھی برسٹ ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر براؤن نے مسکراتے ہوئے مشین بند کر دی۔ اور فلیپر کا انتظار کرنے لگا کہ وہ ان کے متعلق کیا رپورٹ لے کر آتا ہے۔

عمران اور بلیک زیرو دونوں اکٹھے ہی کودے تھے۔ گو ریلی کا پیٹر کافی نیچے اچکا تھا مگر اس کے باوجود بلندی خاصی تھی اور چونکہ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اس لئے نیچے اندھیرا ہی تھا۔

وہ دونوں سر کے بل نیچے گرتے چلے گئے۔ ان دونوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں کیونکہ اپنا انجام انہیں صاف نظر آ رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد ایک زوردار دھماکے سے نیچے گرے اور پھر وہ اور نیچے گرتے چلے گئے۔

نیچے اور نیچے۔ دراصل وہ دونوں کسی کوٹھی کے کمپاؤنڈ میں موجود سوئمنگ پول میں گرے تھے اور یہ ان دونوں کی خوش قسمتی تھی۔

سوئمنگ پول کی سطح سے ٹکرانے کے بعد وہ دونوں تیزی سے دوبارہ پانی کی سطح پر ابھرے اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ سوئمنگ پول سے باہر آنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر اس سے پہلے کہ ان کے ہوش و حواس پوری طرح واپس آتے۔ اچانک ان دونوں کے سروں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ضرب اتنی زوردار تھی کہ وہ دونوں

پہلی ہی ضرب میں ڈھیر ہو گئے۔

"اچھی طرح چیک کر لو کہ یہ بے ہوش ہو گئے ہیں یا نہیں" ——— ان کے گرتے ہی ایک کرخت آواز گونجی۔ اور پھر چار پانچ آدمی ان کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ ان میں سے دو نے ان کی نبضیں چیک کیں۔

"باس یہ دونوں بے ہوش ہیں" ——— انہوں نے کہا۔

"ٹھیک ہے انہیں اٹھا کر لے چلو ویسے یہ دونوں دنیا کے خوش قسمت ترین انسان ہیں جو فضا سے سوئمنگ پول میں آ گرے ہیں۔ ورنہ اگر یہ چند گز ادھر گرتے تو اب ہم ان کی ہڈیاں جمع کر رہے ہوتے" ——— باس نے اپنے آدمیوں سے کہا۔ اور پھر دو آدمیوں نے آگے بڑھ کر عمران اور بلیک زیرو کو اٹھا لیا اور آگے بڑھ گئے۔

وہ تیزی سے چلتے ہوئے اس کوٹھی سے باہر نکل گئے اور پھر تھوڑی دور ہی ایک دوسری کوٹھی کے گیٹ میں داخل ہو گئے۔ پورچ کی شمالی دیوار کے سامنے جا کر وہ رک گئے سب سے آگے موجود آدمی نے جھک کر دیوار کی جڑ میں لگا ہوا بٹن دبایا اور دوسرے ہی لمحے دیوار اوپر اٹھتی چلی گئی اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی۔ ان کی تعداد چھ تھی اور سب نے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑی ہوئی تھیں۔

وہ سب کمرے کے درمیان آ کر رک گئے۔ ان میں سے ایک نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا بکس نکالا اور پھر اس کی ڈھکنی سیدھی کر کے اس نے اس کا بٹن دبایا اور یہ ڈبہ دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

بٹن دبتے ہی فرش کا درمیانی ٹکڑا جس پر وہ موجود تھا۔ ایک تیز سنسناہٹ کی آواز پیدا کرتا ہوا لفٹ کی طرح نیچے اترنے لگا۔

اور پھر چند لمحوں بعد لفٹ بند ہو گئی۔ اب وہ ایک اور کمرے میں تھے گو نیچے

اردو فینز ڈاٹ کام
URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

آخر ان کی نظریں دروازے پر پڑی ہوئی دو لاشوں پر پڑیں اور وہ اچھل پڑے اور پھر انہیں کمرے میں موجود ٹائیگر اور جولیا بھی نظر آ گئے۔

جولیا اور ٹائیگر کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنوں کا رخ ان آدمیوں کی طرف تھا۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو ابھی بھون دوں گا۔ ہتھیار پھینک دو" ٹائیگر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور پھر ان آدمیوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں پھینک دیں۔

"ان آدمیوں کو بھی نیچے اتارو" ـــــ ٹائیگر نے دوسرا حکم دیا۔ اور پھر ان آدمیوں نے جنہوں نے عمران اور بلیک زیرو کو اٹھایا ہوا تھا۔ انہیں نیچے رکھنے کی بجائے بڑی پھرتی سے ان دونوں پر پھینک دیا۔ ان دونوں نے بچنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود۔ وہ دونوں ٹکرا کر نیچے گر پڑے۔ اور اسی لمحے کچھ آدمیوں نے انہیں دبوچ لیا۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ نہتے ہو چکے تھے۔ اور مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں۔

"چلو، خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو ہم معاف نہیں کریں گے" ـــــ ان کے انچارج نے کہا۔ اور پھر اس کے اشارے پر عمران اور بلیک زیرو کو دوبارہ کاندھے پر لاد لیا گیا۔

اور پھر وہ سب کو لئے ہوئے دوبارہ بلیک روم میں پہنچ گئے۔ بلیک روم میں فلیپ بڑے غصے اور جوش کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے لال بھبوکا ہو رہا تھا۔

بلیک روم میں چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

جیسے ہی وہ بلیک روم میں داخل ہوئے۔ فلیپ نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور

پھر جیسے ہی اس کی نظریں جولیا اور ٹائیگر پر پڑیں اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"یہ کہاں سے ملے" ـــــ فلیپ نے اپنے آدمیوں سے پوچھا۔

"باس یہ دونوں آؤٹ روم میں موجود تھے۔ بڑی مشکل سے قابو میں آئے ہیں" ـــــ انچارج نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اور یہ دونوں بچ گئے ہیں" ـــــ فلیپ نے ان کے کندھوں پر لدے ہوئے عمران اور بلیک زیرو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ ہیلی کاپٹر سے ساتھ والی کوٹھی کے سوئمنگ پول میں گرے تھے اب یہ بے ہوش ہیں" ـــــ انچارج نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ان چاروں کو اچھی طرح باندھ دو۔ اور خیال رکھنا یہ پہلے بھی نجانے کس طرح رسیاں کھول کر بھاگ گئے تھے۔ اس بار اس طرح باندھو کہ یہ حرکت بھی نہ کر سکیں" ـــــ فلیپ نے کہا اور پھر چند ہی لمحوں بعد ٹائیگر اور جولیا دوبارہ بری طرح باندھ دیئے گئے اور پھر انہوں نے عمران اور بلیک زیرو کو بھی دو کرسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا۔

اور جب جولیا اور ٹائیگر دونوں کی نظریں عمران پر پڑیں تو وہ بری طرح چونک پڑے۔ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ان بے ہوش آدمیوں میں سے ایک عمران ہوگا۔ ورنہ وہ آؤٹ روم میں ہی اپنی جانوں پر کھیل کر عمران کو ان کے ہاتھوں سے چھڑوا لیتے۔ دوسرا آدمی ان کے لئے اجنبی تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم ان سب کی نگرانی کرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔ اور دیکھو اگر ان میں سے ایک بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تو میں تم سب کو شوٹ کر دوں گا" یہ کہہ کر فلیپ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ ہیلی کاپٹر میں موجود افراد کی آمد کی اطلاع ڈاکٹر براؤن کو دینا چاہتا تھا۔ مگر آپریشن روم میں جا کر اسے معلوم ہوا

اردو فینز ڈاٹ کام
URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کہ ڈاکٹر ڈرائنگ روم میں ہے جہاں چند مقامی افراد ان سے ملنے آئے ہیں۔

فلیپر اسی لمحے واپس مڑا اور تیزی سے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ حیران تھا کہ ڈاکٹر براؤن سے کون لوگ ملنے آئے ہوں گے۔

ڈرائنگ روم کے قریب پہنچ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اسے ڈرائنگ روم کے دروازے پر ایک کارڈ پڑا ہوا نظر آ گیا تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے وہ کارڈ اٹھا لیا اور پھر جیسے ہی اس کی نظر کارڈ پر لکھی ہوئی عبارت پر پڑی وہ بری طرح چونک پڑا۔

کارڈ مقامی سیکرٹ سروس کا تھا اور اس پر سیکرٹ سروس کا شناختی نشان بھی تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ کارڈ ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے کسی آدمی کی جیب سے گر گیا ہوگا۔ اس کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ رینگ آئی۔ وہ تیزی سے واپس مڑا اور اس نے قریب کے کمرے سے انٹرکام کا بٹن دبایا اور تیزی سے اپنے آدمیوں کو احکامات جاری کرنے شروع کر دیئے۔ احکامات جاری کر کے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور وہ دوبارہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا

جیسے ہی وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ اس نے دیکھا کہ تین نوجوان کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور ڈاکٹر براؤن سے باتوں میں مصروف ہیں۔ ان سب نے فلیپر کو چونک کر دیکھا۔

"آؤ جارج۔ ان سے ملو یہ مقامی وزارت داخلہ کے آفیسر ہیں اور غیر ملکیوں کے مسائل کا محکمے کی طرف سے سروے کر رہے ہیں" ——— ڈاکٹر براؤن نے فلیپر سے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر فلیپر کا نام تبدیل کر دیا تھا۔

"اور یہ جارج ہیں میرے بزنس پارٹنر" ——— ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

اور پھر ان سب سے ہاتھ ملا کر فلیپر دروازے کے قریب ہی بیٹھ گیا۔

"اس سروے سے آپ کا کیا مقصد ہے" ——— فلیپر نے بیٹھتے ہی پوچھا۔

ظاہر ہے وہ تینوں صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی تھے اور عمران کی ہدایات پر غیر ملکیوں کو چیک کرنے کی مہم میں نکلے ہوئے تھے۔ چنانچہ صفدر نے اسے جواب دیا

"مسٹر جارج ہماری حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس ملک میں آنے والے غیر ملکیوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ غیر ملکیوں کو یہاں جو بھی مسائل پیش آئیں گے۔ ہم اپنی سروے رپورٹ میں ان کا ذکر کریں گے۔ اور حکومت ان کو حل کرنے کے لئے اقدامات کرے گی" صفدر نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب مگر غیر ملکیوں کے مسائل حل کرنے کے لئے حکومت نے سیکرٹ سروس کے افراد کو کیوں تکلیف دی ہے" ——— فلیپر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور اس کی بات سنتے ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی نے تو چونکنا ہی تھا۔ ڈاکٹر براؤن بھی بری طرح چونک پڑا۔

"کیا مطلب" ——— کیپٹن شکیل نے چہرے پر شدید حیرت لاتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ" ——— فلیپر نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے دروازے پر ہاتھ مارا اور پھر ڈرائنگ روم کے دونوں دروازوں سے تقریباً دس افراد ہاتھوں میں مشین گنیں لئے اچھل کر اندر آ گئے اور انہوں نے ان تینوں کے سینوں پر مشین گنوں کی نالیاں لگا دیں۔

"خبردار اگر حرکت کی تو بھون دوں گا" ——— فلیپر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور وہ تینوں حیرت سے بت بنے رہ گئے۔ دراصل سچویشن ہی اچانک کچھ اس طرح پلٹ گئی تھی کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکے تھے۔

اور پھر فلیپر نے ان کی جیبوں سے ریوالور بھی نکال لئے۔

"انہیں ڈارک روم میں لے چلو اور اچھی طرح باندھ دو" ——— فلیپر نے اپنے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

آدمیوں کو کہا اور اس کے آدمی ان تینوں کو لے کر ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئے۔

"آخر تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ یہ سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں" ——— ڈاکٹر براؤن نے بڑے حیرت زدہ لہجے میں فلیپر سے پوچھا اور فلیپر نے جیب سے کارڈ نکال کر ڈاکٹر براؤن کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ معاملات بے حد سیریس ہو چکے ہیں ہمیں فوراً میجر آپریشن شروع کر دینا چاہیے" ——— ڈاکٹر براؤن نے کچھ سوچتے ہوئے گہری سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں ڈاکٹر آپ فوری طور پر آپریشن شروع کر دیں۔ اور ہاں میں آپ کو رپورٹ دینے آیا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں سوار دونوں افراد بھی گرفتار کر لیے گئے ہیں وہ ساتھ والی کوٹھی کے سوئمنگ پول میں آ گرے تھے۔ اور پھر اس نے جولیا کے فرار اور پھر دوبارہ گرفتاری کا ذکر بھی سنا دیا۔

"میرے خیال میں یہ سب ایک ہی گروپ ہے۔ ہمیں میجر آپریشن شروع کر کے ان سے نپٹنا چاہیے۔ میں ابھی جی ایم سے بات کرتا ہوں" ——— ڈاکٹر نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ فلیپر بھی کچھ سوچتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا۔

[illegible]

[illegible]

جب عمران اور بلیک زیرو کو ہوش آیا تو ان کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر اور جولیا پر پڑیں اور عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ البتہ بلیک زیرو نے اپنے آپ کو مکمل طور پر اجنبی ہی پوز کیا۔

"ہیلو جولیا کیا حال ہے اور یہ تمہارے ساتھ کون ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"معلوم نہیں کون ہے۔ بہر حال اب تک تو دوست ہی ثابت ہوا ہے۔ اور تم یہاں کیسے پہنچ گئے ہو اور تمہارا ساتھی کون ہے" ——— جولیا نے بغور بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔ نجانے اس کے ذہن میں بلیک زیرو کے متعلق کیا کیا شکوک ابھر آئے تھے۔

"ارے یہ بیچارہ تو ہیلی کاپٹر کا ڈرائیور ہے۔ اور پھر عمران نے ہیلی کاپٹر تباہ ہونے اور اپنے پکڑے جانے کا حال مختصر سنا دیا اور جولیا مطمئن ہو گئی۔

اس سے پہلے کہ اور کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور پھر ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ انہوں نے صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی کو ہاتھ اٹھائے اندر آتے دیکھا۔ وہ تینوں بھی عمران اور جولیا کو وہاں دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ ایک لحاظ سے پوری سیکرٹ سروس بمعہ دونوں ایکسٹوؤں

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کے وہاں موجود تھی

ان تینوں کو لے کر آنے والوں نے ان تینوں کو بھی مضبوطی سے رسیوں سے باندھ دیا۔ اور خود بھی وہیں پہرے پر کھڑے ہو گئے۔

اب کمرے میں سات آدمی بندھے ہوئے تھے۔ اور ان کے پہرہ دینے والوں کی تعداد سولہ ہو چکی تھی۔

"یار تمہاری افرادی قوت بے شمار ہے۔ کہیں تم ملک چین سے تو تعلق نہیں رکھتے۔ بھلا یہ بھی کوئی تک ہے کہ سات آدمیوں کے لئے سولہ پہرے دار ہوں۔ چودہ ہوتے تب بھی حساب ٹھیک رہتا۔ بھلا سولہ کی کیا تک تھی" ——— عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

مگر ان میں سے کسی نے بھی عمران کی بات کا جواب نہ دیا۔ اور وہ سب بت بنے کھڑے رہے۔

تھوڑی دیر بعد فلپ کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے مسکراتی ہوئی نظروں سے سب کو دیکھا اور پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں ڈیئر کیسی رہی"

"خبردار اگر تم نے اسے ڈیئر کہا۔ یہ نہ سمجھنا کہ میں بندھا ہوا ہوں۔ میں بندھے ہونے کے باوجود تمہاری زبان کھینچ سکتا ہوں" ——— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں فلپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا تو یہ دم خم ہیں۔ مگر یہ تمہاری کیا لگتی ہے" ——— فلپ نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے وہ حیران رہ گیا۔ کیونکہ عمران اس طرح شرمایا تھا جیسے دلہن پہلی رات دولہا کو دیکھ کر شرماتی ہے۔

"باس اس لڑکی کا نام جولیا ہے۔ اور یہ آدمی اس سے باتیں کر رہا تھا" ——— ایک آدمی نے دخل اندازی کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے۔ اب میں سمجھا۔ اس کا مطلب ہے۔ تم بھی یہاں کی سیکرٹ سروس کی رکن ہو۔ تم نے اپنا نام غلط بتا کر مجھے دھوکہ میں رکھنے کی کوشش کی تھی۔ جولیا کا نام تو مقامی سیکرٹ ایجنٹ کی حیثیت سے ہماری فائل میں موجود ہے" ——— فلپ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

ابھی وہ بات ہی کر رہا تھا کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار ڈاکٹر براؤن اندر داخل ہوا۔

"بڑا رش لگا ہوا ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے سب کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں باس۔ ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ دراصل یہ سب لوگ مقامی سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں۔ بس یوں سمجھیے کہ ایکسٹو کے علاوہ باقی تمام سیکرٹ سروس ہمارے قبضے میں ہے" ——— فلپ نے اپنی اہمیت جتاتے ہوئے کہا۔

عمران نے ڈاکٹر براؤن کی نظروں کو جب عمران کے چہرے پر جمے ہوئے دیکھا تو وہ بھی چونک پڑا۔

"کیا بات ہے باس" ——— فلپ نے پوچھا۔

"فلپ یہ آدمی عمران ہے۔ وہی جس پر پہلے تجربہ میں بجلی گری تھی۔ اور جو دوسری بار بھی پروفیسر کو اغوا کر کے لے جا رہا تھا۔ ہم تو سمجھے تھے کہ یہ مر چکا ہے۔ مگر یہ زندہ ہے" ڈاکٹر براؤن نے فلپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے واقعی۔ میں نے تو اس پہلو پر غور ہی نہیں کیا تھا۔ یہ تو وہی ہے اس کا جسم اور چہرہ بھی جلا ہوا ہے" ——— فلپ نے بھی عمران کو غور سے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے بھئی کیوں میرے خلاف شک کر رہے ہو۔ میں نے ابھی شادی نہیں کی۔ مجھے کنوارا ہی رہنے دو" —— عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"فلیچر۔ جی ایم صاحب نے میجر آپریشن شروع کرنے کا آرڈر جاری کر دیا ہے۔ میرے آدمی اس کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ تم ایسا کرو۔ ان سب کو آپریشن روم میں لے آؤ۔ تاکہ موت سے پہلے یہ ہماری طاقت کا اندازہ کر لیں" —— براؤن نے فلیچر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس کیوں نہ انہیں یہیں شوٹ کر دیا جائے۔ اور پھر اطمینان سے میجر آپریشن پر توجہ دی جائے۔ خواہ مخواہ ان کا روگ کیوں پالا جائے" —— فلیچر نے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں میجر آپریشن کی ابتدا میں کشت و خون نہیں کرنا چاہتا۔ [illegible] ٹھیک ٹھاک شروع ہو جائے پھر جی۔ ایم کے سامنے ان کو موت کے گھاٹ اتارا جائے گا" —— ڈاکٹر براؤن نے کہا۔ وہ دراصل بنیادی طور پر صرف سائنسدان تھا اس لئے وہ کشت و خون سے حتی الامکان گریز کرنا چاہتا تھا۔

"جیسے آپ کی مرضی" —— فلیچر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ ان سب کو لے کر آپریشن روم میں آ جائیں اور چوکنے رہیں۔ اگر کوئی ذرا سی بھی غلط حرکت کرے تو بیشک گولی مار دینا" ——

فلیچر نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا اور پھر خود ڈاکٹر براؤن کے ساتھ ہی ڈارک روم سے باہر نکل گیا۔

سرسلطان بیحد پریشان تھے۔ وہ کل سے عمران کو دانش منزل اور اس کے فلیٹ پر بار بار رنگ کر رہے تھے مگر دونوں طرف قطعی سکوت تھا۔ انہیں زیادہ پریشانی اس بات کی تھی کہ بلیک زیرو اور عمران دونوں غائب تھے۔ کل رات کو انہیں ہیلی کاپٹر کے تباہ شدہ ڈھانچے کی خبر مل چکی تھی۔ اور اسی لئے وہ زیادہ پریشان تھے کیونکہ یہ ہیلی کاپٹر عمران نے سرسلطان سے کہہ کر منگوایا تھا۔ اور ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا تھا۔ مگر ہیلی کاپٹر میں موجود افراد کی لاشیں دستیاب نہیں ہو سکی تھیں۔ اور عمران اور بلیک زیرو دونوں غائب تھے۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس ہیلی کاپٹر میں عمران اور بلیک زیرو دونوں سوار ہوں گے۔ سرسلطان کی تشویش بجا تھی۔ آخر تنگ آ کر انہوں نے اپنی خاص الماری کھولی اور اس میں موجود ایکسٹو فائل نکال کر اپنے سامنے رکھ لی۔ اس فائل میں کوڈ ورڈز میں سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے پتے اور ٹیلیفون نمبر موجود تھے تاکہ کسی بھی وقت ضرورت پڑنے پر انہیں استعمال کیا جا سکے۔

سرسلطان نے سب سے پہلے صفدر کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کئے۔ مگر وہاں سے بھی کسی نے رسیور نہیں اٹھایا۔ چنانچہ وہ باری باری سب کے نمبر ڈائل کرتے چلے گئے۔ مگر کیپٹن شکیل، جولیا، صدیقی میں سے کوئی بھی نہ ملا۔ اب تو ان کی

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

پریشانی عروج پر پہنچ گئی۔ وہ سوچنے لگے کہ کہیں تمام سیکرٹ سروس اکٹھی تو مجرموں کے ہتھے تو نہیں چڑھ گئی۔ جہاں تک ان کی معلومات کا علم تھا۔ سیکرٹ سروس کے پاس اس وقت کوئی کیس نہیں تھا اور اگر تھا بھی تو عمران نے اپنی عادت کے مطابق کچھ نہیں بتلایا تھا۔ ایک دفعہ فائل گم ہو گئی تھی مگر عمران نے وہ فائل دو دن لا کر دے دی تھی۔ ایک بار وزارت خارجہ کی عمارت پر بھی حملہ کیا گیا تھا۔ گو اس میں مجرموں کے سب آدمی مارے گئے تھے مگر پھر بھی فائل گم ہو گئی تھی۔ وہ فائل بھی عمران نے واپس لا کر دی تھی۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ کوئی چکر چل رہا ہے مگر عمران نے مزید کچھ نہیں بتایا تھا۔ اب تمام سیکرٹ سروس [illegible] غائب تھی اور ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو چکا تھا۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کریں اور کس سے پوچھیں۔ انہوں نے فائل دیکھی۔ ابھی دو نام باقی تھے۔ تو [illegible] امید تو نہیں تھی۔ مگر پھر بھی انہوں نے تنویر کے نمبر ڈائل کئے اور پھر ان کے چہرے پر یکدم مسرت کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ فوراً ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا تھا۔

"یس" ——— تنویر کی محتاط آواز سنائی دی۔

"میں سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ بول رہا ہوں۔ کیا تم تنویر ہو" ——— سر سلطان نے اپنا مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔ تاکہ تنویر ان سے کھل کر بات کر سکے۔

"یس سر میں تنویر بول رہا ہوں۔ فرمایئے جناب" ——— دوسری طرف سے تنویر کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے۔ وہ جانتا تھا کہ سر سلطان سیکرٹ سروس کے سرکاری انچارج ہیں مگر آج سے پہلے کبھی سر سلطان نے براہ راست ان سے بات نہیں کی تھی۔ اس لئے اس کے لہجے میں بوکھلاہٹ

تھی۔

"مسٹر تنویر۔ عمران کہاں ہے" ——— سر سلطان نے باوقار انداز میں پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں سر۔ ایکسٹو کو معلوم ہوگا" ——— تنویر نے بے حد مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"مسٹر تنویر۔ آجکل تم لوگوں کے پاس کوئی کیس ہے" ——— سر سلطان نے دوسرا سوال کیا۔

"نہیں سر مجھے معلوم نہیں۔ کیونکہ اس سلسلے میں ایکسٹو نے مجھے کنٹکٹ نہیں کیا۔ اور اگر ہوگا سر تو ایکسٹو کو معلوم ہوگا" ——— تنویر نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو مسٹر تنویر۔ ایکسٹو تو ملک سے باہر ہے۔ اور باقی پوری سیکرٹ سروس غائب ہے۔ عمران، جولیا، کیپٹن شکیل، صفدر، صدیقی۔ ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں۔ صرف تم ملے ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی کیس چل رہا ہے" ——— سر سلطان نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"بڑی حیرت کی بات ہے سر۔ مگر اب میرے لئے کیا حکم ہے" ——— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مسٹر تنویر کل عمران نے مجھ سے ایک ہیلی کاپٹر طلب کیا تھا۔ میں نے ہیلی کاپٹر ائیرپورٹ بھیج دیا۔ کل رات ہی اس ہیلی کاپٹر کا تباہ شدہ ڈھانچہ ملا ہے۔ ہیلی کاپٹر فضا میں ہی برسٹ ہو گیا تھا۔ مگر نہ ہی عمران اور نہ ہی اس کے پائلٹ کی لاشیں ملی ہیں۔ میں نے سوچا کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو ان کی تلاش کے لئے لگا دوں۔ مگر سوائے تمہارے اور کوئی موجود نہیں ہے۔ نعمانی کو البتہ میں نے ابھی چیک

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

نہیں کیا ہے۔ تم اسے چیک کر لو۔ اور اگر وہ موجود ہو تو تم دونوں مل کر سیکرٹ سروس اور عمران کا کھوج لگاؤ۔ یہ تمہاری ڈیوٹی ہے۔ اور چوبیس گھنٹے بعد مجھے رپورٹ کرو" ——— سر سلطان نے اسے ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

"بہتر سر! مجھے کوئی ٹپ دیجئے" ——— تنویر نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر بحرین کالونی کے وسطی علاقے میں گرا ہے۔ اپنی تفتیش کا دائرہ وہیں سے شروع کرو" ——— سر سلطان نے اسے ٹپ دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر سر! میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں" ——— تنویر نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا" ——— سر سلطان نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

اب اس کے سوا وہ کر بھی کیا سکتے تھے۔ بہرحال انہیں امید تھی کہ تنویر کچھ نہ کچھ کرے گا ضرور۔

فلیپر اور ڈاکٹر براؤن کے باہر نکلتے ہی صفدر اور کیپٹن شکیل نے آئی روم میں عمران سے کوئی ایکشن لینے کی اجازت کے لئے کہا۔ مگر عمران نے انہیں منع کر دیا۔ اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ سب صحیح جگہ پر پہنچ گئے ہیں۔ وہ اگر چاہتا تو اس فارنگ روم میں ہی ان سے نپٹ سکتا تھا مگر وہ اپنا کام آپریشن روم میں جا کر کرنا چاہتا

تھا تاکہ وہیں وہ ان کی مشینری کو بھی ساتھ ہی ختم کر کے ان کے ہیڈ آپریشن کے منصوبے کو سبوتاژ کر سکے۔ ویسے وہ یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ مجرموں کا ہیڈ آپریشن کیا ہے۔ چنانچہ عمران اور اس کے ساتھی پہرے داروں کی رہنمائی میں بڑی شرافت سے آپریشن روم کی طرف بڑھنے لگے۔ انہوں نے کسی قسم کا کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔

پہرے دار انہیں مختلف گیلریوں سے گزار کر ایک بڑے کمرے میں لے آئے اور پھر وہ کمرہ کسی لفٹ کی طرح اوپر چڑھنا شروع ہو گیا۔ جب وہ کمرہ رکا تو وہ باہر نکل آئے۔ یہاں پھر ایک گیلری تھی۔ جس کے آخری کونے پر ایک فولادی دروازہ نظر آ رہا تھا۔ وہ سب اس دروازے کے سامنے آ کر رک گئے۔ ایک پہرے دار نے آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں دستک دی اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے دروازے پر لگا ہوا سبز رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔ اس پہرے دار نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور پھر اس میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی سبز رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ سرخ رنگ کا بلب جلنے لگا۔ اس آدمی نے ایک بار پھر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی اور دوسرے لمحے دروازہ خود بخود کھل گیا۔

اور پہرے دار ان سب کو لے کر اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی آپریشن روم دیکھ کر حیران رہ گئے۔

یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس کے درمیان میں ایک میڈیکل مشین فٹ تھی اور سامنے کی دیوار پر بے شمار چھوٹی بڑی سکرینیں فٹ تھیں۔ مشین اس وقت بند تھی اور تمام سکرینیں بھی تاریک تھیں۔ ہال میں فلیپر اور ڈاکٹر براؤن کے علاوہ تقریباً پندرہ کوئی اور بھی تھے جنہوں نے سفید رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے انہوں نے عقبی دیوار کے ساتھ سات لوہے کی کرسیاں فٹ ہوئی دیکھیں۔

"ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ اور خبردار کوئی غلط حرکت نہ کرنا" ——— فلیپر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے حکم دیا۔

اور عمران یوں اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا جیسے وہ کسی سینما ہال میں فلم دیکھنے آیا ہو۔ عمران کے بیٹھتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے ساتھ آنے والے پہرے دار ارد گرد کھڑے ہو گئے۔ ان سب کی مشین گنوں کا رخ ان کی طرف تھا اور وہ بے حد چوکنے نظر آ رہے تھے۔

ان کے کرسیوں پر بیٹھتے ہی فلیپر نے جو دیوار کے قریب ایک کونے میں کھڑا تھا۔ دیوار پر لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا ہینڈل تیزی سے اوپر کر دیا

ہینڈل اوپر ہوتے ہی ایک تیز سنسناہٹ کی آواز گونجی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے ان کے گرد لوہے کی ٹھوس چادر لپٹ گئی۔ شاید یہ کرسیاں بنائی ہی اسی لئے گئی تھیں۔

اب صرف ان کے منہ باہر تھے باقی تمام جسم لوہے کے خول میں قید ہو چکا تھا۔ ان سب نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پہلی بار عمران کے چہرے پر تشویش کے آثار دوڑ گئے۔ اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ مجرم اس قسم کی حرکت کریں گے۔ اب وہ ہر قسم کی جدوجہد سے قاصر ہو گئے تھے۔ اس سے تو اچھا تھا کہ وہ ڈارک روم میں اپنی کارروائی شروع کر دیتے۔ اب تو وہ قطعی بے بس ہو چکے تھے۔ اپنے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں تو وہ کھول سکتے تھے مگر اس لوہے کے خول کو ہٹانا ان کے بس سے باہر تھا۔

"ہا ہا۔ اب تم اطمینان سے اپنے ملک کی تباہی کا تماشا دیکھو" ——— فلیپر

نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور عمران نے بے بسی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس بار واقعی وہ برے پھنسے تھے۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں رہ گئی تھی کہ باہر سے انہیں کوئی امداد ملتی اور وہ آزاد ہو کر مجرموں سے نمٹ سکتے۔ تقریباً تمام سیکرٹ سروس قید ہو چکی تھی۔ صرف تنویر اور نعمانی باقی رہ گئے تھے

مگر عمران جانتا تھا کہ اول تو انہیں کسی بات کا علم ہی نہیں ہے اور اگر ہو بھی سہی تو ان کا یہاں تک پہنچنا ناممکن ہے۔

"اب تم جا سکتے ہو۔ اور عمارت اور بیرونی احاطے کا پوری ہوشیاری سے پہرہ دو۔ کسی بھی مشکوک آدمی کو بات کرنے سے پہلے گولی مار سکتے ہو۔ جاؤ" ——— فلیپر نے پہرے داروں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اور وہ مودبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے آپریشن روم سے باہر نکل گئے۔

"تم لوگ کیا کرنا چاہتے ہو" ——— اچانک عمران نے فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ اسی لئے تمہیں یہاں بٹھایا ہے تاکہ تم اپنی موت سے پہلے اس دلچسپ تماشے سے اچھی طرح لطف اندوز ہو سکو" ——— فلیپر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک کمرے میں ایک تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔

ڈاکٹر براؤن تیزی سے شمالی کونے میں پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھا اور پھر اس نے میز کی سطح کو کسی ڈھکن کی طرح اٹھا دیا۔ ڈھکن اٹھتے ہی ایک بڑا ٹرانسمیٹر باہر نکل آیا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ ڈاکٹر براؤن نے بٹن دبایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"جی۔ ایم کالنگ یو ہیلو، جی۔ ایم کالنگ یو اوور" ــــ دوسری طرف سے ایک باوقار آواز سنائی دی۔

"یس دیدر باس سپیکنگ اوور" ــــ ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر میجر آپریشن شروع کر دو۔ تین دن کے اندر اندر میجر آپریشن مکمل ہو جانا چاہیے۔ میں نے اعلیٰ حکام سے بات کر لی ہے۔ تین دن بعد ہمارا ملک کارروائی شروع کر دے گا اوور" ــــ دوسری طرف سے آواز آئی۔

"او کے سر۔ تمام تیاریاں مکمل ہیں۔ میں آپریشن شروع کرنے کے لئے آپ کی کال کا انتظار ہی کر رہا تھا۔ ایک اور خوشخبری بھی آپ کو سنا دوں۔ اس وقت تمام سیکرٹ سروس ہمارے قبضے میں ہے۔ اور وہ آدمی عمران جسے میجر ریو نے بے حد اہم کہا تھا۔ وہ بھی اس وقت ہمارے قبضے میں ہے" ڈاکٹر براؤن نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھا ہے۔ مگر خیال رکھنا یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک بازی پلٹ جائے اور ہمارا تمام منصوبہ ناکام ہو کر رہ جائے" ــــ جی ایم نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ وہ اس وقت ایسی پوزیشن میں ہیں کہ سب کچھ دیکھ سکتے ہیں۔ سن سکتے ہیں۔ بول سکتے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ اور کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔ میں آپریشن شروع کرنے کے بعد انہیں آپ کے پاس روانہ کر دوں گا۔ آپ انہیں اپنے ملک بھیج دینا۔ اعلیٰ حکام خود ہی ان کے متعلق کوئی اہم فیصلہ کریں گے۔ اوور" ــــ ڈاکٹر براؤن نے تجویز پیش کی۔

"ٹھیک ہے مگر خیال رکھنا میں ان کے متعلق تمہیں بعد میں ہدایات دوں گا۔ اوور اینڈ آل" ــــ جی ایم نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر براؤن نے

بھی بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر بند کیا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر دوبارہ اندر چلا گیا اور ڈاکٹر نے میز کی سطح برابر کر دی۔

"تم ٹرگ کیا کرنا چاہتے ہو مجھے بتاؤ شاید میں تمہیں کوئی مفید مشورہ دے سکوں" ــــ عمران نے بڑی سنجیدگی سے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم خاموش رہو ورنہ تمہاری زبان کاٹ دی جائے گی" ــــ فلیپر نے انتہائی غصے میں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"جو چپ رہے گی زبان میری لہو پکارے گا آستین کا" ــــ عمران نے باقاعدہ ٹیک کر گانا شروع کر دیا۔ اور پھر فلیپر انتہائی غصے کے عالم میں عمران کی طرف بڑھا اور پھر دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے عمران کے گال پر تھپڑ رسید کر دیا۔ تھپڑ اتنے زور کا پڑا تھا کہ عمران کے گال پر اس کی انگلیوں کے نشان ابھر آئے۔ مگر عمران اس فولادی خول کی وجہ سے بے بس تھا۔

اس لئے وہ صرف دانت بھینچ کر رہ گیا۔ مگر اس کے چہرے پر شدید سنجیدگی ابھر آئی [illegible] اور اس کی آنکھوں میں غصے اور نفرت کے چراغ جل اٹھے تھے۔

"تمہیں یہ تھپڑ بے حد مہنگا پڑے گا مسٹر فلیپر۔ عمران کو تھپڑ مارنے والا اپنی انگلیاں خود ہی [illegible] ہو جاتا ہے" ــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں خاموش رہو ورنہ میں تمہارا گلا گھونٹ دوں گا" ــــ فلیپر نے جواب میں دھاڑتے ہوئے کہا۔

"میرا گلا فولاد کا بنا ہوا ہے مسٹر فلیپر۔ تمہاری انگلیوں میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ میرا گلا دبا سکیں" ــــ عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور پھر فلیپر غصے سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ مگر ڈاکٹر براؤن نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"رک جاؤ فلیپر۔ ان فضولیات میں پڑنے کی بجائے ہمیں پہلے اپنا کام کرنا چاہیے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"یہ سب کچھ بعد میں اطمینان سے کر لیا جائے گا" ——— ڈاکٹر نے کہا اور فلیپر ادھر پیچھے مڑ گیا۔

ادھر عمران کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ وہ زندگی میں پہلی بار اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے اگر اسے معلوم ہوتا کہ مجرم انہیں اس طرح قید کر دیں گے تو وہ ہر قیمت ڈارک روم میں ہی ہنگامے کا آغاز کر دیتا۔ مگر اب پچھتائے کیا ہو سکتا تھا۔ فولادی خود نے اسے کچھ اس طرح جکڑ رکھا تھا کہ وہ اس کے اندر اپنی انگلی تک نہیں ہلا سکتا تھا اور پھر وہ کرسی دیوار میں فٹ تھی ورنہ وہ اسی خول کو ہی ان کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کر دیتا۔

بہرحال وہ وقت کا انتظار کر رہا تھا اور اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی تیزی سے اپنے کام میں مصروف تھی۔

جب تک کوئی مناسب ترکیب سمجھ میں نہ آ گئے اس نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔

ڈاکٹر براؤن نے مشین کے قریب جا کر اپنی رسٹ واچ میں وقت دیکھا۔ پھر ڈاکٹر براؤن نے مشین کے اوپر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک لیور نیچے کر دیا۔ ایسا کرتے ہی دیوار پر لگی ہوئی سکرینیں روشن ہو گئیں اور ان پر آڑھی ترچھی لکیریں جھلکنے لگیں۔ اسی لمحے مشین کے گرد موجود دوسرے آدمیوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ وہ سب اپنے سامنے لگے ہوئے بڑے پہیوں کو تیزی سے گھما رہے تھے اور پھر سکرینوں پر مناظر واضح ہونے شروع ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے اپنے سامنے لگے ہوئے ڈائل کو دیکھتے ہوئے ان سب کو روک دیا اور وہ سب تیزی سے وہاں سے ہٹ گئے اور مشین کی دوسری

طرفوں پر کھڑے ہو گئے۔

اب دیوار پر لگی ہوئی سکرینوں پر مناظر واضح نظر آ رہے تھے۔ اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہر سکرین پر مختلف شہروں کے مناظر موجود تھے۔ تقریباً ملک کے تمام بڑے شہر سکرینوں پر موجود تھے

درمیان میں لگی ہوئی بڑی سکرین پر دارالحکومت کا منظر موجود تھا ابھی تک عمران ان کا مقصد نہیں سمجھ سکا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

پھر ڈاکٹر نے ایک بار پھر گھڑی دیکھی اور سرخ رنگ کا ایک بڑا سا بٹن دبا دیا۔ دبتے ہی مشین میں ایک زوردار گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی اور مشین کے سامنے لگے ہوئے مختلف ڈائلوں میں موجود سوئیاں تھرتھرانے لگیں اور مشین کے پر موجود شیشے کے ایک بہت بڑے جار میں موجود سبز رنگ کے سیال میں بلبلے اٹھنے لگے اور پھر وہ بلبلے تیزی سے جار کے اوپر لگی ہوئی نال کے ذریعے اوپر جانے لگے نال [illegible] سے ہوتی ہوئی اوپر جانے کہاں تک چلی گئی تھی۔ اسی لمحے ڈاکٹر نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور پھر مشین سے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"آج میری سالوں کی محنت رنگ لائے گی اور دنیا قیامت تک ڈاکٹر براؤن کے نام کو یاد رکھے گی۔ میں موسم کا بادشاہ ہوں ویدر ماسٹر۔ ہا۔ ہا۔ ہا" ——— ڈاکٹر براؤن مسلسل قہقہے لگا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت اور کامیابی کا آبشار بہہ رہا تھا۔

"ڈاکٹر تمہیں یہ کیا ہو رہا ہے" ——— فلیپر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"آج مجھے کچھ نہ کہو فلیپر آج میں بے پناہ خوش ہوں۔ بے پناہ خوش۔ آج میری زندگی بھر کی محنت رنگ لا رہی ہے۔ جو خواب آج سے بیس سال پہلے میں نے دیکھا تھا آج اس کی تعبیر میرے سامنے ہے۔ اس وقت میں اس ملک کے مقدر کا مالک

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ہوں۔ تم دیکھنا تین دن کے اندر میں اس ملک کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دوں گا۔ میں اس کی معیشت کو اس حد تک نقصان پہنچاؤں گا کہ یہ ملک صدیوں تک اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ میرا نام ویدرباس ہے ویدرباس۔ اس ملک پر کامیابی کے بعد میں اس سے بڑی مشین بناؤں گا اور وسیع دائرہ اور پھر ایک وقت ہوگا کہ پوری دنیا کا موسم میرے کنٹرول میں ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں پوری دنیا کی معیشت کا مالک میں ہوں گا۔ میں اس دنیا کا مالک ہوں گا۔ ایسا حاکم جو جب جی چاہے کسی ملک کو صرف ایک بٹن دبا کر تباہ کر دے"۔۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے چیخ کر کہا۔ شاید بے پناہ خوشی نے اس کا دماغ مفلوج کر دیا تھا۔

"ڈاکٹر ہوش میں آؤ ابھی آپریشن کی ابتدا ہے۔ ایسا نہ ہو تمہاری یہ بے پناہ خوشی تمہیں ناکارہ کر دے"۔۔۔۔ فیبر نے ڈاکٹر کو کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور پھر ڈاکٹر ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی ابھر آئی

"واقعی فیبر بے پناہ خوشی نے مجھے بے خود کر دیا تھا۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بروقت جھنجھوڑ دیا۔ ورنہ جانے کیا ہو جاتا"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر مشین کی رفتار بڑھ گیا۔

عمران نے دیکھا کہ سکرینوں پر موجود شہروں کا مطلع جو اب تک صاف تھا ابر آلود ہونا شروع ہو گیا تھا۔ گہرے سیاہ رنگ کے بادلوں نے شہروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اور مشین کے سامنے کے رخ پر موجود ایک بڑے سے ڈائل میں موجود سرخ رنگ کی موٹی سی سوئی تیزی سے ہندسوں پر رینگتے ہوئے کراس کرتی چلی جا رہی تھی شیشے کے جار میں موجود سیال بلبلے بن بن کر نال کے ذریعے اوپر چلا جا رہا تھا مگر اس کے باوجود جار میں سیال کی سطح کم نہیں ہوئی تھی۔ وہ ویسے کا ویسے ہی بھرا ہوا تھا۔ اور پھر جیسے ہی سوئی دو سو کے سرخ رنگ کے ہندسے پر پہنچی۔ ڈاکٹر نے ایک

پورا دبا دیا۔ اور دوسرے لمحے عمران کی آنکھیں حیرت سے ابل آئیں۔ کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ ہر شہر پر شدید بارش شروع ہو گئی۔ شدید ترین بارش۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ پانی کی ایک چادر سی آسمان سے نیچے اتر رہی ہو اور جیسے آسمان پھٹ پڑا ہو۔ بارش لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی چلی جا رہی تھی۔

"اب دیکھو فیبر اس وقت پورے ملک میں بارش ہو رہی ہے۔ طوفانی بارش جس کا حالت میں ہوں۔ جوں جوں وقت گزرے گا بارش تیز ہوتی چلی جائے گی۔ جار میں موجود سیال تین دن تک مسلسل بارش برسا سکتا ہے۔ اور تم خود اندازہ کرو کہ بہتر گھنٹے کی مسلسل اور تیز ترین بارش کے بعد ان شہروں کا حشر کیا ہوگا۔ اول تو یہی بارش سب کچھ تباہ کر دے گی اور پھر اس کے نتیجے میں ملک میں موجود تمام دریا ابل پڑیں گے جب بارش بند ہوگی تو یہ ملک سیلاب کی لپیٹ میں ہوگا۔ ایک انتہائی خوفناک اور ہولناک سیلاب جسے کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ ایک ایسی جنگ ہے جس میں ان کا سب کچھ دھرا کا دھرا رہ جائے گا۔ ہر طرف تباہی کا دیوتا ناچے گا۔ خوفناک تباہی کا دیوتا۔ جنگی سامان اور تمام اسلحہ بھی اس سیلاب میں بہہ جائے گا۔ اور اس وقت میرا ملک اس ملک کو ہڑپ کرنے کے لیے کارروائی کرے گا اور بڑی آسانی سے اس ملک پر قبضہ کر لے گا۔ خالی زمین پر قبضہ اور پھر اس ملک میں ہم اپنی بستیاں بسائیں گے۔ اپنے شہر قائم کریں گے اور یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوگا۔ ویدرباس کی وجہ سے۔ ڈاکٹر براؤن کی وجہ سے ہا۔ ہا۔ ہا"۔۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے ایک بار پھر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار آؤٹ آف کنٹرول ہو رہا تھا۔

اور یہ تھا ان کا میگا آپریشن۔ پورے ملک کی مکمل اور یقینی تباہی۔ ایسی تباہی جس کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا تھا۔

"ڈاکٹر تم قاتل بنتے جا رہے ہو۔ کروڑوں بے گناہ افراد کے قاتل۔ تم سائنسدان ہو

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

مگر اب تم قاتل بن جاؤ گے۔ تمام دنیا قیامت تک تم پر تھوکتی رہے گی۔ اب بھی وقت ہے۔ ڈاکٹر! اپنا منصوبہ ترک کر دو۔ اس تباہی کو روک لو ورنہ تم انسانیت کے قاتل کہلاؤ گے" ——— عمران غصے سے چیخ پڑا۔

"تم چپ رہو۔ تم نہیں جانتے میں نے اس منصوبے کی کامیابی کے لئے کتنی محنت کی ہے۔ دوسرے سائنسدان ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بناتے رہے۔ اس دنیا کو بموں سے تباہ کرنے کے منصوبوں میں مصروف رہے۔ مگر میں نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور تم دیکھ رہے ہو کہ میرا راستہ کتنا صحیح ہے۔ ہائیڈروجن بموں کا توڑ نکالا جا سکتا ہے۔ ایٹم بموں کو ناکارہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر آسمان سے برستے ہوئے پانی کو کون روک سکتا ہے۔ کوئی نہیں روک سکتا۔ اور یہی دوسرے سائنسدانوں پر میری برتری کا ثبوت ہے۔ تمہارا ملک بدقسمت تھا جو ہمارے ملک کی دشمنی کی بناء پر میرے تجربے کا نشانہ بنا۔ اب تو اس کی مکمل تباہی مقدر بن چکی ہے" ——— ڈاکٹر نے کہا۔

بارش مسلسل ہو رہی تھی۔ اب تو اس کا زور پہلے سے کہیں بڑھ گیا تھا۔

سکرین پر موجود تمام منظر چھپ گیا تھا۔ صرف پانی کی چادر ہی گرتی نظر آ رہی تھی اور عمران محسوس کر رہا تھا کہ اس وقت شہروں کا کیا حال ہو گا۔ اور آئندہ کیا ہو گا اس کا تصور ہی اسے پاگل کر دینے کے لئے کافی تھا مگر وہ بے بس تھا۔ اس کا ملک ایک پاگل سائنسدان کے ہاتھوں تباہ ہو رہا تھا اور وہ صرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے سوا کچھ نہ کر سکتا تھا۔ یہ بے بسی کی انتہا تھی۔ بے بسی کی انتہا۔ اور عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔ اور ایسا ہو بھی جانا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ عمران جیسا حساس اور محب الوطن آدمی آخر کب تک برداشت کرتا۔ کب تک اپنے آپ پر قابو رکھتا۔

سرسلطان کے رسیور رکھتے ہی تنویر نے بھی رسیور رکھا۔ اس کا دماغ تو قلابازیاں کھا رہا تھا۔ آج پہلی بار اس پر براہ راست بھاری ذمہ داری آن پڑی تھی۔ اب تک وہ صرف ایکسٹو کی ہدایات پر کام کرنے کا عادی تھا۔ اب اسے جو کچھ بھی کرنا تھا خود ہی کرنا تھا۔ اور قطعی اندھیرے میں تھا۔ اسے کچھ بھی معلوم نہیں تھا کہ عمران پکڑا گیا ہے۔ اور وہ کہاں جائے اور کیا کرے۔ مگر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کچھ کر دکھلائے گا۔ اور اگر اس نے کچھ کر دکھلایا تو پوری سیکرٹ سروس پر اس کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ اور جو لوگ اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ تنویر صرف ایک جذباتی آدمی ہے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ تنویر میں کیا کیا صلاحیتیں ہیں۔ اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا یہ زریں موقع تھا۔ اور تنویر اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا قطعی فیصلہ کر چکا تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر کے رسیور اٹھایا اور نعمانی کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور پھر دوسرے لمحے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ جب فوراً ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس نعمانی سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"تنویر بول رہا ہوں" ——— تنویر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا اور کیوں نہ کہتا آخر وہ اس وقت انچارج تھا۔

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"اوہو! تنویر بھائی بول رہے ہیں فرمایئے کیسے یاد کیا" ــــ نعمانی نے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔

"نعمانی فوراً میرے فلیٹ پر پہنچو ایک ایمرجنسی ہے۔ پوری طرح تیار ہو کر آنا" ــــ تنویر نے کہا اور پھر ریسیور رکھ دیا۔

ریسیور رکھ کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں گھس گیا اور لباس تبدیل کرنے لگا۔ لباس تبدیل کرکے اس نے اپنا ریوالور لوڈ کیا اور اسے بغلی ہولسٹر میں رکھ کر واپس ڈرائنگ روم میں آگیا۔

چند ہی لمحوں بعد کال بیل بجی اور تنویر نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ نعمانی اندر آگیا۔

"ہیلو تنویر کیا ایمرجنسی ہے" ــــ نعمانی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ نجانے اسے کیا توقع تھی مگر جب اس نے کمرہ خالی دیکھا تو اس کا چہرہ لٹک گیا۔

"بیٹھو" ــــ تنویر نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑی سنجیدگی سے کہا اور نعمانی کچھ نہ سمجھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے تنویر کو دیکھ رہا تھا۔ اسے آج تنویر کا لہجہ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ محسوس ہو رہا تھا۔ ورنہ تنویر تو انتہائی سدا بہار طبیعت کا مالک تھا۔ وہ تو کسی اہم سے اہم مسئلے کو بھی پرکاہ سے زیادہ اہمیت نہ دیتا تھا۔

اور تنویر نے سر سلطان سے ہونے والی بات چیت تفصیل سے نعمانی کو بتا دی اور جب بات ختم ہوئی تو نعمانی کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔

"اگر یہ بات ہے تنویر تو ہمیں فوری طور پر کوئی نہ کوئی ایکشن ضرور لینا چاہیے جہاں تک میرا خیال ہے ہماری پوری ٹیم مجرموں کے پھندے میں پھنس چکی ہے اور جہاں تک ہیلی کاپٹر کا تعلق ہے ضرور عمران اس ہیلی کاپٹر میں موجود ہوگا۔ مجرم ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے میں کامیاب ہوگئے ہوں گے اور عمران بھی ان کے ہاتھوں گرفتار ہو چکا

ہوگا" ــــ نعمانی نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں مگر اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم مجرموں کے ہیڈ کوارٹر کو کہاں ڈھونڈیں اور کیسے ڈھونڈیں" ــــ تنویر نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے جہاں یہ ہیلی کاپٹر گرا ہے وہاں پر مجرموں کا ہیڈ کوارٹر بھی موجود ہوگا۔ ورنہ وہ اتنی آسانی سے عمران کو نہ لے جا سکتے" ــــ نعمانی نے کہا۔

اور پھر اچانک تنویر اچھل پڑا اس کے ذہن میں ایک خیال آگیا۔

"ٹھہرو میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ اگر میرا خیال صحیح ثابت ہوا تو ہم بڑی آسانی سے مجرموں کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کر لیں گے" ــــ تنویر نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ــــ نعمانی کچھ نہ سمجھتے ہوئے بولا مگر تنویر نے جواب دینے کی بجائے ریسیور اٹھا لیا اور سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"میں تنویر بول رہا ہوں۔ نعمانی میرے ساتھ بیٹھا ہے ہم مجرموں کے ہیڈ کوارٹر کو [illegible] ٹریس کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ آپ ایسا کریں [illegible] وزارت خارجہ کے ٹرانسمیٹر روم میں داخلے کی ہمیں اجازت دلوا دیں" تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں انہیں فون کر دیتا ہوں کوڈ ایکس ٹو ہوگا اور تم اپنا اور نعمانی کا نام بتا دینا وہ تمہیں ہر سہولت مہیا کریں گے" ــــ سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! مجھے یقین ہے کہ مجرموں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے" ــــ تنویر نے پر مسرت لہجے میں کہا۔

"ہاں تنویر اور سنو! مجھے ابھی ابھی ڈاکٹر داور کا ٹیلیفون آیا تھا۔ انہوں نے بتایا

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

تھا کہ عمران نے ان سے کسی کیس کے سلسلے میں تفصیل بات چیت کی تھی۔ تم ان سے بات کرو۔ میرا حوالہ دینا۔ وہ شاید تمہیں کوئی کلیو دے دیں" ـــــ سر سلطان نے کہا

"ٹھیک ہے سر" ـــــ تنویر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا

"چلو نعمانی ٹرانسمیٹر روم میں چلیں۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم ضرور کامیاب ہو جائیں گے" ـــــ

تنویر نے کہا اور پھر وہ دونوں فلیٹ سے باہر نکل آئے۔ تنویر نے اپنا موٹر سائیکل سنبھالا اور نعمانی نے اپنا اور پھر چند لمحوں بعد ان کے موٹر سائیکل کافی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹرانسمیٹر روم کے گیٹ پر پہنچ گئے اور ایکسٹو کا نام لیتے ہی انہیں فوری طور پر ـــــ ٹرانسمیٹر آپریشن روم پہنچا دیا گیا۔ بے شمار مختلف قسموں کے اور مختلف سائزوں کے ٹرانسمیٹر باقاعدہ ورک کر رہے تھے درمیان میں ایک میز پر آپریشن روم کا انچارج بیٹھا تھا

"کوئی ایسی کال ملی ہے جس میں سیکرٹ سروس کا حوالہ ہو" ـــــ تنویر نے انچارج سے سوال کیا۔

"نو سر کوئی ایسی کال نہیں ملی" ـــــ انچارج نے جواب دیا۔

"اچھا آپ ایسا کریں کہ کسی ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایسٹ چھپن سات و تھ ون زیرو پوائنٹ ڈبل الیون سیٹ کریں اور عمران کو کال کریں" ـــــ تنویر نے انچارج سے کہا

"آپ خود ہی کوشش کریں" ـــــ انچارج نے کہا اور پھر اس نے ایک آدمی کو بلا کر احکامات دیئے اور چند لمحوں بعد تنویر ایک کافی بڑے ٹرانسمیٹر کے سامنے بیٹھا تھا۔ آپریٹر نے تنویر کی بتلائی ہوئی فریکونسی سیٹ کی

"ہیلو عمران ـ ہیلو عمران تنویر کالنگ یو ـ ہیلو علی عمران تنویر کالنگ یو" ـــــ

تنویر نے بار بار یہ فقرے دہرانے شروع کر دیئے۔

"سنو آپریٹر، جیسے ہی بات ہو تم لوکیشن شو کرنے والی مشین آن کر دینا" ـــــ

تنویر نے آپریٹر سے کہا اور آپریٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور تنویر دوبارہ عمران کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ مگر بار بار کال کرنے کے باوجود کوئی جواب نہیں آ رہا تھا۔ کافی دیر تک مسلسل کال کرنے کے باوجود جب تنویر مایوس ہونے لگا تو اچانک دوسری طرف سے جواب ملا۔

"یس عمران سپیکنگ اوور" ـــــ

مگر لہجہ عمران کا نہیں تھا تنویر نے جواب سنتے ہی آپریٹر کی طرف دیکھا اور آپریٹر نے تیزی سے ایک اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو عمران صاحب میں تنویر بول رہا ہوں۔ آپ مجھے ڈیتھ پوائنٹ وہیں اوور" ـــــ تنویر نے کہا

"میں بالکل ٹھیک ہوں تم فکر نہ کرو اوور" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ڈیتھ پوائنٹ بتاؤ جلدی اوور" ـــــ تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا

"تنویر ڈیتھ......" ـــــ اچانک عمران کی اصل آواز دور سے تنویر کے کان میں پڑی۔ مگر ذرا دیر کے بعد اس کی آواز بند ہو گئی۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے زبردستی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا ہو اور اسی لمحے ٹرانسمیٹر کا رابطہ ختم ہو گیا۔

تنویر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ نعمانی کا خیال درست ثابت ہوا تھا۔ عمران وغیرہ خطرے میں تھے۔ اور اتنا کافی تھا

"کیا لوکیشن ٹریس ہوئی" ـــــ تنویر نے آپریٹر سے سوال کیا۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"جی ہاں یہ لوکیشن بحرین کالونی کی بنتی ہے" ـــــ آپریٹر نے حساب لگاتے ہوئے کہا۔

"مگر بحرین کالونی میں کس جگہ؟ بحرین کالونی تو بے حد وسیع ہے" ـــــ تنویر نے پوچھا۔

"ہم زیادہ سے زیادہ یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ بحرین کالونی کی وسطی جگہ ہے۔ دراصل یہ کال ان ڈائریکٹ ہوئی ہے۔ آپ نے جس فریکوئنسی پر کال کیا ہے اس فریکوئنسی کو کسی اور ٹرانسمیٹر نے کیچ کیا ہے اور بات ہوئی ہے۔ اس لئے [illegible] پوزیشن نہیں بتلا سکتے۔ صرف اتنا بتلا سکتے ہیں کہ یہ کال بحرین کالونی کے وسطی علاقے [illegible] ہے" ـــــ آپریٹر نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"او کے" ـــــ تنویر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ مسئلہ تو پھر وہیں کا وہیں رہا تھا۔ اب بحرین کالونی کی ایک ایک کوٹھی کو وہ کہاں سے چھانتے۔ اچانک اسے ڈاکٹر داور کا خیال آیا۔ اس نے انچارج کے ٹیلیفون پر ڈاکٹر داور کے نمبر ڈائل کئے جلد ہی رابطہ مل گیا۔

"داور سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی باوقار آواز سنائی دی۔

"سر میں تنویر بول رہا ہوں۔ سیکرٹ سروس کا ایک رکن۔ ابھی ابھی سر سلطان نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے رابطہ قائم رکھوں۔ عمران نے شاید کسی کیس کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کی تھی" ـــــ تنویر نے مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اس نے مجھ سے بات چیت کی تھی۔ مگر اب تم کیا چاہتے ہو" ـــــ ڈاکٹر داور نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر بات یہ ہے کہ عمران اور سیکرٹ سروس کے دوسرے رکن مجرموں کی قید میں ہیں اور انتہائی خطرے میں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ فوری طور پر مجرموں کا ہیڈ کوارٹر

ٹریس کر کے عمران کو امداد مہیا کروں" ـــــ تنویر نے کہا۔

"عمران خطرے میں ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اچھا تم ایسا کرو۔ فوراً میری کوٹھی پہنچ جاؤ۔ ہم مل کر کوشش کرتے ہیں" ـــــ ڈاکٹر داور نے کہا اور تنویر نے اچھا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

جیسے ہی وہ باہر نکل کر آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آسمان گہرے سیاہ رنگ کے بادلوں سے ڈھک چکا تھا۔

"جلدی چلو نعمانی۔ شاید بارش ہونے والی ہے" ـــــ تنویر نے کہا اور پھر انہوں نے موٹر سائیکلوں کو پوری سپیڈ پر داور ہاؤس کی طرف دوڑا دیا۔

ابھی وہ آدھے راستے میں ہی تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ جب وہ ڈاکٹر داور کی کوٹھی پہنچے تو پانی سے بری طرح بھیگ چکے تھے۔ اس وقت بارش انتہائی تیز ہو [illegible] ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آسمان پھٹ پڑا ہو۔

انہوں نے کال بیل بجائی ڈاکٹر داور خود دروازہ کھولنے آئے۔ تعارف کے بعد وہ انہیں ڈرائنگ روم میں لے گئے۔ ان کی [illegible] نسیم نے آتش دان میں آگ جلا دی اور وہ آگ کے [illegible] بیٹھ گئے۔

"بڑی طوفانی بارش ہے سر" ـــــ نعمانی نے ڈاکٹر داور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ تم لوگ ذرا ہوش میں آ جاؤ تو میں عمران کے کیس کو چیک کروں مجھے شبہ ہے کہ یہ بارش مصنوعی ہے اور اگر یہ مصنوعی ہوئی تو ہم مجرموں کو با آسانی ٹریس کر لیں گے" ـــــ ڈاکٹر داور نے کہا اور وہ دونوں حیرت سے ڈاکٹر داور کو دیکھنے لگے جیسے انہیں ان کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔

"مصنوعی بارش۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ـــــ دونوں نے حیران ہو کر پوچھا اور پھر ڈاکٹر داور نے مختصر طور پر اس کیس کی تفصیلات انہیں بتلا دیں۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"اچھا تو یہ بات ہے پھر تو معاملہ واقعی بے حد سیریس ہے۔ آپ ہماری نگرانی کریں اور عمران کو چیک کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم وقت ضائع کرتے رہیں اور ملک کو کوئی نقصان پہنچ جائے" ——— تنویر نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"اوکے" ——— ڈاکٹر داور نے کہا اور پھر اس نے انہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ ڈاکٹر داور کی رہنمائی میں کوٹھی کی چھت پر چلے گئے۔

بارش بے حد زوروں پر تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آسمان پر سے پانی کی چادر نیچے گر رہی ہو۔ چھت پر ایک بالکونی موجود تھی جس میں سٹینڈ پر ایک کیمرہ نما مشین پڑی تھی۔ اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا سلنڈر بھی موجود تھا۔ ڈاکٹر داور نے سلنڈر کو ایک اور سٹینڈ پر کسا اور پھر اس کا منہ کھول دیا۔ ہلکی سی سنسناہٹ سے [illegible] رنگ کی گیس خارج ہونے لگی۔

ڈاکٹر داور بھاگ کر بالکونی میں موجود ایک کمرے میں گئے اور جب وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں چمڑے کا بنا ہوا کافی بڑا غبارہ تھا جس کے نیچے ایک چھوٹی سی مشین تھی۔ ڈاکٹر داور نے وہ غبارہ ایک کھلی جگہ پر پھینک دیا۔

"اتنی شدید بارش میں یہ کیسے اڑے گا" ——— تنویر نے پوچھا۔

"اس میں ایسی گیس بھری ہوئی ہے جو بارش کے دباؤ کے باوجود اس غبارے کو اوپر لے جائے گی"

ڈاکٹر داور نے جواب دیا اور اسی لمحے ان دونوں کو اس بات کا ثبوت مل گیا۔

جب انہوں نے دیکھا کہ شدید بارش کے باوجود غبارہ تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔

ڈاکٹر داور نے کیمرہ نما مشین کا بٹن آن کر دیا اور پھر اس کی سکرین پر سرخ رنگ کا ایک نقطہ تیزی سے چلتے دکھائی دینے لگا۔ نقطہ تیزی سے اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اور ڈاکٹر داور تیزی سے ہینڈل گھما کر اسے پھر نیچے لے آتا۔ سکرین کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا ڈائل تھا

عجیب و غریب قسم کے ہندسوں سے پُر تھا اور اس میں دو سوئیاں موجود تھیں جن میں سے ایک کا رنگ سبز اور دوسری کا سرخ تھا۔ مگر دونوں سوئیاں قطعی ساکت تھیں۔

تنویر اور نعمانی دونوں خاموشی سے ڈاکٹر داور کی حرکات کو دیکھ رہے تھے۔

ڈاکٹر داور پوری توجہ سے اس سرخ نقطے کو سکرین کے سنٹر میں رکھنے میں مصروف تھے۔

پھر اچانک کمرے میں ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز بلند ہوئی۔ اور ڈاکٹر داور چونک پڑے اور پھر تنویر اور نعمانی نے دیکھا کہ سیٹی کی آواز بلند ہوتے ہی ڈائل پر موجود دونوں سوئیوں نے حرکت کی اور پھر وہ مختلف سمتوں میں مخصوص ہندسوں پر ٹھہر گئیں۔

ڈاکٹر داور نے اب ہینڈل گھمانا شروع کر دیا اور جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس نے وہ ہندسے نوٹ کر لیے جن کی طرف وہ سوئیاں اشارہ کر رہی تھیں۔ اور پھر بٹن دبا کر انہوں نے کیمرہ بند کر دیا۔ اور سٹینڈ پر لگے ہوئے سلنڈر کا منہ بھی ڈھکن سے بند کر دیا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ میرا خیال صحیح ثابت ہوا۔ یہ بارش مصنوعی طور پر برسائی جا رہی ہے۔ یہ مجرموں کی چال ہے" ——— ڈاکٹر داور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مگر سر وہ مجرموں کا ہیڈ کوارٹر" ——— تنویر نے دبے دبے لہجے میں پوچھا۔

"وہ بھی ابھی معلوم ہو جاتا ہے" ———

ڈاکٹر داور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب سیڑھیاں اتر کر دوبارہ ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ ان دونوں کو وہاں بیٹھنے کا اشارہ کر کے ڈاکٹر داور کمرے سے باہر چلے گئے۔ اور پھر چند لمحے بعد وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تہہ کیا ہوا بڑا سا کاغذ تھا۔ انہوں نے کاغذ کھول کر درمیانی میز پر پھیلا دیا۔ یہ دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ تھا۔ مگر اس نقشے پر اور بھی عجیب و

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

عجیب قسم کے نشانات چھپے ہوئے تھے۔

ڈاکٹر داور نے جیب سے کاغذ نکال کر ساتھ رکھا اور میز پر پڑا ہوا میٹر اٹھا لیا۔ جیب سے قلم نکال کر انہوں نے اس میٹر پر مختلف ہندسے لکھنے شروع کر دیئے ساتھ ساتھ انہوں نے نقشے پر لکھے ہوئے نشانات بھی لگانے شروع کر دیئے پھر ان کا حساب لمحہ بہ لمحہ پیچیدہ ہوتا چلا گیا۔ تنویر اور نعمانی بے وقوف بنے بیٹھے دیکھ رہے تھے تقریباً پیڈ کا تمام کاغذ ہندسوں سے پُر ہو چکا تھا۔ اور آخر کار انہوں نے چار ہندسے لکھ لئے اور پھر انہوں نے نقشے پر مختلف سمتوں میں وہ چار ہندسے لکھ دیے اور ان کے درمیان لائنیں کھینچ دیں۔ جس جگہ ان دونوں لائنوں نے ایک دوسرے کو کراس کیا وہاں انہوں نے گول دائرہ بنا دیا۔ اور پھر کاغذ کی دوسری طرف انہوں نے [illegible] لکھ دیا۔

"بحرین کالونی کوٹھی نمبر ۱۶" ——

"یہ ہے مجرموں کا ہیڈ کوارٹر جہاں سے وہ مصنوعی بارش برسا رہے ہیں۔" ڈاکٹر داور نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی نمبر ۱۶ —— کیا آپ کو قطعی یقین ہے" —— تنویر اور نعمانی دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں —— یہ حساب غلط نہیں ہو سکتا۔ تم بس اب اس کوٹھی پر دھاوا بول دو۔ میرا جو کام تھا وہ میں نے کر دیا۔ اب آگے آپ کا کام شروع ہوتا ہے۔ آپ جائیں آپ کا کام" —— ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر داور —— اب ہم سب کچھ سنبھال لیں گے" —— تنویر نے کہا۔ اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ نعمانی بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر دونوں ڈاکٹر سے ہاتھ ملا کر باہر کی طرف بڑھے۔

"سنو تم دونوں کس چیز پر آئے ہو" —— ڈاکٹر داور نے ان سے پوچھا۔

"موٹر سائیکلوں پر" —— تنویر نے جواب دیا۔

"اتنی شدید بارش میں اب موٹر سائیکل کام نہیں دیں گے تم میری کار لیجاؤ۔" ڈاکٹر داور نے انہیں پیش کش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اس طرح ہم با آسانی پہنچ جائیں گے" —— تنویر نے فوراً ان کی پیش کش قبول کر لی۔ اور پھر ڈاکٹر داور نے انہیں اپنی سپورٹس کار نکال کر دے دی۔ اور وہ دونوں کار لے کر کوٹھی سے باہر آ گئے۔

بارش بے حد شدید تھی۔ مگر تنویر اس کے باوجود خاصی تیز ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ وہ اپنے اندازے سے ہی کار کو آگے بڑھاتا لے گیا۔ سڑکوں پر کوئی ٹریفک نہیں چل رہی تھی۔ اس لئے اسے فوری ایکسیڈنٹ کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ ایک کالونی میں پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر تنویر نے کار روک دی۔

"یہ بحرین کالونی کا [illegible] ہے۔ یہاں سے سامنے کے رخ پر پہلی کوٹھی کا نمبر [illegible] ہے۔ یہاں میرا ایک دوست رہتا ہے۔ ہماری مطلوبہ کوٹھی اس کوٹھی سے اگلے نمبر پر ہوگی" —— تنویر نے کہا۔

"تو پھر کار روک دیں اور پیدل چلیں۔ کہیں مجرم کار کی موجودگی میں ہوشیار نہ ہو جائیں" —— نعمانی نے کہا۔

"نہیں —— اب چاہے مجرم کتنے ہی ہوشیار ہوں ہمیں ان پر دھاوا بولنا ہی ہے۔ زیادہ احتیاط میرے نزدیک حماقت ہوتی ہے" —— تنویر نے دانت بھینچتے ہوئے کہا اور نعمانی خاموش ہو گیا۔ وہ تنویر کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا کہ تنویر کس طرح اندھا دھند کام کرنے کا عادی ہے۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

تنویر نے کار سٹارٹ کی اور پھر جیسے ہی وہ جیمی کی کوٹھی کے قریب پہنچے۔ تنویر نے نعمانی کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا اور پھر تنویر نے کار کوٹھی کے گیٹ کی طرف موڑ اور پھر پوری قوت سے ایکسیلیٹر دبا دیا۔

کار کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح ایک دھماکے سے گیٹ سے ٹکرائی گیٹ توڑتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ تنویر اور نعمانی کو زبردست جھٹکا لگا تھا چونکہ وہ دونوں ہوشیار تھے اس لئے ٹھیک ٹھاک رہے۔ تنویر اسی سپیڈ سے کار دوڑاتا ہوا سیدھا پورٹیکو میں لیتا چلا گیا۔

پھر کار رکتے ہی تنویر اور نعمانی اچھل کر باہر آ گئے

اسی لمحے اچانک ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ تقریباً دس سٹین گنوں کی نالیاں ان کے جسموں کی طرف رخ کئے ہوئے تھیں

"خبردار ۔۔۔ ریوالور پھینک دو ورنہ چھلنی کر دیئے جاؤ گے" ۔۔۔ ایک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا

اور نعمانی نے تو ریوالور پھینک دیا مگر تنویر نے اچانک اپنی جگہ سے چھلانگ لگا اور دوسرے لمحے ان کے سروں کے اوپر سے ہوتا ہوا دور جا گرا۔ اور ساتھ ہی اس نے ان پر فائر بھی کھول دیا۔ اور دو آدمی اس کی گولیوں کی زد میں آ گئے۔ باقی لوگوں نے بھی فائر کھول دیئے تھے۔ مگر تنویر ستون کی آڑ لے چکا تھا اور نعمانی فرش پر لیٹ گیا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ تنویر کسی اور کو نشانہ بناتا اچانک اس کی پشت پر سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگا۔ اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ دوسرے لمحے اس کی پشت پر سٹین گن کی نال لگ گئی

"خبردار" ۔۔۔ ساتھ ہی کرخت آواز سنائی دی اور تنویر نے بھی بادل نخواستہ ہاتھ اٹھا دیئے۔ پھر دوسرے لوگ بھی ان کے گرد پہنچ گئے۔ دوسرے لمحے نعمانی

تنویر کو سٹین گنوں کی نالوں پر اندر لے جایا گیا۔

مختلف گیلریوں سے گزر کر وہ انہیں لے کر آہنی دروازے کے سامنے جا کر رک گئے۔ ان میں سے ایک نے بڑھ کر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی دوسرے لمحے دروازے پر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اسی لمحے اس آدمی نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور اس کا بٹن دبا کر دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔ بٹن دبتے ہی سبز رنگ کے بلب کی بجائے سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس آدمی نے دوبارہ مخصوص انداز میں دروازے پر دستک دی۔ دوسری بار دستک دیتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اندر سے مشین کی تیز گڑگڑاہٹ سنائی دی

"اندر چلو"

پہرے داروں کے انچارج نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ دونوں اندر چلے گئے۔ اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے ساتھی پہلے سے وہاں قید ہیں۔

پھر جیسے ہی تنویر اور نعمانی کی نظریں عمران سے ٹکرائیں عمران نے انہیں مخصوص اشارہ کر دیا۔

تنویر اور نعمانی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور خاموش ہو گئے۔

"یہ کون ہیں" ۔۔۔ فلیچر نے آگے بڑھ کر ان کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

"باس یہ دونوں آدمی کوٹھی میں داخل ہوئے تھے کہ ہم نے انہیں گھیر لیا۔ ویسے اس نے دو آدمی بھی مار ڈالے ہیں" ۔۔۔ پہرے دار نے تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ" ۔۔۔ فلیچر بغور تنویر اور نعمانی کی طرف دیکھنے لگا

"کون ہو تم اور کوٹھی میں کیوں گھسے ہو" ۔۔۔ اس نے نعمانی سے مخاطب ہو کر

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کر کہا۔ تنویر ایک طرف کھڑا تھا۔ پھر اس کی نظریں عمران پر جم گئیں جو آنکھوں کے اشارے سے بتلا رہا تھا کہ اس کونے میں لگا ہوا وہ سرخ رنگ کا ہینڈل اوپر کر دے تو وہ آزاد ہو سکتے ہیں۔

"شدید بارش کی وجہ سے ہم بھول کر اس کوٹھی کے اندر آ گئے تھے" ـــــ نعمانی نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"شٹ اپ یو نانسنس" ـــــ فلیپر نے آگے بڑھ کر نعمانی کے تھپڑ مارنا چاہا اسی لمحے اس کے قریب کھڑا تنویر اچانک اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے وہ فلیپر کی گردن میں بازو ڈال کر اس کی پشت پر آ گیا۔

فلیپر کے آدمیوں نے مشین گنیں اٹھائیں۔ مگر سامنے فلیپر تھا جو گولیاں چلتیں تو سب سے پہلے فلیپر ہی ان کا نشانہ بنتا۔ تنویر نے اسے تیزی سے پیچھے گھسیٹنا شروع کر دیا ـــــ

"خبردار" ـــــ تمام لوگ اپنے ہتھیار پھینک دو۔ ورنہ میں تمہارے باس کی گردن توڑ دوں گا" ـــــ

تنویر نے جنونانہ لہجے میں ان آدمیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ ان آدمیوں نے ڈاکٹر براؤن کی طرف دیکھا جو مشین کے قریب کھڑا حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"ہتھیار پھینکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دو۔ میں اپنے مشن کے لئے فلیپر کی قربانی بھی دے سکتا ہوں" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے چیخ کر اپنے آدمیوں کو حکم دیا۔

مگر اس سے پہلے کہ تنویر، نعمانی اور دیگر لوگوں پر اس کے آدمی فائرنگ کرتے تنویر پر فلیپر کا داؤ چل گیا۔ شاید تنویر کی توجہ ڈاکٹر براؤن کی طرف ہو گئی تھی۔ فلیپر نے

یکدم تنویر کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا اور خود ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

"شوٹ کر دو" ـــــ فلیپر نے چیخ کر کہا۔

اسی لمحے تنویر پر گولیوں کی بارش ہو گئی۔ مگر تنویر نے نیچے گرتے ہی چھلانگ لگائی اور تقریباً اڑتا ہوا اس جگہ پر جا گرا جہاں اوپر وہ ہینڈل موجود تھا۔

گولیوں کی پہلی بارش سے تو وہ بچ گیا تھا مگر دوسرے لمحے اس پر دوسری بوچھاڑ ہوئی اور اب تنویر ان کے بالکل سامنے تھا۔ اس کے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ کیونکہ انہیں تنویر کی موت کا یقین ہو چکا تھا۔ مگر تنویر اپنے بچاؤ کے لئے یکدم تیزی سے اوپر کی طرف اچھلا اور پھر اس کا ہاتھ ہینڈل پر پڑ گیا۔ دوسرے لمحے ہینڈل جھٹکے سے نیچے ہو گیا۔ مگر تنویر کی ٹانگوں پر گولیاں لگ گئیں اور تنویر چیخ مار کر نیچے گر پڑا۔

ہینڈل نیچے ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں پر موجود لوہے کے خول غائب ہو گئے اور خول غائب ہوتے ہی وہ سب بجلی کی سی تیزی سے کرسیوں سے اچھل کر مسلح آدمیوں پر جا پڑے۔ چونکہ ان کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نہیں تھے اس لئے انہیں آدمیوں پر جھپٹنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔

دوسرے لمحے عمران نے ایک آدمی کے ہاتھ سے مشین گن چھین لی اور پھر اس کی مشین گن نے قہقہے لگانے شروع کر دیے۔

ہال میں موت اور زندگی کی خوفناک جنگ شروع ہو گئی۔ عمران کی گولیوں کا سب سے پہلا نشانہ ڈاکٹر براؤن بنا۔ فلیپر صورت حال بدلتے ہی تیزی سے مشین کی آڑ لے چکا تھا۔ اور پھر ہال میں موت کی چیخیں گونج اٹھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی پاگلوں کی طرح لڑ رہے تھے۔

اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ تمام مسلح آدمیوں کو ختم کر چکے تھے۔ تنویر تو پہلے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

بی زخمی ہو چکا تھا۔

جولیا، نعمانی اور صفدر بھی لڑتے ہوئے زخمی ہو گئے تھے۔

"خبردار! ہتھیار پھینک دو ——— ورنہ میں تم سب کو موت کی شعاعوں سے بھون کر رکھ دوں گا" ——— فلیپر نے دیو ہیکل مشین کی آڑ سے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے۔

"بکواس کرتا ہے پکڑ لو اسے" ———

عمران نے چیخ کر کہا۔ مگر اسی لمحے فلیپر نے نجانے کون سا بٹن دبایا کہ مشین سے نیلے رنگ کی ایک شعاع نکلی اور عمران اور ٹائیگر جو تقریباً اس کے راستے میں تھے اچھل کر ایک طرف ہٹ گئے۔ اور پھر شعاع جس جس جگہ سے بھی گزری اس میں پڑنے والی شے جل کر راکھ ہو گئی تھی

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ میں اب بھی تم لوگوں کو تباہ کر سکتا ہوں۔ ہتھیار پھینک کر ہاتھ اٹھا لو" ——— فلیپر نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

عمران تیزی سے بھاگ کر مشین کی دوسری جانب جانے لگا۔ مگر اسی لمحے ایک تیز سنسناہٹ کی آواز گونجی اور آدھے کمرے میں شیشے کی ایک دیوار نیچے گر گئی اور عمران اس دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔ اب وہ واقعی قید ہو چکے تھے۔ باہر نکلنے کا راستہ نہیں تھا اور وہ سب اس خطرناک شعاع کی زد میں تھے۔ اب فلیپر کھڑا ہو چکا تھا۔

"ہتھیار پھینک دو" ——— فلیپر نے چیخ کر کہا۔

مگر عمران نے ہتھیار پھینکنے کی بجائے اپنی مشین گن کا رخ مشین کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔

گولیوں کی بوچھاڑ مشین کے ڈائلوں پر پڑیں اور دوسرے لمحے ایک ہولناک گڑگڑاہٹ

سے مشین میں دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔

"اوہ ——— سب کچھ تباہ ہو گیا"

فلیپر نے غصے اور جھنجھلاہٹ سے چیخ کر کہا۔ اور پھر دوسرے لمحے اس نے جمپ لگایا اور سکرینوں والی دیوار کے قریب جا کر اس نے تیزی سے ایک بٹن دبایا۔ بٹن دبتے ہی دیوار کے نیچے ایک کھڑکی سی کھل گئی۔ اور وہ تیزی سے کھڑکی کراس کر گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی کھڑکی دوبارہ بند ہو گئی۔

مشین میں ابھی تک مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ تمام سکرینیں تاریک ہو چکی تھیں عمران اور اس کے ساتھی جن میں چند زخمی بھی تھے۔ اس کمرے میں قید ہو کر رہ گئے تھے کسی بھی لمحے وہ دیو ہیکل مشین ایک دھماکے سے پھٹ سکتی تھی۔ اور صاف ظاہر تھا کہ مشین کے پھٹتے ہی ان سب کے پرخچے اڑ جاتے۔ سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ موت انہیں اب یقینی اور سامنے نظر آ رہی تھی۔

انہوں نے بڑی پھرتی سے اس فولادی گیٹ پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ جس کے ذریعے وہ اندر آئے تھے۔ مگر بے سود گولیوں کا اس گیٹ پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

اب تمام مشین میں آگ لگ چکی تھی۔ اور پورا ہال لرزنے لگ گیا تھا۔ دھماکوں میں تیزی آتی جا رہی تھی۔ موت ان سے اب صرف چند لمحے دور رہ گئی تھی۔

ادھر عمران کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں اور پھر دوسرے لمحے اس کی نظریں تیزی سے اس میز پر پڑیں۔ جس کے اندر ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے چھلانگ لگائی اور میز کے قریب پہنچ کر اس نے بڑی پھرتی سے میز کا ڈھکن اٹھایا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دباتے ہی ٹرانسمیٹر باہر نکل آیا۔ اس نے بڑی پھرتی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اور فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

اب مشین کے دھماکوں کا شور اتنا بڑھ گیا تھا کہ کان پڑی آواز نہیں سنائی دے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

رہی تھی۔ ایسے میں بھلا وہ ٹرانسمیٹر پر کیا بات کرتا اور پھر کس سے کرتا۔ سب لوگ تو اس کے ساتھ ہی قید تھے۔ اس نے آخری کوشش کی۔ مگر کسی سے کوئی رابطہ قائم نہ ہو سکا تو اس نے جھنجھلا کر میز کے پائے کو لات ماری۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میز تیزی سے آگے کھسکتی چلی گئی۔ اب اس جگہ خلا تھا جہاں میز موجود تھی۔ نجانے وہ خلا کہاں تک جاتا تھا۔ یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اس میں چھلانگیں لگا دو۔ ہو سکتا ہے کہ بچ جائیں"

اور اس کے ساتھ ہی اس نے قریب پڑے تنویر کو اٹھا کر خلا میں پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد انہیں ایک ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا۔ پھر جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل کو اسی طرح اٹھا کر اس نے نیچے پھینک دیا۔ باقی لوگوں نے خود ہی چھلانگیں لگا دیں۔ وہ ایک اندھا جوا کھیل رہے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اوپر بھی موت ہے اور ہو سکتا ہے نیچے بھی موت ہو۔ مگر نیچے کچھ امید تھی اور اسی امید کے سہارے انہوں نے جوا کھیلا تھا۔ آخر میں بلیک زیرو نے بھی چھلانگ لگائی۔ ابھی عمران اوپر ہی موجود تھا کہ ایک کان پھاڑ اور اعصاب شکن دھماکہ ہوا۔ اسی لمحے عمران نے بھی چھلانگ لگا دی۔ اور پھر وہ سر کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ اس کے اوپر سے پتھروں کی بارش بھی ہوئی اور اس کی کمر پر بھی چند پتھر لگے۔ مگر پانی میں گرتے ہی وہ نیچے ہی نیچے آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب اس نے پانی سے سر نکالا تو تعفن اور بدبو کے مارے اس کا دم گھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ شاید گٹر لائن تھی اور ان لوگوں نے لاشوں کو اس میں پھینکنے کے لئے یہ رستہ بنایا تھا۔

عمران کے ساتھی نجانے کہاں چلے گئے تھے۔ ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ پانی کا بہاؤ بے حد تیز تھا۔ ارد گرد پورا پانی سے بھرا ہوا تھا۔ پانی کے ساتھ بہتا ہوا

وہ آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اسے دور ہلکی سی روشنی نظر آئی۔ اور جب روشنی قریب آئی تو اس نے دیکھا کہ گٹر کا پانی ایک نہر میں کسی آبشار کی طرح گر رہا تھا۔ عمران بھی پانی کے ساتھ ہی نیچے گرا تھا اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ کنارے پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔

اس نے دیکھا کہ اس سے تھوڑی دور اس کے ساتھی بھی کناروں پر چڑھنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

البتہ ٹائیگر اور بلیک زیرو غائب تھے۔ صفدر اور جولیا زخمی ہونے کے باوجود کناروں پر چڑھنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ البتہ تنویر کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

"تنویر کہاں ہے" ——— عمران نے چیخ کر کہا

"نجانے وہ کہاں غائب ہو گیا۔ شاید وہ آگے بہہ گیا ہے" ———

کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور عمران تیزی سے آگے کی طرف بھاگنے لگا۔ تنویر بے ہوش تھا اس لئے خطرہ تھا کہ وہ کہیں پانی میں ڈوب نہ جائے۔

نہر ان کے ساتھ ساتھ بہہ رہی تھی اور اس کا بہاؤ بے حد تیز تھا۔ نہر کے ارد گرد کے تمام علاقے میں پانی ہی پانی تھا۔ اس لئے اسے بھاگنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ مگر ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ اسے دور سے ٹائیگر واپس آتا نظر آیا۔ اس نے کاندھے پر کسی کو اٹھایا ہوا تھا۔ جب ٹائیگر قریب آیا تو اس نے دیکھا کہ اس نے کاندھے پر تنویر کو لادا ہوا تھا۔

"اگر میں تنویر کے پیچھے نہ جاتا تو تنویر یقیناً ڈوب گیا ہوتا" ——— ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویری گڈ ٹائیگر ——— تم ایسا کرو کہ زخمیوں کو لے کر فوراً یہاں سے چلے جاؤ" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

البتہ اب سڑکوں پر ٹریفک کی آمدورفت شروع ہو چکی تھی۔ دارالحکومت پہاڑی علاقہ تھا۔ اس لئے پانی تیزی سے غائب ہوتا چلا جا رہا تھا۔ عمران کو یہ اطمینان تھا کہ وہ اس خوفناک اور تباہ کن مشین کو برباد کر چکا ہے۔ اس لئے ملک کی سلامتی پر منڈلانے والا خطرہ دور ہو چکا تھا۔

اردو فینز ڈاٹ کام

بلیک زیرو فون رکھتے ہی تیزی سے ایک طرف بھاگنے لگا۔ وہ جلد از جلد دانش منزل پہنچنا چاہتا تھا تاکہ ملٹری فورس لے کر کوٹھی کو گھیر سکے۔ چنانچہ جلد ہی ایک [illegible] کے ذریعے وہ دانش منزل پہنچ گیا۔ اور اس نے جاتے ہی ملٹری فورس کے نمبر ڈائل کیے۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے کہا۔

"ایکس ٹو سپیکنگ ـــــ"

"یس سر! میجر واسطی سپیکنگ فرمائیے" ـــــ دوسری طرف میجر کی آواز سنائی دی۔

"میجر فوراً ملٹری لے کر بکری کالونی کے علاقے کو گھیر لو۔ اس میں ایک کوٹھی ایسی ہے جس میں دھماکے سے شدید تباہی ہوئی ہے۔ تم اس کوٹھی کو تلاش کر کے اس کی تلاشی لینی ہے۔ جتنے آدمی بھی اس کوٹھی میں ملیں انہیں زندہ یا مردہ گرفتار کر لو اور کوٹھی کے تمام ساز و سامان اور دیگر کاغذات وغیرہ پر قبضہ کر لو۔ کوئی چیز تباہی

تک نہیں پہنچنی چاہئے" ـــــ بلیک زیرو نے میجر واسطی کو تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

آرڈر دینے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا اور خود سوچنے لگا کہ کوٹھی تو تباہ ہو گئی مگر نعیم نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب نعیم کو ڈھونڈ نکالنا بے حد ضروری ہے تاکہ اس خطرے کو جڑ سے ہی اکھاڑ پھینکا جائے مگر اسے معلوم نہیں تھا کہ نعیم کہاں غائب ہو گیا ہوگا۔ اب عمران کے واپس آنے پر ہی اسے تلاش کرنے کا کوئی کام کیا جا سکتا تھا۔ مگر ابھی اسے بیٹھے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو سپیکنگ" ـــــ اس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ تم ایسا کرو۔ ملٹری فورس کو آرڈر دے کر فوراً کافرستانی سفارت خانے کی عمارت کا محاصرہ کرا لو۔ ہمارے اصل مجرم وہیں موجود ہوں گے۔ اور سر سلطان کو ٹیلی فون کر کے سفارت خانے کے محاصرے کی اطلاع کر دو۔ میں وہیں پہنچ رہا ہوں اور تم خود بھی وہیں پہنچ جاؤ۔ فوراً یہ کام کرو تاکہ مجرم نکل نہ جائیں" ـــــ

"بہت بہتر" ـــــ

بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے دوبارہ ملٹری فورس کے دوسرے سیکشن کو رنگ کیا اور اس رجمنٹ کے کمانڈر میجر افضل کو بحیثیت ایکسٹو کافرستانی سفارت خانے کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا۔

یہ آرڈر دینے کے بعد اس نے سر سلطان کو رنگ کیا۔ رابطہ جلد ہی مل گیا۔

"سلطان سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے باوقار آواز سنائی دی۔

"بلیک زیرو بول رہا ہوں جناب" ـــــ بلیک زیرو نے مودبانہ لہجے میں

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کہا —

"ارے طاہر کہاں سے بول رہے ہو — تم ٹھیک ہو، عمران کہاں ہے جلدی بتلاؤ" — سر سلطان بلیک زیرو کی آواز سنتے ہی خوشی سے چیخ پڑے۔

"ہم سب بخیریت ہیں سر — ہم نے مجرموں کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے اور ملک کو بھیانک ترین خطرے سے بچا لیا ہے۔ عمران صاحب بھی بالکل ٹھیک ہیں۔ مجرم ہیڈ کوارٹر سے فرار ہو کر کافرستانی سفارت خانے میں موجود ہیں۔ میں نے ملٹری فورس کو کافرستانی سفارت خانے کا محاصرہ کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اب سفارت خانے میں داخل ہونے کے لئے آپ کی اجازت لینے کی ضرورت ہے" بلیک زیرو نے انہیں مختصر طور پر حالات بتلاتے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں کیس کیا تھا۔ مجھے بھی بتاؤ۔ تم جانتے ہو کہ حکومت کافرستان سے ہمارے تعلقات طویل عرصے کے بعد اب دوبارہ قائم ہوئے ہیں۔ اگر کوئی ثبوت نہ ملا تو سفارت خانے پر چھاپہ مارنے سے تعلقات دوبارہ خراب ہو جائیں گے اور ہم بین الاقوامی برادری میں بدنام ہو جائیں گے۔ اس لئے مجھے تفصیل بتاؤ" سر سلطان نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ تفصیلات کا ابھی وقت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ میں عمران صاحب کے کہنے پر کر رہا ہوں۔ مجرموں کی گرفتاری کے بعد آپ کو حالات بتا دیئے جائیں گے" — بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اگر عمران نے کہا ہے تو پھر میری طرف سے اجازت ہے۔ تم فوری طور پر چھاپہ مارو۔ میں وزیر اعظم سے بات کر کے خود وہیں پہنچ رہا ہوں" — سر سلطان نے کہا۔

اور بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا اور پھر خود ڈریسنگ روم میں گھستا چلا گیا تاکہ ایکسٹو کا مخصوص لباس پہن کر جلد از جلد سفارت خانے پہنچ سکے۔

چنانچہ تھوڑی دیر بعد اس کی مخصوص کار کافرستانی سفارت خانے کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ سفارت خانے کے قریب پہنچ کر اس نے جیب سے نقاب نکال کر اپنے چہرے پر چڑھا لیا اور کار تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔

فلیپر کھڑکی سے باہر نکلتے ہی ایک گیلری میں آ گیا گیلری میں آتے ہی اس نے شمال سمت دوڑ لگا دی۔ وہ جانتا تھا کہ کسی بھی لمحے مشین برسٹ ہونے والی ہے اور مشین برسٹ ہوتے ہی پوری کوٹھی کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ اس لئے وہ جلد از جلد کوٹھی سے نکل جانا چاہتا تھا ان کا مشن تو ناکام ہو ہی چکا تھا۔ ڈاکٹر براؤن بھی مر چکا تھا۔ اس لئے اب اپنی جان بچانے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا تھا۔ مگر اسے اس بات کا اطمینان تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے میں کامیاب ہو چکا ہے جو بذات خود ایک عظیم کامیابی تھی۔

بھاگتے بھاگتے وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں آیا۔ اس نے کمرے کے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی کمرے کا فرش ایک طرف ہٹتا چلا گیا۔ اب وہاں سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ جب سیڑھیاں

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ختم ہوئیں تو آگے ایک طویل سرنگ تھی۔ وہ سرنگ میں بھاگتا چلا گیا۔ جلد ہی سرنگ ختم ہو گئی۔ آگے سپاٹ دیوار تھی۔ اس نے دیوار کے قریب موجود ایک ہینڈل کو کھینچا اور دیوار ایک طرف سرک گئی۔ وہ اس خلا کو کراس کر گیا۔ اب وہ ایک خالی میدان میں نکل آیا تھا۔ بارش بند ہو چکی تھی مگر ہر طرف پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا۔

وہ میدان سے نکل کر سڑک پر چلنے لگا اور پھر جلد ہی ایک ٹیکسی اسے مل گئی ٹیکسی والے کو ڈبل کرایہ ادا کر کے وہ کافرستانی سفارت خانے پہنچ گیا۔

سفارت خانے میں جاتے ہی وہ تیزی سے مختلف کمروں سے ہوتا ہوا سفیر صاحب کے پاس پہنچ گیا۔

"کیا ہوا فلیپر —— یہ بارش کیوں بند ہو گئی۔ کیا مشین خراب ہو گئی ہے۔"

سفیر صاحب نے اسے دیکھتے ہی پریشان لہجے میں کہا۔

"سب کچھ ختم ہو گیا جناب۔ ڈاکٹر براؤن بھی مارے گئے۔ مشین تباہ ہو گئی۔ تمام ہیڈ کوارٹر برباد ہو چکا ہے۔ میں صرف اکیلا ہی اپنی جان بچا کر یہاں تک پہنچ سکا ہوں" ——

فلیپر نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

اور سفیر صاحب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ فلیپر کیا کہہ رہا ہے۔

"تم کیا بک رہے ہو کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" ——

سفیر صاحب نے چیخ کر کہا۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں جناب —— فلیپر نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا

"اوہ —— یہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا۔ ڈاکٹر براؤن کی موت ہمارے ملک کا عظیم ترین نقصان ہے۔ ایسا نقصان جو کبھی پورا نہیں ہو سکے گا۔ کاش ایسا

نہ ہوتا" ——

سفیر صاحب نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

چند لمحے خاموشی طاری رہی پھر سفیر صاحب نے سر اٹھایا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ کہ ایسا کیوں ہوا کس نے کیا۔ سب لوگ تو گرفتار تھے پھر ایسا کیوں ہوا"

سفیر صاحب نے سر اٹھا کر دل گرفتہ لہجے میں پوچھا۔

اور فلیپر نے تمام تفصیل سفیر صاحب کو بتا دی۔ سفیر صاحب تفصیل سننے کے بعد چند لمحے خاموش رہے۔

"ڈاکٹر سے بنیادی غلطی ہوئی ہے۔ اسے پہلے ان لوگوں کو ختم کر دینا چاہئے تھا"

سفیر صاحب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

"ہمیں کیا خبر تھی جناب کہ اچانک صورت حال اس طرح پلٹ جائے گی ہم تو اس بات کا تصور ہی نہیں کر سکتے تھے۔ بہر حال سب کچھ تباہ ہونے کے بعد یہ بات اطمینان کے قابل ہے کہ سیکرٹ سروس بھی ساتھ ہی تباہ ہو گئی ہے۔ خاص طور پر عمران کی موت تو اس ملک کی کمر توڑ کر رکھ دے گی" ——

فلیپر نے جواب دیا

"ہاں یہ تو ہے مگر پھر بھی بہر حال میں فوراً اپنے ملک سے رابطہ قائم کر کے مشن کی ناکامی کی اطلاع دے دوں۔ ایسا نہ ہو کہ تین دن بعد وہ فوجی کارروائی شروع کر دیں اور ہمیں مزید نقصان اٹھانا پڑے"

مگر اس سے پہلے کہ سفیر صاحب اٹھ کر الماری سے ٹرانسمیٹر نکالتے۔ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ اور دوسرے لمحے عمران اور بلیک زیرو نقاب لگائے اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"خبردار۔ اگر تم لوگوں نے حرکت کی۔ تم گھیرے جا چکے ہو" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

اس کی آواز سنتے ہی فلیپر تیزی سے مڑا اور جب اس نے عمران کو دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"تم زندہ بچ گئے" ———

فلیپر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا

"ہاں ——— نہ صرف میں زندہ بچ گیا ہوں بلکہ تمہارے ہیڈکوارٹر کا قرض چکا کے آگیا ہوں"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"تم کون ہو اور میرے کمرے میں بلا اجازت اسلحہ لے کر داخل ہونے کی جرأت کیسے کی۔ تم نہیں جانتے کہ میں حکومت کافرستان کا سفیر ہوں اور قوانین کے مطابق تم میری اجازت کے بغیر سفارت خانے کی عمارت میں داخل نہیں ہو سکتے" ———

سفیر نے بڑے تلخ لہجے میں عمران اور بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا

"مجھے ایکسٹو کہتے ہیں۔ میں یہاں کی سیکرٹ سروس کا چیف ہوں اور جہاں تک اجازت کا تعلق ہے۔ ہم دشمنوں کا سر کچلنے کے لئے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ مگر اس کے باوجود تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ہم نے باقاعدہ اجازت حاصل کر لی ہے۔ تمہارا سفارت خانہ اس وقت ملٹری کے گھیرے میں ہے۔ اور سفارت خانے کا عملہ گرفتار ہو چکا ہے" ———

بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔

"ایکسٹو" ——— فلیپر اور سفیر دونوں پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگے

"اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ فلیپر! سفیر صاحب سے تو ایکسٹو صاحب نپٹتے رہیں گے۔ مگر تم میرے مجرم ہو"

عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا

مگر اس سے پہلے کہ اس کی بات ختم ہوتی۔ اچانک فلیپر نے اچھل کر دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے عمران نے سٹین گن پھینکی اور دروازے کی طرف جاتے ہوئے فلیپر پر جھپٹ پڑا۔ اس نے بڑی پھرتی سے اسے گردن سے پکڑ کر گھسیٹ لیا۔

اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔ فلیپر نے جب دیکھا کہ عمران خالی ہاتھ ہے تو اس کے چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ رینگ آئی۔ اس نے [illegible] کی دائیں طرف جھکائی دی اور پھر بڑی پھرتی سے عمران کے بائیں طرف حملہ کر دیا۔ مگر عمران ایسے داؤ پیچ اچھی طرح جانتا تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا رہا اور پھر جیسے ہی فلیپر اس کے پاس آیا عمران نے پوری قوت سے اس کے پہلو میں [illegible] مار دیا۔ اور وہ الٹ کر ایک طرف جا گرا۔

"اٹھو۔ اٹھو مسٹر فلیپر تم بہت طاقتور آدمی ہو۔ قید کیے ہوئے آدمی کا گلا گھونٹ سکتے ہو" ———

عمران نے اسے طنزیہ لہجے میں کہا اور فلیپر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے دانت بھینچ لئے۔ وہ شاید ہر قیمت پر عمران کو ختم کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ چنانچہ اٹھتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے میز پر پڑا ہوا پیپر ویٹ اٹھایا اور پھر پوری قوت سے عمران پر پھینک دیا۔ پیپر ویٹ اس کے ہاتھ سے نکل کر گولی کی طرح عمران کی طرف بڑھا مگر عمران نے اپنا سر نیچے کر لیا اور اسی لمحے فلیپر نے عمران پر چھلانگ لگا دی اور وہ عمران کو رگیدتا ہوا دور تک چلا گیا۔ نیچے گرتے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ہی فلیپر نے پوری قوت سے اپنی ہتھیلی کا وار عمران کی گردن پہ کرنا چاہا مگر عمران بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا گیا اور دوسرے ہی لمحے اس نے لیٹے ہی لیٹے اپنی لات پوری قوت سے فلیپر کے پہلو پر ماردی اور فلیپر کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ عمران اچھل کر کھڑا ہو چکا تھا۔ پھر جیسے ہی فلیپر اٹھا عمران کا ہاتھ گھوم گیا۔ اور کمرہ چٹاخ کی آواز سے گونج اٹھا تھا۔

عمران کا بھرپور تھپڑ فلیپر کے چہرے پر پڑا تھا اور وہ اچھل کر دو فٹ دور جا گرا تھا۔

" اٹھو "—— عمران نے دہاڑتے ہوئے کہا۔

فلیپر کا گال ایک ہی تھپڑ سے پھٹ گیا تھا۔ فلیپر نے ایک بار اٹھنے کی کوشش کی اور عمران کا بایاں ہاتھ گھوما اور اس بار فلیپر کا دوسرا گال بھی پھٹ گیا۔ فلیپر نے تیسری بار اٹھنے کی کوشش ہی نہ کی۔ اس نے ہاتھ باندھے اور گھگھیا کر کہنے لگا۔

" مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ اصل مجرم یہ سفیر اور وہ اکرم داؤن تھے "

عمران نے اسے گریبان سے پکڑا اور اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ اس کے دونوں گالوں سے خون بہہ رہا تھا

" جلدی بتاؤ اس مشن کے تمام کاغذات کہاں ہیں "

عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" سفیر صاحب کی خفیہ الماری میں "—— فلیپر نے جواب دیا۔

اسی لمحے سر سلطان بھی دیگر اعلیٰ حکام کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔

پھر عمران نے فلیپر کو کیس کی تمام تفصیلات بتانے کے لئے کہا۔

فلیپر دو تھپڑ کھا کر ہی ہمت ہار بیٹھا تھا۔ اس نے مشن کی تمام تفصیلات لفظ بہ لفظ بتا دیں اور اپنے دیگر اڈوں کے متعلق بھی بتا دیا۔

سر سلطان اور دیگر اعلیٰ حکام یہ تفصیلات سن کر گنگ سے رہ گئے۔ ان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ان کے ملک کے خلاف اتنی خوفناک سازش بھی ہو سکتی ہے۔ اگر ایکسٹو اس معاملے میں نہ پڑتا تو یہ ملک یقیناً تباہ ہو چکا ہوتا اور وہ اسے خدائی عذاب سمجھ کر چپ چاپ موت کے منہ میں چلے جاتے۔

پھر سفیر صاحب کے کمرے کی تلاشی سے اس مشن کے تمام کاغذات بھی مل گئے۔ اب حکومت کافرستان اس سازش کی ذمہ داری سے انکار نہیں کر سکتی تھی۔

" اب تم چھٹی کرو "——

عمران نے فلیپر سے کہا

" اسے کچھ مت کہو۔ یہ قانون کا مجرم ہے "——

سر سلطان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا

" خاموش رہیں۔ میں ملک دشمنوں کو قانون کی بجائے اپنے ہاتھ سے موت کے گھاٹ اتارنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ قانون تو انہیں واپس ان کے ملک میں بھیج سکتا ہے مگر ایسے سانپوں کو معاف کرنے کا میں عادی نہیں ہوں "

عمران نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے اس نے فلیپر کو اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ اور پھر فلیپر کی ہذیانی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

عمران کسی ماہر قصائی کی طرح اس کی ہڈیاں توڑتا چلا گیا۔ سر سلطان دانت بھینچے کھڑے رہے۔

" یہ ظلم ہے۔ یہ قانون کی خلاف ورزی ہے "——

سفیر نے چیخ کر کہا۔

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"شٹ اپ ——— جب تم اس ملک کے کروڑوں بے گناہوں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ اس وقت تمہیں ظلم یاد نہیں آیا تھا" ———

بلیک زیرو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ سنیر کو جھرجھری آگئی۔

عمران نے ظلیپر کی دونوں ٹانگوں اور دونوں بازوؤں کی ہڈیاں توڑ ڈالیں اور ظلیپر بری طرح تڑپ رہا تھا۔

پھر عمران نے زمین پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور اس نے ظلیپر پر گولیوں کی بارش کر دی۔ اس نے اس وقت تک ٹریگر دبائے رکھا جب تک مشین گن کا میگزین ختم نہیں ہو گیا۔

ظلیپر کا پورا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا۔

اس وقت عمران کے چہرے پر اتنی وحشت تھی کہ سر سلطان کے جسم میں بھی خوف کی لہریں دوڑ گئیں۔ وہ زندگی میں پہلی بار اس احمق اور مسخرے عمران کو اس قدر خوفناک اور بھیانک روپ میں دیکھ رہے تھے۔ مگر اس وقت اس کا یہ روپ بھی انہیں پیارا لگ رہا تھا۔ کیونکہ یہ عمران ہی تھا جو ہر بار ملک کو اتنی خطرناک اور خوفناک سازشوں سے بچا لیتا تھا۔

وہ سوچ رہے تھے کہ اگر ان کے ملک کے پاس عمران جیسی دولت نہ ہوتی تو یقیناً اس وقت تک ملک دشمنوں کے ہاتھوں تباہ ہو چکا ہوتا۔

ادھر عمران نے مشین گن پھینک کر بڑے اطمینان سے اپنے ہاتھ جھاڑے اور پھر سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ میں اپنے ساتھیوں کا پتہ کرتا ہوں۔ جولیا بے چاری کہیں لنگڑی نہ ہو گئی ہو۔ بھلا لنگڑی عورت سے کون شادی کرے گا"

"چچ ... چچ ... بے چاری کا مستقبل تاریک ہو گیا" ———

عمران کے چہرے پر دوبارہ معصومیت ابھر آئی تھی۔ اب اسے دیکھ کر محسوس بھی نہیں ہوتا تھا کہ یہ چند لمحے پہلے والا عمران ہے جو بڑے اطمینان سے ایک آدمی کی ہڈیاں توڑنے میں مصروف تھا۔

"شہزادے تمہیں جولیا کے مستقبل کی کیوں فکر پڑ گئی" ——— سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ جی واہ اپنی ہونے والی بیوی کے مستقبل کی مجھے فکر نہیں ہوگی تو اور کسے ہوگی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اچانک چونک کر سر سلطان سے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"مگر ڈیڈی کو نہ بتلائیے ورنہ وہ میرا بھی مستقبل تاریک کر دیں گے" ———

عمران نے باقاعدہ خوفزدہ ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا اور سر سلطان کے منہ سے قہقہہ نکل گیا۔

دوسرے ساتھی بھی مسکرا دیے۔

اور عمران کمرے سے باہر نکل گیا۔ [illegible]

ختم شد

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM